اللّٰهم صلّ علیٰ سیّدنا محمد و علیٰ آل سیّدنا محمد و بارک وسلّم

العمل المقبول فی ملا آل الرسول

دیوان افشائے اسرار

تصنیف مفتی سید عبد الفتاح الحسینی

القادری عرف سید اشرف علی گلشن آبادی کا معمورہ بمبئی کے مطبع حیدری میں

باہتمام قاضی ابراہیم صاحب پلبندری کے چھاپا گیا

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U56325

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر ہی اس خالق ذو الجلال والجمال کا کہ جسنے اپنے قدرت کاملہ اور صفت بالغہ سے اول نور
محمدی پیدا کرکے اُسے ابو الارواح بنایا اور اجرام علوی اور سفلی انکے نور سے ظہور مین لاکر
خلعت خلافت کبری و صغری سے ابو البشر کو زیب و زینت بخشا اور درود نا محدود اوپر
رسول اکرم اور نبی معظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کہ جنھون نے سبھون کو شریعت کا
رستہ بتایا اور فیضان ظاہری و باطنی مومنین کے دلون مین مالا مال کرکے انکو منزل ولایت سے
محل کرامت پر پہنچایا اور اوپر آل و اصحاب انکے جو رہنمائے دین اور پیشوائے اہل یقین ہین ہمیشہ
نازل ہوجیو   اما بعد فقیر حقیر مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف سید اشرف علی ابن
مرحوم مغفور سید عبد اللہ حسینی پیرزادہ گلشن آبادی عفی اللہ عنہما و عن جمیع المسلمین
عرض کرتا ہی کہ چند اشعار مدح ہندی و فارسی نعت و منقبت مین انبیا اور
اولیا کے کہ حقیقتاً گوہر شب چراغ جن کے رشک سے خود کو صدف کے حجرے مین مخفی کرتا ہی اور
جواہر ابدار جن کے وزن و رنگینی کی حسرت سے معدن زمین مین پوشیدہ رہتا ہی اپنی سعادت
دارین اور برکت کونین جان کر شوق ازلی اور ذوق لم یزلی کے باعث زبان قلم اور قلم زبان پر
لاتا ہی تا طالبان کو اُن کے پڑھنے اور سننے سے محبت نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی بڑھے
اور عارفون کو جذبہ شوق و حالت ذوق حاصل ہووے و شایقین مومنین و مریدین معتقدین کے

واسطے لکھہ دیا اور ثواب جزیل اور اجر جمیل کی امید سے تمام منظومات کو اس دیوان نعت رسول میں جمع کیا تا مقبول ہووے اور نجات ملے

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ

رباعي

میں معترف ہوں کام میں سرسہی خطا
اصلاح دے اگر تو سمجھتا ہی عیب کو
معذور ہوں کہ سہو بشر سے ہوا روا
یا ڈھانپ دے کہ کون ہی بے عیب جز خدا

باب الالف

جواب

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبُّنَا اَللّٰہُ اَللّٰہُ حَسْبُنَا
وَھُوَ النَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی مَحْبُوْبُنَا یَا سَیِّدَنَا

جواب دیگر
قصیدہ نعت

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

الحمد للہ بول کر لکھتا ہوں نعت مصطفیٰ
حق نے نبی کے نور سے پیدا کیا ارض و سما

ہی قل ھو اللہ احد تعریف ذات کبریا
توصیف اللہ الصمد خالق ہی سب مخلوق کا

دانا ہی کل اسرار کا بینا ہی کاروبار کا
لے نام اس غفار کا جو بخش دیوے سب خطا

خود تھا خدا اور کچھ نہ تھا قدرت سے تب پیدا کیا
اپنی پچھانت کا پتا نور محمد مصطفیٰ

محبوب اپنا جان کے پردون میں عز و شان کے
رفعت کے اور عرفان کے لاکھوں برس اسکو رکھا

حق نے کیا اس نور پر رحمت سے جب اپنی نظر
قطرے گرے مثل گہر لوح و قلم جس سے بنا

عرش بریں نار و جنان روح ملایک انس و جان
شمس و قمر سارا جہان اس نور سے پیدا ہوا

آدم کو حق پیدا کیا وہ نور پھر اس میں رکھا
سجدہ کیا دل جان سے جنکو فرشتوں نے بجا

پھر شیث مین آیا وہ نور ہے نوح مین پایا ظہور
جنکے سبب طوفان سے لایا ہے کشتی کو بچا

کر سی بکرسی نور وہ ہر وقت مین ہو جو ہوا
پھر آ خلیل اللہ کو آتش مین گلشن کر دیا

ورجہ وہ اسماعیل پایا اپنا مکان مکہ بنا
قدرت سے پھر آتا رہا اولاد مین اُنکے چلا

قوم قریش اُنسے ہوئی مشہور عالم مین سبھی
جس سے ہے عبداللہ کو درجہ بزرگی کا ملا

ماہِ ربیع الاوّلین روز دوشنبہ وقت صبح
پیدا ہوئے باعز و شان دنیا مین احمد مجتبیٰ

چالیس ہزار ہین معجزے حضرت کے عالم مین منتشر
جسکا بیان تفصیل سے ساری کتابون مین لکھا

تعریف ختم المرسلین جو کچھ کہو سچ ہے یقین
صلوات انپر ہو سلام دن رات نازل از خدا

پھر آل اور اصحاب پر صلوات ہووے اور سلام
لاکھون ہزارون ہر گھڑی روز و شبان صبح و مسا

صدیق اکبر بو بکر کان عبادت با وقر
برحق نبی کے تھے خسر اسلام کے ہین رہنما

فاروق ہین عادل عمرؓ انصاف مین تھے مشتہر
شیطان کا توڑین ہین سر دین نبی کے مقتدا

عثمان بن عفان ہین بحر سخاوت جان ہین
عرفان کے سلطان ہین پر اہتدا و باحیا

شیر خدا ہین بو الحسن علم و شجاعت کے چمن
مقتول راہ ذوالمنن یعنے علی مرتضیٰ

حضرت حسن حضرت حسین تھے فاطمہ کے نور عین
احمد نبی کے دل کے چین معروف در صبر و رضا

عباس و حمزہ تھے چچا حضرت نبی کے باوفا
عشر مبشر ہین بجا راضی ہو سب سے ای خدا

سب آل و اصحاب کی ہے فرض ہم پر دوستی
انکی محبت رکھو لی سب دین کے ہین پیشوا

ہین پیر پیران محی الدین وہ غوث شاہ عارفین
ابدال و قطب و صالحین ہمکو مدد ہوویں سدا

حضرت نبی کے واسطے جو کوئی اب مجلس کرے
ذکر نبی دل سے سُنے بیشک ملے اُسکو جزا

پڑھ لو درود ان تم یہان ایمان کا ہے یہ نشان
دونو جہان مین ہو امان سب رنج سے پاوے شفا

اشرف قلم رکھ ہاتھ سے دل سے دعا مانگ لے
تا از طفیل حاضرین بر آوے دل کا مدعا

مقبول یاد

قصیدہ ۲۵

سلطان ارض و آسمان حضرت محمدؐ مصطفےٰ
مختار ور ہر دو جہان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

چہرہ مبارک آپ کا خورشید سے روشن زیا
تھے جسم میں عالم کی جان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

شمس الہدیٰ بدر الدجیٰ یسین و طہٰ نام تھا
گوہر فشان شیرین زبان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

دُرِّ ہدایت کے صدف برج رسالت کے شرف
ماہِ زمین شاہِ زمان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

گیسو مبارک آپ کے واللیل کی تفسیر تھی
خوشبو بدن شیرین دہان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

روح القدس علم الیقین ناصح کفیل و روح حق
تعلیم الہدیٰ کہف الامان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

مہدی و ہادی مجتبیٰ اصادق امام المتقین
حزب خدا رحمت کی شان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

تھا قد مبارک آپکا مایل و رازی کی طرف
تھا ہاتھ مفتاح الجنان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

خوشبو پسینہ آپکا تھا عطر سے بہتر یقین
حفظ الٰہی پاسبان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

براق پر بیٹھے چلے عرش بریں پر پھر گئے
پہنچے ہیں اندر لامکان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

جیسی صفت حضرت کی تھی ویسی کسی کو نا ملی
قرآن شاہد ہے عیان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

ہیں مالک ملک بقا ہیں خاتم کل انبیا
ہیں نور حق اندر جہان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

نعت نبی جو کوئی کہے اسکو پڑھے دل سے سنے
شافع ہوں اسکے پھر وہان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

مجکو وسیلہ آپ کا ہے دین و دنیا میں بڑا
شاہد ہیں سارے دوستان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

اشرف پکارے یا نبی دو روشنی دل کی مجھے
مقبول ہوں ورد و جہان حضرت محمدؐ مصطفےٰ

قصیدہ ۲۶

مولد ہے آج اُس شہ عالی جناب کا
رتبہ قدم سے جسکے بڑھا آفتاب کا

وہ نور جسکی شرم سے خورشید نے بعجز — پردہ لیا ہے چہرے پہ اپنے سحاب کا
انگشت کے اشارۂ معجز نگار سے — دوپارہ ہوگیا ہے جگر ماہتاب کا
معراج کو گئے ہیں نبی لامکان پر — ظاہر بیان ہے سب پہ وہان کے حجاب کا
جب رہ گیا تفاوت قوسین بلکہ کم — پردہ اٹھایا ہے خدا نے نقاب کا
معشوق تک پہنچتا ہے عاشق بزور عشق — پیتا ہے بھر کے جام طہورا شراب کا
مولد کے روز جو کوئی سو سن خوشی کرے — درجہ بلند ہو ویگا اُسکے ثواب کا
تھا آپکا پسینہ جو خوشبو کہ عطر گل — رتبہ تھا عرق پاک کو مشک و گلاب کا
شیرین ہوا ہے چشمہ اور جو شور تھا — قطرہ جو ڈالا اپنے دہن کے لعاب کا
سن پائے وصف گوہر دندان کا آپکے — ہرگز نہ لیوے نام وہ دُرِّ خوش آب کا
جو جان و دل سے مولد احمد پہ ہو فدا — پھر خوف کیا رہے اُسے روز حساب کا
ہو سرخ رو بحشر جو حب نبی کرے — نرخ گران ہے جان سے ایسے خضاب کا
ہمّت بلند مثل سما جو کوئی رکھے — پابند کب وہ ہووے ستون و طناب کا
دریا گدا ہے اس کف گوہر نثار پر — کاسہ ہے دست موج میں اپنے حباب کا
دم میں گئے ہیں فرش سے تا عرش برق وار — نور نگاہ سنگ ہے جسکے شتاب کا
ہووے خزانہ جمع محبّت کا گر فدا — جان ہے زکات عارف دل ذی نصاب کا
شافع ہو روز حشر میں حضرت نبی میرے — سینہ پھٹے ہے ہول سے جسکے عذاب کا
کب پہنچے ہاتھ اسکی رکاب براق تک — سم نقش عرش ہووے ہے جسکے دواب کا
اشرف گدا سے درہے نگاہ کرم کرو — مطلب یہی ہے مدح میں ہر شیخ و شاب کا

قصیدہ

شروع ہے مولد سلطان عالم شاہ سرور کا
سنو اے مومنو ذکر و بیان اپنے پیمبر کا

شہ امت مہ رحمت ہے فخر عالم و آدم
زہے رافت زہے رفعت شفیع روز محشر کا

ادھر دنیا مین امت کو پلاوے جام ایمان کا
اُدھر عقبیٰ مین نیکون کو پلاوے جام کوثر کا

عجب شاہِ رسل کی شان ہے با شوکت و رفعت
کہ جسکے نام سے ہو رنگ فق فغفور و قیصر کا

فزون ہو بادشاہون سے گدائے در کی اسکی قدر
کہ رتبہ خاک بوسی سے بڑھا نا موس اکبر کا

چلی بوئے نسیم عنبر افشان زلف سے اسکے
چھپا خجلت سے ناف آہوون مین مشک اذفر کا

ہوئی ہے والضحیٰ روی مبارک کی ثنا گوئی
بیان واللیل مین ہے اسکے گیسوئے معنبر کا

لب و دندان معجز بار سے ہے برق شرمندہ
ہوا ہے غرق خون مین دل اسی سے لعل احمر کا

رخ روشن سے ہو شب روز پھر سایہ رہے کیونکر
کہ تھا خورشید ایک سیّارہ اسکے روی انور کا

ہوئی کثرت احد سے جب وجود احمدی آیا
افق عالم ہوا اس مطلع وحدت کے اختر کا

ملا عرق جبین ایک و خضر و نوشاہ کے سر پر
نشان اولاد مین اُن کے رہا بوئے معطّر کا

ہلا کر تاب خورشید رسالت سے بنا جاری
گذارا تھا پناہ ابر مین مہر منوّر کا

گرے ہین خانہ کعبے مین سب لات و منات عزیٰ
ہوا آواز جب اس جائے پر اللّٰہ اکبر کا

ہوا پیدا زمین پر آفتاب لا مکانی جب
بچھایا عرش پا انداز اپنا فرش چادر کا

زمین نے رتبۂ عالی قدمبوسی سے ہے پایا
مکان روشن کیا معراج مین خورشید خاور کا

ہو کیونکر خوف خورشید قیامت کی حرارت سے
کہ جتنے عرش ہووے سایہ بان مومن کے جب سر کا

نہ ہووے گا در بدر دنیا و عقبیٰ مین بھروسا ہے
سر اشرف کو تکیہ ہے محمد آپکے در کا

قصیدہ

جہان کیا ہی تصدق ہی رسول اللہ کے سر کا
وہی ہی اصل سب اجرام اور افلاک و عنصر کا

حباب نہ فلک قایم ہوا اس بادبانی مین
بنایا ناخدا جب سی تجھے دریای اخضر کا

فلک کی کشتی نہ تختہ بہ جا قی تلاطم سے
تحمل تیرا اگر ہوتا نہ یاور اسکے لنگر کا

ہی جامع جزو کل کا وہ قدم ظاہر مین حادث ہی
ہی امکان و وجوب اسمین بہم مہرہ ہی ششدر کا

طلسم غیب وان ہی یہہ فرشتہ صورت انسان
ہی روح الروح جسم پاک جوہر جملہ جوہر کا

جو رمز من رانی کو سمجھتا ہی سو ہی واقف
ہی تکیہ لی مع اللہ اس وجود روح پرور کا

کشمکش قوسین کی ادنی ہی اسکے زور بازو سے
قضا کا تیر ایک پر تاب ہی اسکے مقدر کا

ہی عدل ایسا کہ عنقا کے مگس پر باندھ لے آوے
مقید عنکبوت اسکو بناوے اپنے چنبر کا

نہ ہوتی نیستی سے زندگی ظاہر نہ ہوتا وہ
اگر ضامن جہاں کی عمر اور رزق مقرر کا

تو ہی مختار سب کون و مکان تا روح حیوان کا ہی
نہ تنہا اس جہان مین تو ہی مالک بحر اور بر کا

قدم تیرا بڑھا ایسا مقام کبریائی مین
کہ جانے مین جہان کے خوف تھا جبریل کو پر کا

ہوا جاری تمہاری انگلیون سے چشمہ حیوان
ہی تشنہ آرزو مین جسکے دل اب تک سکندر کا

ہین بیٹھے منتظر اور یس عیسی اس تمنا مین
کہ پاوین رتبہ خدمت تیرے دربان چاکر کا

ملے ہی بے خزان جنت تیرے مداح کو ایسی
قدم جس جا نہ آیا ہو سموم و باد صرصر کا

قدم کو قید مین حادث کے تیری ذات باعث ہی
پھسلتا ہی تعقل سے قدم اس جا پہ اکثر کا

نہ ہوتا واجب و امکان کا گر جامع تیرا برزخ
نہ لیتا نام عالم مین کوئی خلاق مظہر کا

خدا معنی پیمبر لفظ و خلقت ہی گواہ اسکی
یہی مطلب نکلتا ہی مقرر چار دفتر کا

کہون کیا رمز ہی باریک سننے کی کسے طاقت
جو پنہان ہی سو پیدا ہی رمز قند مکرر کا

دل و جان سے صحابون کا تیرے فدوی مین ہون حضرت
ابوبکر و عمر عثمان علی اور آل اطہر کا

سعید و سعد و طلحہ اور زبیر و عامر و جرّاح
ہیں ال اصحاب کا چاکر غلام عشرہ مبشرّ کا

قضا تابع قدر چاکر ہیں خادم مالکؓ رضوان
طفیلی ہے جہاں مہماں ہے جنت کے تو گھر کا

ازل ہے خانہ زاد اور ہے ابد درگاہ کا خادم
ہے اشرف کمترین فدوی اسی درگہ کے داور کا

قصیدہ ٦٥

دو عالم عکس ہے ذات پر انوار محمدؐ کا
مہ و خورشید ہے سایہ دو رخسار محمدؐ کا

نہ بھاتا نغمۂ خوش بلبلوں کا باغ میں ہرگز
دل دیوانہ شیدا ہے جو گفتار محمدؐ کا

کہاں ہے سرو اور کبک خراماں پر نظر اسکی
سنا ہے ذکر جب سے دل نے رفتار محمدؐ کا

عجب ہے پیچ و تاب اندر دل شیدائی مشتاقاں
سنا ہے نام جب سے زیب دستار محمدؐ کا

خدا عاشق نبی معشوق در عشق حقیقی ہے
دو عالم ہے فدائی راز و اسرار محمدؐ کا

ازل کے درس خانے میں فرشتوں کو سبق دیتے
کہ چرچا آج تک ہے بحث و تکرار محمدؐ کا

کیئے روحانیوں کی تربیت استاد و مرسل نے
عجب امی لقب ہے آج اظہار محمدؐ کا

ہزاروں معجزے میلاد کی شب میں ہوئے ظاہر
زمین و آسمان شاہد ہے آثار محمدؐ کا

نبی کا مرتبہ محشر میں ظاہر سبکو ہووے گا
کہ کیا ہے دبدبہ اور شان دربار محمدؐ کا

محبت جسنے کی ہے آج دنیا میں دل و جان سے
وہ کل عقبی میں ہے مقبول سرکار محمدؐ کا

اگر ایمان ہے کامل تو اس میلاد سے خوش ہو
ہو تابع جان سے ہر دم تو اخبار محمدؐ کا

کھڑے ہو دست بستہ وقت ذکر مولد حضرت
قبول ہووے سلام ہنگام تذکار محمدؐ کا

کسے مجلس نصیب ہووے وہ شاہ فخر عالم کی
جسے بھایا ہو مضمون مدح و اشعار محمدؐ کا

نہ ہو ایمان کامل اور عبادت بھی نہ ہو مقبول
زباں پر گر نہ ہو جاری جب اقرار محمدؐ کا

تو پشتیبان اس دیوار است کا کفایت ہے
سر اشرف کو بس ہے سایہ دیوار محمدؐ کا

قصیدہ صنعت حرفین

صلِّ یا ربی علی خیر البرایا احمدی | اِنّی ارجو رضائک حرمۃ محمدی

ای خدا اکر فضل ہم پر از برای مصطفی | آرزومندی مین جسکے آج تک ہین انبیا

اپنے دادا حضرت آدم سے اوّل در ظہور | تھا یہان پیدا ہوا آخر زمانے مین بجا

انکی انگلی کے اشارے مین سبھی کوہ و زمین | آسمان پر بھی ہوا دو پارہ دل مہتاب کا

ابر کا سایہ نہ سمجھو سایۂ فضل خدا | عمر بھر جو انکے سر پر رحمت حق سے رہا

آج تک ہین مقدم احمد کے عیسیٰ انتظار | تا رہین خدمت مین انکے قبۂ خضرا مین آ

آسمان سے پیر کی ہر شب کیتن ستّر ہزار | خوان رحمت لے فرشتے آتے ہین باصد صفا

اور ایسی عرض کرتے ہین کہ یا ختم الرسل | آپ کو بعد از سلام احمد نے ایسا کیا

آپ کی امّت جو پڑھتی ہے درود ان روز و شب | یہہ ثواب اسکا جمع کر آج ہی بھجوا دیا

انکو پھر کہوین نبی تم پھیر لے جاؤ اُسے | رکھدو رحمت کے خزانے مین حفاظت سے لیجا

آوینگی جب میری امّت حشر مین بہر حساب | وزن ہو میزان مین نیکی اور بدی حکم خدا

اُنمین گر ہووین کسی کی نیکیان اندک سبک | اور گناہ افزون و سنگین ہووین جون ارض و سما

اسکی خاطر کھولین رحمت کے خزانے کے کواڑ | لے درودون کا ثواب اسمین سے خشخش بھر ذرا

اور نیکی پر رکھین ہو جاوے تا بھاری بہت | کفّۂ عصیان ہلکا ہووے فضل کبریا

اجر دس تک ہووے افزون ایک نیکی کا مدام | کسکا ہو ہفتاد درجہ بلکہ ہو لا انتہا

آخرش مخزون کرتے ہین فرشتے کل ثواب | ذرّہ ذرّہ نیکیون کا جو کہ امّت نے کیا

اہل ایمان کے ثوابون کو کہان ہے انتہا | تا قیامت ہے یہی بڑھتی یہہ گھٹتی ہے سدا

اشرفا مدح نبی کے ہین فرشتے شایقین | پڑھکے انکو بھی سناوے جو قصیدے تو لکھا

قصیدہ

محبوب سبحانی بجا سلطان جملہ اولیا
دین نبی کے پیشوا بیشک ہو تم غوث الوریٰ

قطب زمان کہف الامان صادق ولی متقدین
حسنی نسب میران لقب ہے ورد رج هل اتیٰ

مہر ہدایت کے شرف در ولایت کے صدف
زندہ کیئے ہین دین کو احمد کے با صدق وصفا

اقطاب کے ہین قطب وہ پیرون مین کامل پیر ہین
زینت ہے پائی جن سے اب شرع محمد مصطفیٰ

گل ہین حسینی باغ کے میوہ حسن کی شاخ کے
خوشبو سے انکے مست ہین جن و بشر ارض و سما

معراج کی شب کو گئے احمد کتین کاندھا دئے
عرش برین پر لے چڑھے کچھ شک نہین اسمین ذرا

اپنی نگاہ فیض سے سب کفر کو ڈالے مٹا
لاکھون کتین اسلام مین لائے کرامتین دکھا

شمع منور دین کے روشن کئے سارے زمین
دل کا اندھیرا کر دئے حق نور سے پل مین فنا

مجلس مین جانا جو کوئی ایمان کی نعمت اسے
ملتی بہت پاتا خوشی قطب زمان کے پاس جا

یہہ نام مین تاثیر ہے یا عبدالقادر کوئی کہے
شیئاً للہ دل سے پڑھے حاصل ہو اسکا مدعا

اپنی قبر مین بیٹھکر عالم کی مشکل کو سبھی
آسان کرتے ہین بجا ہرگز تو اسمین شک نہ لا

جب دست خط ہوا آپکا ملتی ولی کو تب سند
حضرت نبی کے پاس سے لکھنے ہین دین کے پیشوا

قطب زمان کا مرتبہ قایم ہے ابتک جا نیو
جاری رہے جہدی تلک احکام انکا سب بجا

ساتون قطب اقلیم کے ہین جسکے حکم مین انکے مدام
خلعت ولایت کی ملے جسکو دلا دین از خدا

مفتاح گنج راز ہین دل کے خزانہ دار ہین
ابدال اور اوتاد سب تابع ہین انکے ہین سدا

ہے حکم یون انکا بسر کا پیر ہے ہر دوست ور
حضرت نبی کے پاس جا بخشا وینگا ساری خطا

سجادہ ولی وعدہ کئے شافع نبی محشر مین ہون
دو جگ مین رکھنا ابرو اشرف کی یہہ ہے التجا

مقبول باد

جواب ۹

چند سوزم در فراقت یا محمد مصطفی — کی ببینم آن جمالت یا محمد مصطفی

پادشاه ملک و ملت یا محمد مصطفی — صاحب مهر نبوت یا محمد مصطفی

ای مه اوج رسالت یا محمد مصطفی — شمس برج استقامت یا محمد مصطفی

خاک پایت گر بیابم چشم را سرمه کنم — دیده دوزم بر جمالت یا محمد مصطفی

والضحیٰ واللیل آمد وصف روی و موی تو — هست در قرآن شهادت یا محمد مصطفی

عاصیان را روز محشر از لهاب آفتاب — سایهٔ زلف سیاهت یا محمد مصطفی

بر همه کس از سوالان چون بگیرد آشکار — فضل تو روز قیامت یا محمد مصطفی

در شب معراج رفتی پیش حق با جسم جان — عرش زیر خاک پایت یا محمد مصطفی

کی توانم وصف تو گفتن که از حد قیاس — هست بیرون نعت پاکت یا محمد مصطفی

خود ثنا خوان تو حق است در فرقان خویش — این قدر باشد کفایت یا محمد مصطفی

حرمت بوبکر و صدیق و عمر عثمان علی — عاصیان را کن حمایت یا محمد مصطفی

از طفیل فاطمه حسنین و اهل بیت خود — روز محشر کن شفاعت یا محمد مصطفی

بهر اصحاب کرام و اولیای محترم — رحم کن بر عاصیانت یا محمد مصطفی

ما گدای کوی تو هستیم و بر ما کن کرم — از طفیل عز و جاهت یا محمد مصطفی

تشنگانم در بیابان فراق روی تو — ابر رحمت کن اشارت یا محمد مصطفی

یک نگاه لطف کن بر اشرف از بهر خدا — کمترین در آستانت یا محمد مصطفی

مقبول با مستزاد

جواب ۱۰

نور احمد کا احد سے جو نمودار ہوا — گنج اسرار ہوا | حمد اور نعت کا ایک رنگ طرحدار ہوا — نور انوار ہوا
نور وحدت کا وہاں مطلع انوار ہوا — بحر اسرار ہوا | نام کثرت کا یہاں بر سر بازار ہوا — سب پہ اظہار ہوا
روضۂ خلد کی خلوت سے بر آمد ہو کر — گنبدِ رنگ بنا | تخت رفعت پہ جلوس انکا نمودار ہوا — شاہِ ابرار ہوا
بار الٰہی کہ فرشتوں سے اٹھایا نگیا — سب نے انکار کیا | اسکا پھر حضرت انسان سے اقرار ہوا — عذر بسیار ہوا
شاہِ رسل کی حمایت میں سبھی بیٹھے ہیں — انبیا ہیں جو بڑے | راہ جنّت کا وہی قافلہ سالار ہوا — شاہ دربار ہوا
حسن اس شکِ قمر کا نہ بیاں ہو سکتا — ہے زباں گُنگ یہاں | ہے وہ محبوب خدا آپ خریدار ہوا — گیا طرحدار ہوا
بھید ہے عاشق و معشوق میں ایسا سربست — کیوں ہوئی اسمیں شکست | جسکے ایک قطرے سے منصور بھی سرشار ہوا — بر سر دار ہوا
جب شفاعت میں گنہگاروں کے لب انکے کھلیں — رحمتِ حق ہو وہ | داخلِ روضۂ فردوس گنہگار ہوا — چشم بیدار ہوا
ہے طفیل احمد مرسل کا ظہور عالم — نہیں شک اسمیں ذرا | اصل کا اپنے ہر ایک شخص طلبگار ہوا — مست ہوشیار ہوا
نور احمد کی تجلّی سے جہاں ہے روشن — کھولو آنکھ ذرا | مثل خفاش جسے دیدۂ انکار ہوا — وہ بہت خوار ہوا
آئینہ ہے وہ جمال احدیکا لامع — عکس اسکا ہے وہ جو | نام جیسے اسکے جیسے صیقل زنگار ہوا — وہی سرشار ہوا
یا محمّد تیرے در کا ہے گدا یہ اشرف — بخش دے جلد برا | تیرے دربار میں جو طالب دیدار ہوا — غم سے وہ پار ہوا

جواب

مرحبا بک یا محمّد مرحبا فی مرحبا | مرحبا جدّ الحسینی مرحبا فی مرحبا
ایضاً
مرحبا بک یا محمّد مرحبا فی مرحبا | مرحبا یا نور عینی مرحبا فی مرحبا

قصیدہ

مرحبا ای شاہ رسل مرحبا فی مرحبا | مرحبا ای ماہ اکمل مرحبا فی مرحبا
مرحبا سلطان عالم مرحبا فی مرحبا | مرحبا ای جان آدم مرحبا فی مرحبا
مرحبا ختم رسالت مرحبا فی مرحبا | مرحبا مہر ہدایت مرحبا فی مرحبا

مرحبا سب کے وسیلے مرحبا فی مرحبا ۔ مرحبا جگ کے رسیلے مرحبا فی مرحبا

مرحبا ای ابر رحمت مرحبا فی مرحبا ۔ مرحبا دُرِّ نبوت مرحبا فی مرحبا

مرحبا دلدار ہمدم مرحبا فی مرحبا ۔ مرحبا غمخوار ہردم مرحبا فی مرحبا

مرحبا ای دین کے رہبر مرحبا فی مرحبا ۔ مرحبا امت کے سرور مرحبا فی مرحبا

مرحبا ختم پیمبر مرحبا فی مرحبا ۔ مرحبا شافع بحشر مرحبا فی مرحبا

مرحبا دو جگ کے سلطان مرحبا فی مرحبا ۔ مرحبا محبوب سبحان مرحبا فی مرحبا

مرحبا جنت دلایا مرحبا فی مرحبا ۔ مرحبا حق سے ملایا مرحبا فی مرحبا

مرحبا حاصل مرادان مرحبا فی مرحبا ۔ مرحبا اشرف کے درمان مرحبا فی مرحبا

اللّٰھم صل علی محمد و آلہ و اصحابہ وسلم

قصیدہ اسماء نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جب اللہ نے نور احمد کا بنایا ابتدا ۔ حامد و محمود و احید نام عبداللہ رکھا

ہے محمد اور وحید و ماحی و حاشر رسول ۔ عاقب و طٰہٰ و یٰسین طاہر و سید بجا

امّی و طیب مطہر ہے نبی قیم محی ۔ حاتم و اکلیل کا ہل جامع و مُقتفی کہا

ہے مزمل اور مدثر وہ حبیب اللہ کریم ۔ ہے صفی اللہ نجی اللہ کلیم اللہ ثنا

خاتم مرسل مُذکر ناصر و منصور نور ۔ منجی و معلوم و منذر اور خاتم انبیا

شاہد و مشہود و حق ماسوا امین ہادی محب ۔ ہے مبشر اور حفی عفو و بشیر و مصطفیٰ

داعی و مصباح و مدعو ہے نذیر و ولی قوی ۔ ہے مکرم اور مکین برہان مطاع و مجتبیٰ

صدق و بشریٰ رحمۃ و قوۃ غوث و غیاث ۔ نجم ثاقب غیث و حزب اللہ شافع مہتدا

عروۃ الوثقیٰ صراط المستقیم و شہید ۔ طاہر و صالح مہیمن خبر و مختار و ہدیٰ

مصلح و جبار و صادق ہے مصدق وہ شفیع
قاعد و ناصر بشیر روح و قدس و مقتدا

ہے وکیل ہادی و شافی و کفیل و حق عزیز
کافی و بالغ مبلغ واصل و صاحب لوا

روح حق عالم رؤف و راحم و سابق رحیم
سابق و مکتف مقدم فاضل و بدر الدجیٰ

صاحب مجد و فضیلت رفعت و سیف و قدم
صاحب تاج و وسیلت حجت و مغفر ردا

صاحب معراج و براق و علم ایمان کے
سید الکونین سلطان عین و عز علم الہدیٰ

کاشف الکرب و رفیع الدرجہ و عز العرب
رافع الرتب و خطیب و سعد و مخصوص العلا

ذو مکانت فضل و حرمت ہدیۃ اللہ ہے مطیع
ہے ابو القاسم براہیم اور اجیر و منتقیٰ

یک صد و پنجاہ ناموں کا نبی کے ورد کر
تا تجھے اشرف ملے دونوں جہاں کا مدعا

اَللّٰھُمَّ صلِ وسلم وبارِکْ علیٰ محمد والہ واصحابہ اجمعین

قصیدہ ۱۳

صلی اللہ علیٰ حبیبک یا ربی صل علیہ وسلم
صلی اللہ علیٰ رسولک یا ربی صل علیہ وسلم

صورت ہے خورشید ضیا یا بدر منور صل علیٰ
سر پر سایہ نور خدا یا ابر ہے انور صل علیٰ

چشمان مبارک نرگس ہیں یا دست قضا نے صاد لکھیں
عارض ہیں دونوں شمس و قمر یا ورد معطر صل علیٰ

ابروی مبارک تیغی ہیں یا مشک سے لکھی نون طویلا
لبہای مبارک یاقوتی یا لعل محمر صل علیٰ

دندان مبارک گوہر ہیں یا نجم شفق میں ہیں تاباں
ہے راست یہ بینی مثل الف یا شمعہ اطہر صل علیٰ

سینہ ہے مخزن علم لدن یا معدن جوہر علوی ہے
مفتاح جہاں ہیں دست کرم یا شاخ صنوبر صل علیٰ

قامت ہے قیامت سرو عدن یا شاخ ہے طوبیٰ کی روشن
کف بحر در افشان در بخشش یا مخزن جوہر صل علیٰ

انگشت مبارک شمع ہدیٰ پروانے ملک ہیں روح فدا
انہار سخاوت جاری یا مفتاح مقدر صل علیٰ

رفتار خراماں اس گل کا تھا باد بہاری سے فائق
جس راہ میں ہوتا ان کا گذر تھی بوی معنبر صل علیٰ

گفتار کہوں کیا شیریں تھا اعجاز مسیحا جس سے بنا | کہوے جو حدیث کلام خدا یا وحی سفر صل علی
اعجاز انھوں کا غالب تھا اعجاز پہ سارے رسولوں کے | محمود کا بزرخ حق سے ملا ہے چشمہ کوثر صل علی
اشرف پڑھ لے نام محمد دل سے نماز تحیت میں | پنجوقت اذان نوبت بجتی ہے شاہد اظہر صل علی

قصیدہ در مدح اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

آل نبی کی مدح میں جاری ہے قلم ہوا | آیت مباہلہ کی ہے توصیف انما
حضرت خدیجہ عایشہ حفصہ صفیہ جان | سودہ و ام سلمی ہیں ازواج مصطفی
ام حبیبہ زینب و میمونہ یاد رکھ | تھے اور بھی سریہ و ازواج باوفا
تھے ماریہ سے خاص براہیم ایک پسر | اولاد دوسری ہے خدیجہ سے باصفا
قاسم رقیہ اور کلثوم زینب ہیں | زہرا ہے فاطمہ ملقب سید النسا
ہیں بضعۃ الرسول بتول عفیفہ ماں | زوجہ علی کی مادر حسنین خوش لقا
وہی ہے بشارت آپ نے جنت کی انکے تئیں | قایم جنھوں سے آل نبی کا نسب رہا
وارد ہوئی ہے شان میں انکے کئی حدیث | تطہیر کا بیان ہے آیات ہل اتی
حضرت نبی نے مدح انھوں کی بیان کئے | قرآن میں خدا نے انھوں کی صفت کہا
سارے حسب نسب ہوں قیامت میں منقطع | لیکن نسب رسول کا قایم رہے بجا
یارب شفا طفیل نبی فاطمہ سے لے | اشرف کی اس دعا کو اجابت کرے خدا

قصیدہ تاریخ

فکر تھی دل میں کہ کیسا حال ہو روز جزا | ہے سفر درپیش عقبی کا نہ کچھ توشہ کیا
نا عبادت ہے نہ طاعت جو مجھے کل کام آئے | نا ہے مال و زر کہ کچھ سودا خریدے حشر کا
تو ہے مسکین و شکیر خاص کا ارشاد ہے | گر شریعت کے طریقے پر تو اپنا جان فدا

فی الحقیقت معرفت ہے اس طریقت مین کمال
دل کے ہاتون سے پکڑ دامان شاہ انبیا

حق نے دی ہے مجکو طاقت شکر کر اور مدح لکھہ
آل و اصحاب محمد کی کہ سب ہین پیشوا

بار یا جی ہو شفیع خاص کے دربار مین
جسکے باعث دو جہانکا ہووے حاصل مدعا

مرشد ہادی کے اس ارشاد سے ہمت بڑھی
نعت محبوب خدا کا ایک دیوان تب لکھا

گرچہ ہے ہندی زبان مین نظم گوہر مسلک
لیکہ ہے کان جواہر جس سے پاوے خوب جلا

ہے محبت کا سخن عشق نبی کا راز ہے
قدر جوہر جوہری بن کون سمجھے اے خدا

شایق مدح نبی ہو کر پڑھے جو یہہ کلام
دو جہان مین خوش رہے وہ از طفیل مصطفے

واسطے تاریخ کے اشرف کے گوش جان مین
یون کہا ہاتف نے زاد آخرت اچھا بنا

قصیدہ در مدح حضرت سید الشہدا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما

صَلِّ یَا رَبِّی عَلٰی خَیْرِ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِیَا
اِنَّہٗ فَضْلٌ وَاِحْسَانٌ اِلٰی یَوْمِ الْجَزَا

حق نے جب حضرت محمد کو دیا فضل و عطا
اور نبوت طاعت و نور و کمال و اصطفا

رحمت و صفوت سخاوت خلق و احسان فیض
لیکہ ایک درجہ شہادت کا فقط باقی رہا

حضرت حسنین کو نائب محمد کا بنا
دی ولایت اور شہادت انکو با صبر و رضا

تا کہ گھر مین مصطفے کے یہہ بزرگی بھی رہے
سید الشہدا کا درجہ سبط اصغر کو دیا

ہین حسین ابن علی شش ماہ مین پیدا ہوئے
خلد سے جبرئیل نے نام مبارک لا دیا

تہنیت کو آئے ہین سارے فرشتے از فلک
دے مبارکباد احمد کو انھون نے یہہ کہا

آپ کے پیچھے حسین ابن علی ہون گے شہید
تشنہ لب مظلوم و بیکس در زمین کربلا

خاک وہان کی ایک فرشتے نے لایا حسب حکم
ام سلمی نے اسے لے بھر کے شیشے مین رکھا

ساٹھہ ہجری سال کو عاشورہ تھا جمعہ کا روز
وقت ظہر آیا تو شیشے مین اٹھا خون جوش کھا

سب نے جانا ہے مدینے میں کہ وہ دن آج ہے | مرتبہ فرزند احمد کو شہادت کا ملا
تھی ابو عبد اللہ کنیت لقب سیّد شہید | عمر ستّاون برس کی راویون نے ہے لکھا
آیت تطہیر و نجم و ہل اتی اُنکی صفت | راکب دوش نبی ہیں وہ افضل اہل عبا
ہے حدیث سیّد الشباب اُنکی شان میں | نور چشم مصطفیٰ لخت دل خیر النسا
صابر و شاکر ولی زاہد سخی مقبول رب | خاندان آل نبی کا ان سے یہان قایم رہا
یا الٰہی از طفیل سیّد الشہدا مجھے | اشرف دل خستہ کو دونون جہان کا مدعا

قصیدہ ۱۷

شب معراج کو پردہ اٹھایا جب جدائی کا | محمد کو دکھایا اپنا سب جلوہ خدائی کا
نبی کو جسنے دیکھا اُسنے حق دیکھا بچشم دل | کہ شعلہ طور سینا سی تھا محبت آزمائی کا
کہاں تک رائی و مرئی کے جھگڑے میں رہیگا تو | نگہ کر دیدہ عبرت سے نور مصطفائی کا
کسے دیکھا کہاں کسنے کبھی ارض و سما میں کیا | قدم اس جا پھسلتا ہے بصارت کی صفائی کا
دوئی کا شک نرکھہ دلمیں خدا کو خود بخود پہچان | ہو پیچ ذکر فنا قصہ توئی کا اور مائی کا
ہوا تیغ محبت کا تقاضا خون عاشق پر | کہ تھا حلق ذبیح اللہ فدیہ اس رسائی کا
نہیں تکلیف قربانی ہے اس نخچیر لاغر کو | حیات جاودانی ہے نتیجہ جان فدائی کا
بدولت آپکے اے دل ملی شاہی مجھے جانکی | سما و عرش کا کب ظرف ہے اتنی سمائی کا
ہٹا کر جلوہ ہستی بنا محبوب اپنے میں | ہو شکوہ کس سے اب اُسکی وفا و بیوفائی کا
محمد کا وسیلہ بس ہے مجکو دو جہان میں اب | ہے شایاں تو جبریل اس آستان کو با روشنائی کا
ہوا ہے مظہر ثابت آپکا قرآن سے دیکھو | خدا اُسکو کیا مختار ہے اپنی خدائی کا
ابد ہے مخلوق کا شامل او وہ خالق سے واصل ہے | ہوا قایل دو عالم یہاں پر اپنی نارسائی کا

کیا ہی خیرخواہی جان و فرزندون سے اسکی
کرشمہ آج تک شاہد شہید کربلائی کا

شفاعت ہو گنہگارونکی محشر مین تو سمجھینگے
سبھی عابد جہان کے حال اپنی پارسائی کا

ملا خورشید کا درجہ یہان اونی سے ذرّیکو
طفیل نعت احمد شکر ہی فضل و عطائی کا

معطر ہی مشام جان حکیم دل کی بخشش سے
مزہ ہی شعر مین اشرف کے عطار و سنائی کا

قصیدہ ۱۸ مقبول باد

سَئَلْنَا مِنْكَ مَوْلَانَا تَفَضَّلْنَا بِاِحْسَانَا
لِتَقْضِیْ حَاجَتِیْ لِلّٰهِ تُسَلِّنَا لِاِیْمَانَا

ہوئے جسوقت عالم مین محمد مصطفی پیدا
ظہور ہو جب ہستی ہوا نور خدا پیدا

اسی نور مبارک سے ہوا لوح و قلم ظاہر
ملایک عرش و کرسی جنت و ارض و سما پیدا

بنے دونون جہان ارواح اور اجسام عنصر اسب
قضا و قدر و علم و حکم و روح انبیا پیدا

خدا کا جلوۂ ذاتی صفاتی رنگ مین روشن
ہوا محبوب رب العالمین نور الضحی پیدا

بنا ہی برزخ احمد مثال آئینہ لامع
وجود نقش فانی مین ہوا نور بقا پیدا

ازل سے تا ابد عالم رسول اللہ کے صدقے سے
حجاب غیب سے نکلا حقیقت مین ہوا پیدا

وجود و ذات مطلق مین وہی کا نقش کیونکر ہو
کہ معنی لفظ مین موجود ہی اور مدعا پیدا

جو ہی ظاہر سو ہی باطن توسط ذات احمد ہی
حیات و موت مین ہر وہ عجب ہی پر صفا پیدا

بنی ہی نیستی ہستی وجود اپنا عدم ہووے
پہر و خالی ہوا ہی شیشہ ساعت بجا پیدا

تحیر کا پڑا ہی عکس آئینے مین عالم کے
ہی صورت منعکس پرتو از ان شمس الہدی پیدا

نظر کر چشم معنی سے رسول اللہ کی صورت پر
ہی اسمین نور حق ظاہر صفات اجتبا پیدا

ملا مہر نبوت کا ازل سے آپ کو فرمان
نگین دل پہ ہی نقش سے یہ نام مجتبی پیدا

ہو محشر مین گنہگاران امت کی خلاصی کو
شفاعت سے نبی کے رحمت جل و علا پیدا

لگایا جسنے سرمہ چشم دل مین خاک رہ انکی ۔ ہوا ہے دیدۂ دلمین اُسکے نور و ضیا پیدا
خدا کا شکر کر اشرف کہ اُنکی شفاعت کو ۔ جہان مین خاتم ہر رسل ہوا صلّ علیٰ پیدا

اللّٰہمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وّاٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین

قصیدہ ۱۹ مناجات

ربِّ اغفر لی ذنوبی انت نعم الرّاحمین ۔ قد توسّلت الیکَ رحمۃً للعالمین

جسنے یہہ مجلس کیا ہے اُسکے دل کا مدّعا ۔ از طفیل نور احمد اب دلا دے اے خدا
یا الٰہی بر لے آوے از طفیل مصطفےٰ ۔ دو جہان کی حاجتین حضّار مجلس کو دلا
از طفیل جاہ احمد دے ہمین جاہ و جلال ۔ رفعت دنیا و عقبیٰ تندرستی اور غنا
از طفیل حضرت شیخین بوبکر و عمر ۔ ہم کو تو محتاج مت کر غیر کا اپنے سوا
از طفیل حضرت ختنین عثمان و علی ۔ رکھہ یہان ایمان سلامت گور روشن کر دکھا
از طفیل حضرت حسنین محشر مین ہمین ۔ دے شفاعت مصطفیٰ کی خوف آتش سے بچا
از طفیل حضرت خاتون جنت اے رحیم ۔ نعمتین جنت کی ہمکو فضل سے اپنے کھلا
از طفیل جملہ اہل بیت اصحاب رسول ۔ دولت دنیا و دین اولاد صالح کر عطا
از طفیل شاہ جیلانی بخش ہمکو اے کریم ۔ فیض باطن روشنی دل کی مزہ ایمان کا
صاحب مجلس پہ اور سب مسلمین پر کر کرم ۔ نعمتین کونین کی دے اور بخش اشرف کی خطا

قصیدہ غرّای تاریخ مقبول باد

بنا سرلوح عالم شعشہ بسم اللہ کے مد کا ۔ لکھا دیباچہ خلقت پہ حق نے نام احمد کا
کتاب آفرینش ہے ازل سے تا ابد جا ہے ۔ کیا شیرازہ اسمین رشتہ جان مخلّد کا
سواد لیل سے روشن بیاض روز کا صفحہ ۔ بیان آغاز سے انجام تک ہے نعت بیحد کا

ہمیشہ

بنے ہیں روز و شب اوراق اس دیوان عالم شان
ہوا خورشید مطلع فیض یاب نور امجد کا

قصیدہ ہے بنی آدم محمد اسمین شہ مصراع
بہم امکان و واجب ہے نشان میم مشدّد کا

عجب مضمون شیرین وصف ہین جسکے ہوئے لب بند
حقیقت شان حق سے ہے بھرا ہر حرف ابجد کا

مطالع سے یہہ دیوان کے ہوئی ہے چشم دل خیرہ
کہ ہے شمس و قمر نقطہ اسی نور محمّد کا

کھلا یہہ نعت احمد مین تجلی اس سے ہوئی روشن
کہ بے سایہ ہے وہ جسم مطہر نور عسجد کا

بیاض اسکی مقدس اور شجر ہے طور کا ہر حرف
نہان ہے روشنائی مین تجلی سنگ اسود کا

تیرا ممدوح ہے محبوب حق اور نعت ہے مقبول
صلہ جنّت مین ہے تجکو محل لعل و زمرّد کا

مرتب جب ہوا دیوان مدح احمدی اشرف
کہا ہاتف نے ہے یہہ اشرف الاشعار سیّد کا

مقبول باد

قصیدہ ۲

صَلِّ یَا رَبِّی عَلٰی خَیْرِ الْبَرَایَا اَحْمَدِی
اِنَّنِی اَرْجُو رِضَائِکَ حُرْمَۃَ مُحَمَّدِی

ہے حبیب اللہ نور خاص ذات کبریا
نور سے اُسکے سبھی ایجاد عالم کا ہوا

گر لکھین تعریف احمد لوح سیمین پر بشوق
خوش رقم ہو خامہ زر سے تو بھی کم ہے بجا

گر کرین تعظیم قومہ یا دو زانو ہو نشست
کب ہو آداب رسول اللہ کا حق ہمسے ادا

ہے لکھا خالق نے تعظیما وہ نام پاک کو
عرش اعلی پر یہہ رتبہ کب کہان کِسکو ملا

ہون فرشتے مقدم احمد مین استادہ بذوق
صف بصف ہووین کھڑے تعظیم کو ہر یک بجا

آپکی اُمّت ہمیشہ بہر ایصال ثواب
شکر سے مولود خوانی کے کرین جان کو فدا

کب ہو حق احسان و بخشش کا ذرا انکے ادا
کیونکہ ہم سب اُمّتی ہین وہ ہمارا رہنما

اے خدا مین چاہتا ہون تجسے میری احتیاج
حرمت روح پیمبر دفع کر ساری بلا

یا محمد مین توجہ آپ کی جانب کیا — تا وسیلے سے تمہارے مجکو بخشے کبریا
مدعا دارین کا حاجات بر آوین تمام — سرخرو با آبرو حاصل ہو دل کا مدعا
آپ کا اشرف وسیلہ دو جہان مین کر رکھا — از طفیل ہو لدا احمد کرم کر ای خدا

قصیدہ ۲۲

جس جگہہ ذکر حدیث ثم لو لا ہوگا — ابر رحمت سے وہان نور برستا ہوگا
جب کہ امت کی شفاعت کو قیامت مین شفیع — میرا ہادی میرا مالک میرا مولی ہوگا
اس گھڑی رتبۂ احمد ہو سبھون پر ظاہر — فیض و انعام گنہگارون پہ کیا کیا ہوگا
رات دن فکر مین رہتا ہے دل دیوانہ — گور مین حال تیرے جسم کا کیا ہوگا
پڑھو صلوات کہ غفران ہو بخشایش کر — حشر مین کفۂ میزان تیرا ہلکا ہوگا
دور آخر کا ہوا فخر نبیون نے کہا — سایۂ رحمت غفار کا پیدا ہوگا
فخر پاوے گا شہنشاہ زمان پر فردا — امت احمد مرسل مین جو اوفی ہوگا
خاص محبوب کے رتبے کا بھی عالم مین — نہ ہوا ایسا کوئی اور نہ ویسا ہوگا
جسم تھا نور کا سایہ سے منزہ بر حق — کس طرح وصف یہہ محبوب کا انشا ہوگا
عوض شمس و قمر غیب کے عالم مین یقین — روشنی بخش وہی نیر اعلی ہوگا
فکر اشرف تو تکر نعت نبی لکھتا جا — مدعا دونون جہان کا تیرا پورا ہوگا

مقبول باد

صل یا رب علی شافع یوم المحشر — انہ ہادی امہ جلیل الاکبر

حمد خدا اور نعت نبی — ایک رنگ بنا ہے صل علی — جواب — عاشق اور معشوق مین کیا — ایک بھید رکھا ہے صل علی

یا نبی بجسم و بال ہم — جواب — تعجل بالنصر با الفرح

جس جان میں ہووے عشق خدا | وہ جان بقا ہے صل علیٰ | دم یاد سے دلمیں دھیان لگا | دیدار خدا ہے صل علیٰ

قصیدہ ۲۳

الحمد کہو اب شکر خدا | کیا حمد ثنا ہے صل علیٰ | ہے نعت محمد شاہ ہدیٰ | وہی فضل و عطا ہے صل علیٰ
تعریف خدا اور نعت نبی | ایمان کی نشانی ہے یہہ بھی | ہر دم تو کہو اب دل سے یہی | وہ راہ نما ہے صل علیٰ
دنیا ہے بڑی غفلت کی جگا | آیا جو یہاں سو جاوے چلا | گھر دار نہیں قایم کسکا | میدان فنا ہے صل علیٰ
ہے کسکی زمین اور کسکا مکان | رہ جاوے سبھی یہہ جہان کا تہان | ہر روز سفر در پیش یہان | منہہ سوی بقا ہے صل علیٰ
جب آوے فرشتہ موت کا تب | گھبراوے بدن میں جان تڑپ | چل چھوڑ پسارا سب کا سب | کہان شاہ گدا ہے صل علیٰ
مرنا ہے وہی جو کامل ہے | عرفان سے خدا کے غافل ہے | پہچان اگر تو عاقل ہے | کیا بھید رکھا ہے صل علیٰ
احمد کا طریقہ جسنے لیا | ایمان سلامت پار گیا | پھر اوسکو ہوا دیدار خدا | فردوس ملا ہے صل علیٰ
پاتا ہے وہی اس رتبے کو | ہو دل سے فدا احمد پر جو | سو جان سے تصدق ان پر ہو | کیا شان خدا ہے صل علیٰ
اس خاک کو کیا دم بھر کا | جو عرش پہ ایک دم میں پہنچا | دنیا سے ذرا دامن جھٹکا | کیا صاف ہوا ہے صل علیٰ
ہے جان گرفتار امکان | جون مرغ پہنسا در آب و نان | اب سوچ تجھے جانا ہے کہان | کس راہ چلا ہے صل علیٰ
اشرف ہے بہت دل خستہ یہان | شادی میں غمی میں ہے حیران | سب کام دو جگ کا ہوا آسان | یہہ اسکی دعا ہے صل علیٰ

مقبول باد

جواب

صلی اللہ علی حبیبک یا رب صل علیہ وسلم ... صلی اللہ علی رسولک یا رب صل علیہ وسلم
اللّٰھم صل وسلم و بارک علیہ

قصیدہ ۲۴

ہے شوق میرے دلمیں اس ساقی کوثر کا | محبوب الٰہی کا مختار ہے محشر کا

کب سرو کی آزادی گنتی مین میرے آوے / سر جسکا ہمیشہ سے محتاج ہے افسر کا
کب ہے یہہ ہلال انور محنت سے فلک نے جو / ایک ریزہ اٹھایا ہے اس ناخن انور کا
کیا عرض ہے جوہر کی دربار مقدس مین / ہے رتبۂ جان اسکو ہر جسم کے جوہر کا
اس رحمت عالم کا احسان عموما ہے / حامی ہے شفاعت کو ہر صالح و ابتر کا
تصویر ظہور آئی بن بن کے وجودی مین / شاہد کو شہودی سے دھوکا ہے مصور کا
وحدت مین خدا خود تھا کثرت مین خودی عالم / جا کفر سے ایمان کو ہے قول پیمبر کا
ہے کفر شب ظلمت ایمان بنا خورشید / یہہ صبح تو صادق ہے لے راستا رہبر کا
مہمان مسافر کو سب عمر ہے ایک شب کی / دم لینے کو ٹھیرا ہے کب دھیان ہے بستر کا
کس جبر سے مختاری اس دل نے ملائی ہے / انسان ہوا کیسا مجبور مقدر کا
اشرف کی دعا یہہ ہے عصیان ہو معاف اسکی / مداح دل و جان سے ہے ساقی کوثر کا

مقبول باد

تعالی شانہ کا وصف کب لکھنے مین آتا ہے / کہ مشکل ہیہ بیان دہشت سے خامہ تھرتھراتا ہے

قصیدہ ۲۵

صلوۃ اللہ سلام اللہ علی خیر البریات / بحرمۃ محمد لنقضی کل حاجات

تعالی اللہ کہ چمکا نور خورشید رسالت کا / لکھا لوح شفق پر صبح نے طغرا امامت کا
عدم کی گم ہوئی تاریک شب جب صبح صادق نے / دیا ہستی کو فرمان روز روشن کی خلافت کا
عجب سلطان فرش و عرش خالق کا خلیفہ ہے / یہہ رفعت کا یہہ ہمت کا یہہ دل کا یہہ سخاوت کا
رسولون مین نہین کوئی ہوا ایسے تجمل سے / یہہ مذہب کا یہہ ملت کا یہہ دین کا یہہ عبادت کا
فلک نے خوب ڈھونڈا پر نہ پایا ہے نظیر اسکا / یہہ قرآن کا یہہ برہان کا یہہ فر کا یہہ شہامت کا

نہین اُسکا ہوا ہی اور نہ ہوگا کوئی بھی ثانی ‎ ‎ یہہ مسجد کا یہہ منبر کا تعبّد کا ریاضت کا
ہی باہم فقر و شاہی موجب و امکان عجب شی ہی ‎ ‎ یہہ آفی کا یہہ باقی کا یہہ جان کا یہہ شجاعت کا
کہان تک وصف ہو جاہ و حشم کا فر و دولت کا ‎ ‎ یہہ مسکینی کا غربت کا امانت کا دیانت کا
شمایل اسکا لا ثانی بیان کیا کر سکے خامہ ‎ ‎ یہہ چہرے کا یہہ ابرو کا یہہ سینے کا یہہ قامت کا
قلم سنبل کا دریا روشنائی وصف کی تحریر ‎ ‎ یہہ کاکل کا یہہ گیسو کا یہہ دندان کا شباہت کا
عجب اخلاق اعظم تھا مزاج پاک مین اسکے ‎ ‎ توکل کا تحمل کا فقر کا اور ایالت کا
اغثنی یا رسول اللہ بہت ہی خوف عاصی کو ‎ ‎ جہان کا جان کا ایمان کا ہر ایک سخت آفت کا
سوا تیرے وسیلہ دو جہان مین کون ہی مجکو ‎ ‎ یہہ عزت کا یہہ حسرت کا یہہ دل کا یہہ وجاہت کا
یہی امید ہی شاہا بچا رکھہ سب عذابون سے ‎ ‎ قبر کا نزع اکبر کا عطش کا اور قیامت کا
جناب شاہ مرسل سے ملا انعام اشرف کو ‎ ‎ کرم کا عافیت کا جاہ و منصب کا شفاعت کا

رَبِّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ‎ ‎ مقبول باد ‎ ‎ سیّد الانبیا والمرسلین

قصیدہ ۲۶

اَلَا صَلُّوا عَلٰی المدنی ‎ ‎ سَیِّدُ العرباءِ والعجمی

حالت دل کی کیا کرے املا ‎ ‎ ہجر مین روز و شب ہی بلا
حلقۂ غم کے پیچ و تاب مین ہی ‎ ‎ زلف و اللیل کا بیان سُنا
منہہ چھپایا حجاب ابر مین خور ‎ ‎ رخ و الشمس دیکھہ کر اسکا
مضطرب حال ہی شکیبائی ‎ ‎ دل عاشق کو صبر ہو کیسا
دیکھے یوسف اگر تو ہو عاشق ‎ ‎ جون زلیخا ہو چاہ مین باسا
کیا مجھو فقد سُنا تا ہی ‎ ‎ عشق بر حق رسول کا چہرہ

سنکے وصفونکو دل ہوا حیران	کب دکھاوے جمال مہر آرا
دشمنون تک روا ہے حاجت کی	در دولت کا فیض عام ہوا
حادثے عام ہین زمانے کے	جلد پہنچو مدد رسول خدا
بخت بیدار کے نصیب کھلین	خواب ہین گر دکھاؤ مہر لقا
ناتوان تن ہے خاک کا مایہ	آپ کی مدح مین ہے جان فدا
خاک کو چشم تر سے سبز کیا	آپکے لطف کا ہے دل پیاسا
ست ہو یا یوس دل بھروسا ہے	اسم اعظم ہے نام احمد کا
سایلون کی مراد دیوے کریم	کون محروم اُسکے در سے پھرا
در پہ سایل کھڑا ہے یہ اشرف	بھیجیو مدعا ہی دل شاہ

مقبول باد

صلو علی عالم الھدی یا بدر الدجی یاھو یاھو یا مولی	مرحبنہ ھذا الجمال لیوسف اللہ یاھو یاھو یا مولی

قصیدہ ۲۷۵

صلو علیک اللہ یا علم الھدی	یا من یسمی احمد و محمدا
یا رسول اللہ یا شمس الضحی	یا حبیب اللہ یا بدر الدجی
یا نبی اللہ یا خیر الوری	یا صفی اللہ یا نور الھدی
تم ہمارے دو جہان مین ہو شفیع	ہے وسیلہ آپ کا ہم کو بڑا
آپ کے در پہ کھڑا ہون مانگتا	حق تعالی سے دلاؤ مدعا
یا الہی حرمت آل رسول	بخشدے عصیان سبھی جو کچھ کیا
حرمت اصحاب و اہلبیت کے	آفتون سے تنگدستی کے بچا

حرمت علما و صلحا ای کریم — امت احمد پہ کر فضل و عطا

حرمت سولو و احمد شا ورکھہ — حاضرون کو ہوا جابت ہر دعا

حرمت میلاد و صلوات سلام — روز و شب نازل بروح مصطفےٰ

ہمکو دنیا مین محبت دے تیری — دینداری تندرستی سے جلا

سب مسلمانون پہ کر اپنا کرم — دو جہان مین سب کی کر حاجت روا

امتی ہین ہم تیرے محبوب کے — مدح کرتے ہین انھون کی ہم سدا

پڑھتے ہین اور سنتے ہین ذکر حبیب — رحم کر انکے طفیل ہم پر خدا

تونے بنایا وسیلہ آپ کا — روز و شب چاہتے ہین ہم تیری رضا

کر طفیل احمد کے اپنا فضل خاص — مت کرے محتاج ہم کو غیر کا

پاس تیرے لائے ہین ایسا شفیع — اشرف المخلوق خیر الانبیا

مقبول باد

وبہ نستعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلع غزلیات

ہے نام خدا جوہر شمشیر زبان کا
ایک حرف دو عالم ہے درخشندہ بیان کا

لب تک نہ کھلا باد سحر نے جو کیا فاش — ہے گوش مین گل کے بھی سخن غنچہ دہان کا

ہے صفر احد میم سے احمد کے نمودار — لولاک بنا تخت شہ کون و مکان کا

اسکے در دولت کی عجب شان ہے ظاہر — سر سجدے مین ہے خاک پہ شاہان جہان کا

تقدیر سے مجبور نصیبے سے ہے معذور
ہو جاتا ہے دم بند یہان پیر و جوان کا

تکلیف ہوئی ہوش کے باعث متعرض
درجہ ہے عیان خوف و رجا نار و جنان کا

محبوب پہ کر جان فدا جسنے بہ حکمت
امت کو سنایا ہے سخن امن و امان کا

بے خوف چلا آ تو ذرا خانۂ دل مین
عالم نظر آتا ہے مکین اور مکان کا

ہر شعر مین ظاہر ہے جمال رُخ جانان
دیوان ہے اشرف کا عیان گنج نہان کا

ایضاً

بنا احمد احد سے باعث ایجاد انسان کا
ہوا اِس نام سے مطلع یہان ہستی کے دیوانکا

قلم نے لوح پر جسدم لکھا نام مبارک کو
پڑا پردہ صفت کا ذات پر جو جسم ہے جان کا

احد احمد مین کب ہے فرق دیکھو ذات یکتائی
وہ ذات نور واجب ہے یہ آئینہ ہے امکان کا

ہے مشکات رسالت شرع و رخشانی طریقت ہے
ہے جامع ممکن و واجب عقیدہ اہل ایمان کا

جمال اُسکا حقیقت ہے شناسا معرفت سے ہو
نظر ہے چشم صورت مین نشان ارباب ایقان کا

ہزارون بوستان ایک داغ سینے سے ہوے پیدا
بہار غنچۂ دل ہے چمن گلہای خندان کا

ہو سیرابی تجھے دلمین کیا اول تشنگی حاصل
مزہ ہے روزہ دارون کو نہایت عہد رمضانکا

یہان ادنی کو اعلی کا مراتب صفت ملتا ہے
شرف شیرون پہ رکھتا ہے سگ درگاہ جیلانکا

یہہ سالک راہ وحدتکا سخن پر مغز کہتا ہے
پیا اشرف نے آخر دور مین ہے جام مستان کا

ایضاً

ہے بیان خامہ سوزان عالم تسطیر کا
پھر خیال آیا ہے شاید دل کو اس تصویر کا

نقطہ انگار ہے الف شعلہ بنا جوالا دور
صفحہ وادی ہے فرمان طور کی جاگیر کا

پیچ کھاتا حلقۂ غم سے اٹھا بیتاب دل
خواب مین سایہ ہوا اُس زلف کی زنجیر کا

الس

اس طپش سے کب تلک جلتا پھریگا مثل آہ / اٹھا کو آگیا لیکھا تیری تقدیر کا
دور کروا اس پکڑلے غوث اعظم کا ہی / حق مین تیرے خوب ہی سررشتہ اس تدبیر کا
سیکڑون تقدیر برگشتہ کو سیدھا کردیا / ہاتھ مین سوفار ہی اسکے قضا کی تیر کا
وازبختان ازل کو اب ہوئی امید خلد / ہاتف غیبی سُنایا نام ایسے پیر کا
صبحدم باد صبانے خوب مژدہ لادیا / دستگیر ہی حال پرسان خاطر دلگیر کا
بجھ گئی ہی آتش دوزخ تیرے رونے سے آج / نوح کو بھی ہی عجب اس سیل کی تاثیر کا
نام بھی لینے نہ پائے تھے زبان سے آپ کا / حد سے گذرا رتبۂ تہدید اس تعزیر کا
شاد ہوا اشرف ہوا مقہور دشمن اب تیرا / جھوٹھ بہتان ہوگیا برباد اس بے پیر کا

ایضاً

میرا دل غیرت گلزار ہوتا / اگر پہلو مین گل رخسار ہوتا
اگر چشم تصور مین وہ آتا / تو ہر دم طالب دیدار ہوتا
نگہ سے اس بُت کافر کے زاہد / تیرا جان رشتۂ زنار ہوتا
مسیحائی جو کرتا تو مری جان / مین ہر دم کُشتہ سو سو بار ہوتا
محوِ وحدت سے کر اشرف سا تشنہ / بھلا ہی آج بھی سرشار ہوتا

ایضاً

اگر مین طالب دیدار ہوتا / تو ہیچ و حال سے بیزار ہوتا
کہان تن اور کیا جان کدھر دل / ہر ایک ہمرنگ رنگ یار ہوتا
ہوس باقی رہی افسوس اکدم / مین ہوتا اور میرا یار ہوتا
رفو ہو رشتہ دم سے پہ سینہ / جگر پر مرہم زنگار ہوتا

جو وہ بت ایک ذرہ مسجد مین آتا / پرستاری مین ہر دو ہندا رہوتا
مین اپنا درد ہجرت سوز فرقت / سناتا گر کوئی غمخوار ہوتا
خرابی کو زاہد بد نہ کہتا / اگر کچھ محرم اسرار ہوتا
ہمیشہ مجھ کو یار آتا نظر مین / گر آئینہ در و دیوار ہوتا
محل مین دل کے پاتا بار اشرف / اُسے گر دیدۂ بیدار ہوتا

غزل

گرچہ سینہ بہا تیر مژگان کمان یار تھا / ترچھی آنکھون سے مگر پہلو مین دل کے پار تھا
مہ جبین قوس قزح کو چشم کے گوشے سے آج / دیکھتا تھا کیونکہ عاشق چشم نیسان بار تھا
عمر بھر ای سرو قد سایے مین نرگس کے تیرے / ایکدم سویا نہ ہرگز عاشق بیمار تھا
چشم کھلتے ہی خزان آئی بہار عمر مین / دیکھنا گل کا ہمین کیا کاشف اسرار تھا
دیکھتے ہی شمع کو پروانہ تلخی سے چھٹا / موت کی دارو مین پایا شربت دیدار تھا
جوش طوفان کیون نہ ہو میری غبار آہ سے / یہہ اندھیری رات تھی وہ دیدۂ خونبار تھا
یار کے قدمون پہ اشرف نے رکھا سر اور رکھا / یہہ سر پر از جنون کاندھے پہ میرے بار تھا

ایضاً

تخت معشوقی پہ تو جب حسن کا سالار تھا / تب صف عشاق مین بندہ بھی ایک سردار تھا
میری حالت پر جفائی یار سے روتے تھے سب / اشک سے خالی نہ دیکھا دیدۂ اغیار تھا
راز دل ہم کیا چھپاتے تھے ہمیشہ غیر سے / آج لو چرچا ہمارا بر سر بازار تھا
وصل کی شب کو نہ نکلا کچھ شکایت کا کلام / تھا تو مین بیخودی سے یار بھی سرشار تھا
خون دل چکھتے ہی غم تو غش ہوا گرنے لگا / خانۂ دل تھا کہ رشک خانہ خمار تھا

درد عشق اسکو ہوا افسوس ایسے وقت مین
نا طبیب و نا صحا تھا نا کوئی غمخوار تھا

سلطنت مجھ کو ملی ہے اس جنون کے ملک کی
قیس وہان دربان تھا فرہاد خدمتگار تھا

آفرین ای مرغ دل گر ہین شکستہ پر ترے
ساحل بحر فنا کے وار تھا یا پار تھا

معنت مین اشرف تجھے کونین کی نعمت ملی
کیا ازل سے تو غلام احمد مختار تھا

ایضاً

ہوا آج یہہ دل گرفتار اسکا
کہ پھیلا ہے دام گرہ دار اسکا

طبیبون نے دیکھا جو حال طپیدن
کہا ہے یہہ آشفتہ بیمار اسکا

سزاوار ہوتی ہے دنیا مین اسکو
جو کرتا ہے اظہار اسرار اسکا

کہان دل مگر داغ سینہ درخشان
کہ یہہ بندہ ہے خاص بردار اسکا

بھر انقد انفاس کیسے مین دل کے
کہ عاشق ہوا جان سے خریدار اسکا

در دل کھلا جسکا در انتظاری
ہمیشہ ہے سر سوئے دیوار اسکا

کہان ڈر ہے اشرف کو اس سستی کا
رسول خدا ہے مددگار اسکا

ایضاً

ہوا اول سے عاشق طلبگار اسکا
تو پھر یار خود ہووے غمخوار اسکا

چھپاتا تھا کیا عشق مین ناصحون سے
لو چرچا ہے دوکان و بازار اسکا

کہا دیکھ کر نبض عیسیٰ نے افسوس
کہ آخر کو مرتا ہے بیمار اسکا

رہین بے ہنر خوش ہنرمند نالان
رنگیلا چھبیلا ہے دربار اسکا

کہان تک بچاوے کوئی خود کو اس سے
بدلتا ہے ہر روز اطوار اسکا

فقط خال محبوب نقطہ تھا مخفی
بنایا ہے یارون نے طومار اسکا

یہ زاہد کی باتون کو مت مان اشرف ۔۔۔ گیا سر لے سودائی دستار اسکا

ایضاً

کیا زنگ طلسما تنکا انسان مین آیا ۔۔۔ واجب ہی سمجھ کسلئے امکان مین آیا

اس ارض و سما مین جو سما یا نہ گیا ہی ۔۔۔ آدم کے عیان سینۂ عرفان مین آیا

اول ہی سو آخر ہی ذرا آنکھ کو کھولو ۔۔۔ ظاہر کا مزا باطن و پنہان مین آیا

مومن کسے کہتے ہین ذرا غور تو کیجے ۔۔۔ اسلام یہان معنی ایمان مین آیا

اللہ بھی مومن ہی رسول اسکا بھی مومن ۔۔۔ بندیکا لقب پردۂ احسان مین آیا

حورون نے لیا چشمون پہ وہ سایۂ اقبال ۔۔۔ مردم کا مزا دیدۂ غلمان مین آیا

کیون کر کوئی پہچانے اسے دیکھکے اشرف ۔۔۔ ہر لحظہ و ہر آن نئی شان مین آیا

ایضاً

جسنے اس رشک قمر کا کل رعنا دیکھا ۔۔۔ اسنے کونین کا پھر صاف تماشا دیکھا

کب رہے فکر جہان پیش خیال رخ یار ۔۔۔ ہم نے سو بار نہان یار کو پیدا دیکھا

گر ہوا شاہ جہان پھر بھی گیا خالی ہات ۔۔۔ اب تو انجام کو اے صاحب دنیا دیکھا

خوب دنیا کو کمایا نہ ملا دم بھر عیش ۔۔۔ کس کا منہہ صبح کو تو دیدۂ بینا دیکھا

وہ مزا باغ جہان مین بھی نہ پایا تونے ۔۔۔ ہم نے اس کنج قفس مین جو مہیا دیکھا

چار دن منصب دنیا مین ہوا تھا مغرور ۔۔۔ آخرش خاک مین سب کام کا بدلا دیکھا

صبر سے جلد ہو مطلب تجھے حاصل ورنہ ۔۔۔ ہم نے کئی بار بہت زور چلا دیکھا

غم کے پھندے مین پھنسا یاد دلائی اپنی ۔۔۔ اسکے احسان کو مین شکر سے آزما دیکھا

مت ہو خاموش ذرا نعت نبی سے اشرف ۔۔۔ تیرے امداد کو آیا شہ اسری دیکھا

ایضاً

ہمنے دنیا مین آکے کیا دیکھا — آئینہ ذات خود نما دیکھا

نہین بیگانہ غیر ہے اس جا — جسے دیکھا سو آشنا دیکھا

آپ ہی آپ خود کو ڈھونڈھے ہے — آپکو آپ جابجا دیکھا

جستجو جسکی تھی سو آپ ہی ہے — گم تھا کب جو کہ آملا دیکھا

خوف کسکا ہے کسکی ہے اُمّید — خوب سوچا تو سب فنا دیکھا

کھیل سچا ہے پر خرد کاذب — اُسکو کسنے کہین سُنا دیکھا

ڈر کے مارے کوئی نہین کہتا — خود کو وہ آپھی آپ آ دیکھا

شان احمد ہے باعث ایجاد — جسکے جلوہ مین یہہ سما دیکھا

وہی مرشد ہے اس طریقت کا — جسنے اشرف کا دل لگا دیکھا

باب البا

صنعت حرفین

باران ہے آج رحمت حق کا بڑے نصیب — حاضر ہوئے ہین جان سے در مجلس حبیب

بالا ہی رتبہ کفش کا جسکے جہان سے — عرش برین پہ پہنچے ہین از لامکان قریب

بہتر مریض عشق محمّد کی قدر ہے — جسکا خدا حکیم ہو عیسی بنے طبیب

باور کرو کہ ہے گذر اس پل صراط پر — جسکے فراز و سطح سے دوزخ ہے در نشیب

برق جہندہ وار گذر جاوے آن مین — خندان ہو جسکے حال نہان پر لب لبیب

بازوی جبرئیل پہ لکھا تھا انکا نام — باعث سے جن کے ایسی ہی خلقت عجیب

بارا ہزار شخص نے شق القمر کے روز — ایمان لائے دیکھکے یہہ معجزہ غریب

باللہ روز حشر کے دربار عام مین
قاضی خدا ہوا اور ہو روح الامین نقیب

بندون کے خیر و شر کا شمار و حساب کا
ہووے گدا کو شاہ کا درجہ وہان نصیب

بیشک وہ کھاوین نعمت فردوس کل کہ آج
ابلیس کا جو کھاتے نہین ایک ذرا فریب

بستان مین دو جہان کے رہے سبز کشت دل
اشرف کی اس دعا کو اجابت کرے مجیب

مقبول باد

باب الثا

صنعت حرفین

تار زلف عنبرین سے جب چلی بوی صفات
نسیم احمد نافہ مشکین ہوا از ناف ذات

تجھ پہ گر جلوہ کرے ہر شی سے نور احمدی
ہر در و دیوار ہووے آئینہ در شش جہات

تابع حضرت نبی جو آج ہے ایمان سے
کل سی سنے آتش دوزخ سے پھر پائی نجات

تا ہوا اس زندہ دل کا ذکر اگر مجلس مین آج
زندگی دل کو نظر آتی ہے بدتر از ممات

تشنہ دل ہے ساقی کوثر کے ایک دیدار کا
کون چہتا ہے کہ پیوے جرعہ آب حیات

تر لب میکش نگاہ یار کا از جوش سوز
خشک کر وے ایک جرعے مین ابھی جوی فرات

تیز مدح احمدی سے اب ہوئی تیغ زبان
ہو قلم گردش سے جسکے گردن وزد و لغات

تم پچھانو چار حد دیوار ایوان نبی
ہین ابوبکر و عمر عثمان علی دین کے ہدات

تیرے دل سے پرتھ در و وان خود نبی صاحب شنید
سامنے حاضر ہین جسے اس طرح کہتے روات

توبہ استغفار کر اپنا وسیلہ پیر جان
اولیا کی معرفت سے انبیا سے مل ثقات

تو اگر اشرف لکھے نعت نبی ہندی مین اب
شوق سے عرب و عجم سیکھینگے سب ہندی لغات

قصیدہ مقبول باد مولد حضرت

جواب

زیارت گاہ عالم ہے مکانِ مولد حضرت — شعار اہل ایمان ہے بیان مولد حضرت

ادب سے آج ہوتا ہے بیان مولد حضرت — سنو اے دوستو اب داستان مولد حضرت

دوشنبہ بارھوین ماہ ربیع الاوّل کی تھی — طلوع آفتاب عزوشان مولد حضرت

گرے نوشیروان کے قصر کے چودہ منارے سب — پڑے بت اوندھے مکّے مین زمان مولد حضرت

جھکا کعبہ طرف گھر آمنہ کے بار کوع ہو کر — قیامت تک رہے باقی نشان مولد حضرت

ہوئے پیدا رسول اللہ پاک و صاف عالم مین — نزول نور رحمت ہے مکان مولد حضرت

زیارت کو فرشتے آئے ہین عرش معلّے سے — دل و جان سے ہوئے ہین زائران مولد حضرت

لے آیا جبرئیل ایک طشت بھر کر آب کوثر کا — معطر ہے جہان از آستان مولد حضرت

نہ کرنا بات دنیا کی ادب سے دل لگا سننا — ثواب اکثر ملے اے سامعان مولد حضرت

وضو کر آب رحمت سے حضور دل سے بیٹھے مین — یہ ہے آداب محفل شایقان مولد حضرت

شفائی خاص حاصل ہو مریضان معاصی کو — دوا ہے خوب اے دل خستگان مولد حضرت

صلہ جنّت ملی حق سے سرا دو جہان حاصل — ہلا اشرف کمترین ہے مدح خوان مولد حضرت

مقبول باد اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علیہ

باب الثا

صفت حرفین

ثبت ہے عرش بریں پر نقش ایمان الغیاث — جسکو چاہے اسکو دے خلاق سبحان الغیاث

ثابت و قایم ہوا جب سے زمین و آسمان — تب سے سرگشتہ ہے دل نالان و گریان الغیاث

ثور چرخی کا و ارضی گرچہ ہین شہ زور سب — کیا اٹھا سکتے ہین اپنا بار عصیان الغیاث

ثوب جنت کے پہننے کا اگر کچھ شوق ہے | جان و دل سے اپنے ہو احمد پہ قربان الغیاث
ثبت ہے نام نبی دل کے نگینے پر مرے | ایسے انگشتر کا ہے خواہان سلیمان الغیاث
ثور ہے پشت سمک پر شاخ پر اسکے زمین | نام احمد کی وہ ہے تسبیح گویان الغیاث
ثابت و قایم رہیگا وہاں تلک یہ آسمان | جب تلک ذکر نبی ہوتا رہے یہان الغیاث
ثقل ہو میزان مین نیکی من کی ہے امید سیر | ہے گران پلہ تمہارا شاہ شاہان الغیاث
ثاقبی پر ور دندان کے ستارے ہون نثار | بن گئے جنگ احد مین شاخ مرجان الغیاث
ثلث احمد نور ہے اور سدس عنبر ربع در | اور باقی جوہر غیبی ہے جانان الغیاث
ثابت ایسا ورا زل احمد کے صدقے سے ہوا | قبر سے اشرف اٹھیگا مدح خوانان الغیاث

مقبول باد

باب الجیم صنعت حرفین

جمال مصطفائی سے ہوئی روشن شب معراج | جہان جیسی ہو روز عید مین گلشن شب معراج
جو دیوانے تھے دنیا مین رسول اللہ کی صورت کے | بنے غرق تجلی نور سے سو قن شب معراج
جو بکری شیر آسودہ نہنگ و مار باہم تھے | رہے آرام سے سب دوست اور دشمن شب معراج
جہتہ ہے جسم کو عارض تحیز کب ہے جوہر کو | کہ جان پر جسم تھا مانند پیراہن شب معراج
جہات ستہ سے خارج سکونت مصطفی نے کی | بنایا لامکان قدس کو مسکن شب معراج
جبین لوح سے عقدے قضا و قدر کے کھولے | ملا حضرت کو علم غیب کا مخزن شب معراج
جو تھی بحث علوم دین مدت سے فرشتون مین | کئے حضرت نے سبکو ظاہر و معلن شب معراج
جمال احمدی کی طالب و بدار حورین تھین | تصدق ہو تی پھرتین انکے پیراہن شب معراج
جواہر سے بنی جنت حزین شاہ کی خاطر | کہ دولہے کے لئے جس طور ہو دلہن شب معراج

جو ناموزون خزانے ارض کے تھے طبع اقدس مین
ہین پاے جوہر علوی کے سب معدن شب معراج

جو شیطان تھے تعقیدات بھر پیچ ہے لکھا اشرف
رہے تا چشم سے اغیار کے مخفی شب معراج

قصیده

شب ولادتِ سلطانِ مرسلان ہے آج
شب ولادت نور جہانیان ہے آج

ہوا ہے مولد سلطان رحمتِ عالم
خمو و آتش و آرایش جنان ہے آج

ہوائے زلف نے کی عطر بیز باد صبا
جہان شگفتہ و شاداب بوستان ہے آج

یہہ کسکی مقدم شادی کی ہے لپٹ خوشبو
کہ داغ سینۂ دیوانہ گلستان ہے آج

قدم رکھا بسر عرش اس مقدس نے
کہ روشن اس سے ہوئی چشم عرشیان ہے آج

ہزار چشم ہوئے رہ ہین ہر طرف پیدا
بہت خوشی سے یہہ دیدار دل ستان ہے آج

ہوئی ہے مولد احمد کی فیض بخشی عام
رخ جہان پہ انوار قدسیان ہے آج

بجی ہے نوبت سیلاد رحمت عالم
نوائی طنطنہ شاہِ دلبران ہے آج

یہہ تہنیت ہے مبارک کہ مدح خوان ہین ملک
کہ امتحان مضامین شاعران ہے آج

پڑھو بروح مطہر سلام اور صلوات
سعادتِ ابدی بہر مدح خوان ہے آج

یہہ تہنیت کا نیا ایک قصیدہ پڑھا اشرف
نزول رحمت حق بہر مومنان ہے آج

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

حرف الحا صنعت حرفین

حدِّ قیاس سے ہے فزون جا بجا صلاح
شیدا ہوا ہے دل کہو اب اسکی کیا صلاح

حرِّ تموز شمس کو جانے ہے برف سرد
ایسے جنون زدے کی فلک تو بتا صلاح

حمدِ خدا کہ آج مسیحا طبیب نے
بیمار عشق کے لیئے ایسی دیا صلاح

حال مریض عشق زلیخا صفت ہوکر — دم کردے اس پہ سورت یوسف کہا صلاح
حدّت سے تشنہ شربت دیدار مصطفےٰ — اسکو ہے روز و شب کرے مدح و ثنا صلاح
حبّ نبی سے جسکا تغیر ہو حال اب — ایسے مریض کو تو وہی ہے دوا صلاح
حرقت ہے قلب شعلہ زبان کی بہت باد — ذکر حبیب حق مین ہے اسکے شفا صلاح
حق مین ہمارے سید کونین کا بیان — ہے روز شب فلاح ہمیشہ سدا صلاح
حضرت نے یون گناہ کے امراض کے لیئے — توبہ کا جام پینے کی فرمادیا صلاح
حامی ہے دو جہان مین گنہ گار کا وہی — جسکی صلاح کا ہے سبھی ماجرا صلاح
حاصل یہہ ہے کہ بندۂ مسکین کے حق مین آج — بہتر نہین ہے جبر و رضا کے سوا صلاح
حکمت کی آنکھہ کھول کے خاموش دیکھ حال — کرتا ہے کب حضور مین چون و چرا صلاح
حنظل ہو جس مریض کے حق مین شفای درد — دینا نبات اسکو ہے لبس نا روا صلاح
حرص و ہوا مین عمر کو کھو یا سمجھ لے اب — دیویگا ایسی کون بروز جزا صلاح
حاکم بھی ہو کریم رسول اسکا بھی کریم — اشرف ہے روز و شب تجھے شکر خدا صلاح

مقبول باد

حرف الخا صنعت طرفین

خورشید کا بلند چہارم سما ہے کاخ — سور ضعیف کا یہہ عجب زیر پا ہے کاخ
خلقت مین ناتوان ہے ناچیز ہے مگر — اسکے لیئے زمین کا پردہ بنا ہے کاخ
خلق پسند اُسنے سلیمان کو کہا — جسکے لیئے وہ تخت کا پایہ ہوا ہے کاخ
خدمت مین ہے وزیر خرد شہر ہے بدن — مجلس کو شاہ روح کے رایض کا ہے کاخ
خالق نے ہر کسی کو موافق دیا مکان — لایق ہے جسکو ویسا ہی اسکو ملا ہی کاخ

خاصۂ خدا کے شاہ دو عالم شفیع حشر   اسریٰ صحن ہے بیت کا اور انما ہے کاخ
خدمت میں ہیں ملایک و عرش بریں ہے فرش   معراج بارگاہ ہے ظل خدا ہے کاخ
خلوت میں لامکان کے جو راز و نیاز تھا   لب ترجمان و گوش خرد و پر صفا ہے کاخ
خوش دل ہیں نقش پا کے تصور میں عاشقان   ویرانہ گھر ہے کوئی رہ دل ربا ہے کاخ
خادم ملک دواب ہے رفرف زمین سما   شمس الضحیٰ دریچہ ہے نور الدجیٰ ہے کاخ

خوش دل حریم کعبے کا اشرف طواف کر
محراب ابروان دل قبلہ نما ہے کاخ

حرف الدال صنعت حرفین

دل آدم میں حق نے معرفت کا گھر کیا بنیاد   دیا دم جان کو ہووے وہاں سے زندگی امداد
دہن دروازہ اس سلطان جان کی بارگہ کا ہے   زبان ہے ترجمان دربار عالی کا بعدل و داد
دیا خلعت وزارت کی خرد کو جسنے حکمت سے   بنایا نفس و شہوت کو مطیع و تابع و منقاد
دلاسا دیکے ارباب ضلالت کو کیا رستی   امانت اور دیانت سے کیا دل کا شہر آباد
دیا ہے شحنگی خوف و رجا کے ہاتھ میں دایم   کرے انعام نیکوں پر کرے ظالم کا گھر برباد
دیا یا کذب و بہتان و ریا و حقد و شنعت کو   کیا تعزیر دوزخ تا نہ ہووے خیرہ سر بیداد
دلایا منصب تعظیم اصحاب ہدایت کو   رہے ہے فی جود و طاعت معرفت کے نقد سے دلشاد
دہش جاگیر ایمان جسکی ہے پاداش جنت میں   دیا انعام تقوی سے کیا اسلام کو ارشاد
درون تن ہوا آباد شہر عالم صغریٰ   عمارت آب و آتش کی بنا بر روی خاک و باد
دریچہ معرفت کا مومنوں کے دل پہ کھولا ہے   طفیل احمد مختار کے اصحاب اور اولاد
دبستان ہے جہان شاگرد انس و جن قرآن ہے   ورق ہیں مذہب و ملت پیمبر سب کا ہے استاد

دیا جسکو سبق ایمان کا اس استاد کامل نے — زبان پر مرگ تک جاری دلون مین بھی رہا سب یاد
دیا عرب و عجم مین آگہی حضرت کے آنے کی — ہزارون معجزے ہر جا ہوئے ظاہر شب میلاد
درودون کا وسیلہ امتی کو یہان بنایا ہے — شفاعت ہو نبی کے ساتھ ہوا سکے یہہ خیر الزاد
دویم ہے مرشدون کا خوش وسیلہ قایم و محکم — پہنچتا ہے نبی کو سلسلہ از آلہ الا مجباد
دلایا ہے ولایت نیک بندون کو تفضل سے — رہین ختم رسالت کی یہہ امت مین ذوی الارشاد
دلا پہچان لے اس امت احمد کے رتبے کو — کہ جسکی مغفرت کو یہان ہوے کیا کیا سبب ایجاد
دُر و زیور عبادت علم و قوت پر نہو مغرور — کہ اس دربار مین ہے عاجزی کو پیش استعداد

دیا اشرف کو منصب خادمی کا مدح احمد مین
قیامت مین یقین ہے شافعت سے ہوا امداد

قصیدہ

جواب

اللہ نے بھیجے احمد مختار پر درود — لاکھون ہزار سید ابرار پر درود
عز و وقار چہرۂ ایمان ہے درود — نور چراغ خانۂ عرفان ہے درود
سستی ہو دور تیرے بدن کی تمام اب — درد گناہ کو تیرے درمان ہے درود
صورت پہ تیرے ہووے رونق اسلام کی چمک — دل مین ہو نور منبع فیضان ہے درود
دل سے اوسکے ساتھ پڑھو و سنو سلام — ہادی راہ و شافع عصیان ہے درود
خود حق تعالی احمد مرسل پہ بھیجتا — تحفہ تحیتون کا یہہ فی شان ہے درود
جن و ملک نبی پہ درود اب پڑھتے ہین سب — دربان جنت و رضوان ہے درود
ہووے درود قبر مین قوشہ تمہارا ساتھ — محشر مین سبکو باعث غفران ہے درود

روشن ہو پل صراط ہو آسان سخت راہ	کامل وسیلہ آج کے دن جان ہے درود
ہو آل اور صحابوں پہ ہر آن و ہر دم	صلّوا و سلّموا کو بہت مان ہے درود
ہے فرض ایک بار ہے سنت تمام عمر	تحقیق حکم آیت قرآن ہے درود

اشرف درود پڑھ کے محمد کی یاد کر
تجھکو وسیلہ ہر دم و ہر آن ہے درود

قصیدہ

قرآن میں خدا نے بھیجا ثنا محمدؐ	واللیل ہو مبارک رو والضحیٰ محمدؐ
کیا کیا صفت تمہاری قرآن میں لکھی ہے	یٰسین اور طٰہٰ ہے ہل اتیٰ محمدؐ
کسکی ہے اتنی طاقت بولے صفت تمہاری	خالق کہے تمہاری مدح و ثنا محمدؐ
یہہ نور سے تمہارے شمس و قمر بنے ہیں	لوح و قلم ستارے ارض و سما محمدؐ
روز ازل میں حق نے ارواح کو پکارا	پیغمبروں کے اس دم تمہے پیشوا محمدؐ
جنت کے در پہ دیکھا آدم نے نام انکا	سردار انبیا ہے آئی ندا محمدؐ
لولاک تاج سر پر عرش بریں ہے مسند	شاہنشہ دو عالم شاہ ہدیٰ محمدؐ
حق نے صلوٰۃ تم پر بھیجا سلام اپنا	سارے فرشتے کہویں صلّ علیٰ محمدؐ
احمد احد بنا ہے ایک میم کا ہے پردہ	سب سے بزرگتر ہے بعد از خدا محمدؐ
جو امتی ہے دل سے سب مال جان اپنا	ہے نام پر تمہارے کرتا فدا محمدؐ
غفلت میں اس جہان کے پونجی سبھی گمائی	مجھکو نہیں وسیلہ اب تم سوا محمدؐ
منکر نکیر آویں پوچھیں ہے کسکی امت	بولوں کہ پیشوا تھا جگ میں میرا محمدؐ
جب پل صراط پر سے ہووے گذر تمہارا	سومن تمہارے پیچھے کہتا چلا محمدؐ

دوزخ کی آگ بھاگے ہرگز نہ پھر جلاوے — گر اُمتی تمھارا بولے کہ یا محمدؐ

اشرف ہوا ہے مضطر راجی بلطف اظہر — دل سے پکارے یونکر یا مصطفیٰ محمد

قصیدہ

اس عالم ہستی کا ہے جان جہان احمدؐ — اس نور خدائی کا ہے گنج نہان احمد

اوّل ہے وہ آخر ہے کر ذات احد ثابت — ظاہر ہے وہ باطن ہے اور سر عیان احمد

لا میم کے پردے سے کثرت کو کیا ظاہر — الا ہے ثابت وہ فخر زمان احمد

احمد سے احد تک کیا درجہ ہے تفاوت کا — رُخ میم کے گھنگٹ سے باہر ہے یہان احمد

پہچان محمد کو تا تجھ کو خدا پاوے — اس نورِ الٰہی کا ظاہر ہے نشان احمد

گر وصل خدا چاہے کر وصل محمدؐ سے — اب یاد احد ہین تو کر ورد زبان احمد

محبوب ہے والی ہے ممدوح خدائی کا — کونین کا مالک ہے وہ شاہ شہان احمد

کب دیدۂ احول کو آوے ہے نظر وحدت — یہہ رنگ ہے بی رنگی جسکا ہے بیان احمد

گل حبّ نبی خوشبو ہے حب خدا عرفان — ہے کون و مکان گلشن اور باغ جنان احمد

آئینہ عالم ہے سایہ وہ ہے برزخ کا — اس جسم صفاتی کا ہے روح روان احمد

ہے نور خدا ثابت کم بیش نہین اسمین — دھوکا ہے سبھی اعیان کل جسم کا جان احمد

غیرت نے محبت کے کب غیر کو چھوڑا ہے — یہہ عین مجسّم ہے، وہ عین کی شان احمد

محبوب کا جلوہ ہو تب حشر کے میدان مین — لب کھولے شفاعت سے جب غنچہ دہان احمد

اوّل کا مزہ آخر ہر شخص کو مل جاوے — کیا شان احد مخفی پردے سے عیان احمد

اشرف تیری گستاخی سب ہو گی معاف الٰہی

از روی ادب بوسی خاک رہ آن احمد

جواب

وصلّ اللہ علی خیر البرایا — وسلّم کلّما ہبّت نسیم
الٰہی اعطنی کل المنایا — بجاہ المصطفیٰ خیر الورایا

کہوں کیا وصف اور شان محمدؐ — عبارت کب ہے شایان محمدؐ
وجود ہستی جان جہاں ہے — بیان کیا ہووے احسان محمدؐ
خدا کی منت و احسان کیا ہے شایان — سبھی مخلوق مہمان محمدؐ
رفیع القدر کیا اسکا محل ہے — فلک ہے طاق ایوان محمدؐ
ملا اسکے تصدق روح و اجسام — دل و جان ہے ثنا خوان محمدؐ
اشارے سے ہوا شق القمر دیکھ — فلک ہے زیر فرمان محمدؐ
رہا خورشید کے دل پر ہی داغ — نہ دیکھا روئے رخشان محمدؐ
صدا کرتے ہیں شاہی جسکو چاہیں — جو ادنیٰ ہیں غلامان محمدؐ
سبھی قرآن میں نعت مصطفیٰ ہے — خدا خود ہے ثنا خوان محمدؐ
انہیں کو نعمت دارین حاصل — جو ہیں دل سے محبّان محمدؐ

ہوا وہ صاحب اقبال اشرف
ہے جسکے ہاتھ دامان محمدؐ

جواب

الٰہی حضرت سید المرسلین — شفیع الورا رحمۃ العالمین

خدا نے کیا جب کہ پیدا محمدؐ — ہوا نور حق سے ہویدا محمد
عجب حسن ذاتی ہے پیارا محمدؐ — کہ امکان و واجب ہے پیارا محمدؐ

صفاتی ہی ظاہر خدائی اسی کی
نہان کب خدا آشکارا محمدؐ

کہا حق نے افلاک پر شان محمود
زمین پر خلیفہ ہمارا محمدؐ

یقین دو جہان مین شفیع خلایق
ہی حامی تمہارا ہمارا محمدؐ

شفاعت سے انکے سب عاصیونکو
ہی خلد برین دینے ہارا محمدؐ

ہی شاہ امم جن و انسان کا صاحب
دو عالم مین سب کا سہارا محمدؐ

ستارے ہوئے نور سے اسکے روشن
فلک پر ہی بخدمت کے تارا محمدؐ

جہنم کی آتش سے روز قیامت
نجاتی دہانی تو مارا محمدؐ

عذابون سے عقبی کے ہمکو بچانا
شفاعت برحمت خدارا محمدؐ

تیری مشکل آسان ہوئی آج اشرف
کہ اب تو نے دل سے پکارا محمدؐ

حرف الذال صنعت حرفین

قصیدہ

ذوق محبت تو بود در جہان لذیذ
از لذت کلام تو شد جسم جان لذیذ

ذرات عالم ست منور بنور شمس
از نام تست روشنی دل زبان لذیذ

ذم ست مدح ہستی موہوم گر نشد
از نعت احمدی سہ کام و دہان لذیذ

ذلت نصیب دشمن و عزت نصیب دوست
گردد طفیل نام تو ای مہربان لذیذ

ذات تو ہست باعث ایجاد کائنات
از وصف تست جنت و حور جنان لذیذ

ذرہ لشکر مہر تو اند زبان کشاد
شکر تو گشت دور فلک را چنان لذیذ

ذیل کرم فشان لسیر استان خویش
رحمت بسے بود بدل عاصیان لذیذ

ذو المننی که منت ایمان بجان کشیم ‏ ‏ هشدار سر ز خفت بار گران لذید
ذکر تو هست مونس جان غمگسار دل ‏ ‏ چون قند شد حدیث شه مرسلان لذید
ذل تو عزت ست و غمت شادی ابد ‏ ‏ مرگ ست زندگی چو عسل هر زبان لذید

ذنب عظیم ما بر رحمت کم ست و هیچ
اشرف بدین امید کند کام جان لذید

حرف الرّا

قصیده

اللّٰهم صلّ علیٰ محمّد ‏ ‏ جواب اوّل ‏ ‏ یا ربّی صلّ علیه وسلّم

میرا وسیله شافع محشر ‏ ‏ دونون جهان مین بس یہ پیمبر
جنت سے جب آدم نکلے ‏ ‏ روئے خجالت سے وہ زمین پر
چشمهٔ آنسو چشم سے جاری ‏ ‏ نہر سے کوہ و صحرا سب تر
یاد پڑا جب نام محمّد ‏ ‏ حق سے کہے تب اشک بہا کر
تیرا حبیب خاص ہی احمد ‏ ‏ اسکے وسیلے سے تو کرم کر
خلعت رحمت انکو ملی تب ‏ ‏ حکم الٰہی پھر ہوا اظہر
گر وہ نہ ہوتا کوئی نہ ہوتا ‏ ‏ ساری خدائی کا ہی وہ مظہر
اسکے وسیلے سے جو دعا کی ‏ ‏ ہم نے قبولا اسکو مقرر
ہی وہ خلیفہ حق کا جہان میں ‏ ‏ ساری بنی آدم کا مفتخر
اے میرے خالق ہیں یہ وسیلہ ‏ ‏ سامنے تیرے لایا پیمبر
حرمت احمد مجھکو دلاوے ‏ ‏ نعمت باطن رحمت آخر

ہون مین ثنا خوان تیرے نبی کا — قدر ہی تجکو اُسکی مقرّر
غم سے چھڑا وسے شاد بنا وے — ظاہر و باطن کر دے منوّر
صحت تن ہو راحت دل ہو — مغز مطالب ہووے معطّر

بخش دے میرے دل کی مرادین
عرض کرے یہہ اشرف احقر

شیئاً للہ یا عبد القادر — جواب ۔ — محی الدین فی القلب حاضر
جیلانی یا اللہ یادر — قصیدہ — المدد یا عبد القادر

قطب ہو دنیا مین ناظر سب کرامانون مین ظاہر — معرفت سے حق کے ماہر المدد یا عبد القادر
غوث اعظم خوش لقب ہی پیر کا ہمکو سبب ہی — حق سے ملنے کی طلب ہی المدد یا عبد القادر
تم رسول اللہ کے فرزند ہو علی کے دل کے پیوند — حضرت زہرا کے دل بند المدد ... یا عبد القادر
رو برو احمد کے ہمکو خوش وسیلہ آج تم ہو — خاد سون مین ہم کو سمجھو المدد یا عبد القادر
تم شب معراج اکر دوش پر پائے پیمبر — لے چڑھے عرش برین پر المدد یا عبد القادر
پیر میرے ہو یقینی میوۂ باغ حسینی — جیلانی ہو شاہ دینی المدد یا عبد القادر
شیخ دین مین تم کو جانا جو کہا تم نے سو مانا — مجلس احمد بتانا المدد یا عبد القادر
اولیا کے تم ہو سلطان مصطفیٰ کے دین کے برہان — پیشوائے اہل عرفان المدد یا عبد القادر
دین احمد کو جلایا محی الدین القاب پایا — مجھ پر ڈالو اپنا سایہ المدد یا عبد القادر
حق تعالیٰ کے امر سے مصطفیٰ کے عز و فر سے — ابر رحمت سر پہ برسے المدد یا عبد القادر

اشرف مسکین آیا پیر کا دروازہ پایا
التجا دل سے ہی لایا المدد یا عبد القادر

مقبول باد

بهر خلاق جهان یا غوث اعظم دستگیر	آرزو مندم بجان یا غوث اعظم دستگیر
از برای مصطفی لطفی کن و حالم بپرس	حاجتم گردان روان یا غوث اعظم دستگیر
بهر بوبکر و عمر عثمان علی سویم نگر	گوش کن حالم چنان یا غوث اعظم دستگیر
از برای جد خود حضرت حسن حضرت حسین	لذّت عرفان چشان یا غوث اعظم دستگیر
از برای فاطمه بنت رسول و آل پاک	بر مراد دل رسان یا غوث اعظم دستگیر
در جهان با غیر حق هرگز نماند احتیاج	آرزو دارم چنان یا غوث اعظم دستگیر
نور ایمان در دلم روشن شود با فضل حق	شاد باشم در جهان یا غوث اعظم دستگیر
از برای مرشد خود بو سعید پاک ذات	نعمت باطن دهان یا غوث اعظم دستگیر
در میان امّت احمد کسی مثل تو نیست	با ولایت عز و شان یا غوث اعظم دستگیر
صد هزاران کس ز فیض عام تو گشته ولی	فیضیاب از خاندان یا غوث اعظم دستگیر
بر درت از اعتقاد صادق آید گر کسی	مطلبش حاصل کنان یا غوث اعظم دستگیر
قاضی حاجات ذاتت حق نموده بالیقین	کامل اندر مرشدان یا غوث اعظم دستگیر
کل ولی اعدد گرفته پای تو بر دوش خویش	تا فزاید قدر شان یا غوث اعظم دستگیر

اشرف مسکین بیامد بر در تو مستمند
ده مراد سائلان یا غوث اعظم دستگیر

مقبول باد صنعت حرفین ::

یا رب صل علی محمد شفیعنا فو قنا الضراری	بالهی اجب دعائی الی منادی باضطراری
رقم کرون آج نعت احمد که سر پہ انکے ہی نور افسر	شفیع امت شہ محمد ہوا ہی ایسا نہ ہوگا دیگر

رحیم امت کے عاصیون پر کریم بندون پہ ہین مغفر — کہ جسکے در پر کھڑے ہین مضطر فقیر دارا گدا سکندر

رؤف خالق نے جس سبب سے ہزار ہا فی کوا برہہ کے — شکست ایک پل مین انکو پس دے کیا ابابیل کو مظفر

رسول اکرم کی قدر عالی جبین خور ہے بھوین ہلالی — ہمارا وہ ہے رسول والی شفیع بر حق سبھونکا سرور

رسوم کفر و ظلام بدعت امور اصنام پر ضلالت — بزور اعجاز کر ہدایت سبھی مٹایا ہے جملہ یکسر

رفیق مسکین و غمزدون کے شفیق ہین شفیعہ و لونکے — شفیع بر حق ہین عاصیون کے پلاوین بھر بھر کے جام کوثر

رقیب شیطان بڑا ہے حائل نبی کے رستے پہ چل اے عاقل — غرور دنیا سے مت ہو غافل نہین تو پچھتاویگا تو اکثر

رسول کا ہے ترا وسیلہ مگر تو انکو پچھان اسیجا — تو ان کا فرمان مان لے اہو دل سے شرع نبی کا چاکر

رہِ شریعت ہے فرض و سنت چلی ہے سیدھی بطرف جنت — نبی کا پیرو ہوا اہل امت کہ پہنچے منزل کو روز محشر

رقم گناہان عمل مین تیرے سبھی ہین در روزنامہ لکھے — ڈرے نہین تو فضیحتی سے کھلیگا آخر کو سارا دفتر

روا روی یہان لگی ہے یارو بھروسا بالکل نہین ہے چار رو — عمل کو توبہ سے اب سدھارو لکھا ہے شرف نے ازما کر

ترجمہ قصیدہ مولانا شاہ عبد الحق رح و را بتدا تمہیدا
قصیدہ حقانی شہودی

ولا ہستی سے اپنے ایک دم بھر ترک دعوا کر — نرکھ تو چشم صورت پر نظر بر عین معنی کر

نظر جب تو نے معنی پر کیا پھر اسکے بعد اے دل — مثل عنقا کے عزلت سے نقاب فقر ما وا کر

سن ہر دم چاک سینے سے نوائے درد دل اپنا — بدین قانون سخنت ساز ترک اہل دنیا کر

سفر عقبی کا ہے در پیش تجکو دار فانی سے — دلا غافل نہ رہ اسباب اور توشہ مہیا کر

سوار ہو نفس کے گھوڑے پہ کر زین ہوش دردم کا — لے ہمراہ زاد و راحل اور قصد راہ عقبی کر

گذر کر نا فنا کے دشت سے منزل بقا پاوے — وجود اپنے کو گم اندر شہود راہ مولی کر

اگر چاہے کہ دیکھے شاہد معنی کے چہرے کو — تو پہلے چشم صورت بین میل عشق اعمی کر

تو شاگردی مین لا اس مکتب جان بیچ لوح دل   بتعلیم و بہیر عشق حرف شوق املا کر
نہ کر آنکھون کو بند ای دل تماشا دیکھ قدرت کا   بہ چشم آرزو سے سیر صنع حق تعالیٰ کر
نہین حاجت ہی خلوت کی تجھے مشغول ہو ملین   ذرا خالی خیال غیر سے تو قلب اپنا کر
چلا آ خلوت اندر انجمن ہی ساحت جان مین   جمال اس دوست کا از چشم دل ہر دم تو دیکھا کر
تو اس راز نہان پر غیر کو واقف نہ کر ہرگز   نہان ظاہر مین رکھ اس بھید کو دل سے بھی اخفا کر
جو نفی ما سوا ہو دل کہان اور جان کیا شی ہی   بضرب کل شیءٍ ھالکٌ ہر چیز افنا کر
رہے باقی اسی کی ذات ہستی قایم و دایم   لہذا حکم سب پر تو ہلاک و نیستی کا کر
عدم کا کھینچ خط پرکار لا سے لوح عالم پر   محیط دایرے سے پھر فنائی جملہ اشیا کر
بنا ہی نقطۂ ذاتی جو اسکا ہرگز ہستی   تو اُس نقطے کو باہر دورے ثابت بہ الّا کر
اگر ظاہر مین ہی باہر مگر باطن مین ہی درمیان   کہ نقطہ دایرۂ سب ایک ہی ایسی تمنّا کر
اگر نقطہ تحرک پاوے ہووے دایرہ ظاہر   مثال اس نقطے کی تو دور جوالے سے دیکھا کر
جو دیکھا نور مطلق کو تو پھر خود کو نہ لا درمیان   ھو الحق کو انا الحق کے عوض ہر آن بولا کر
مسمّیٰ ایک ہی اسما ہزارون بے شمار اسکے   حجاب نور سے ہر اسم پر شاید مسمّیٰ کر
حقیقی اسم سے سمجھو مسمّیٰ عین ہر اسما   عجب مشکل تفاوت از مسمّیٰ تا باسما کر
حساب عقل سے ہی مسئلہ توحید کا مشکل   کمال نفس حاصل کرکے پھر حلّ معمّا کر
کمال نفس اگر چاہے تو رستہ لے شریعت کا   بیان تہذیب سے اخلاق کے بنیاد برپا کر
حقیقت کب شریعت سے ہی باہر اس طریقت مین   اِسے تمثیل کشتی کر اُسے تشبیہ دریا کر
اگر کشتی مین بیٹھے پار اتریگا تو دریا سے   نہ خود کو مثل فرعون غرق بحر کفر اغوا کر
خلاف شرع کچھ مت کہہ سخن تو یاد رکھ اتنا   یہہ ہین اسمائے توقیفی یہان منہہ بند اپنا کر

دہن پر قفل خاموشی لگا پوشیدہ رکھ یہ دُر | کلید شرعی سے تو اس صندوق کو وا کر
اگر چاہے سخن گوئی کو دل تیرا تو بسم اللہ | ثنا بادشاہ یثرب و سلطان بطحی اکر
سریر آرائے ملک آفرینش احمد مرسل | نہیں کوئی ہوا ویسا یقین تو دل سے ایسا کر
نہ ہوگا مثل خاتم صاحب فرمان و تیغ و دین | ازل سے تا ابد اس نام کا منشور طغرا کر
مکان قرب اسکا قاب اور قوسین ہے ادنیٰ | محل قدر میں اسکے مقام قرب او ادنیٰ کر
بہت اعلیٰ و افضل اسکا رتبہ مرسلون سے ہے | کہ قطرہ تا بدریا اور ذرہ تا بہ بیضا کر
حبیب اللہ ہے وہ و دیگر رسل محب اللہ | قیاس کار اسریٰ سے مثال طور موسیٰ کر
چلے ہیں آپ موسیٰ اور اسکو حق لیجاتا ہے | لیجانے اور چلنے کا تفاوت آشکارا کر
اُسے لیجا کے دکھلایا تماشا لامکانی کا | دیا موسیٰ کو حکم لن ترانی فہم اسکا کر
خطاب آن تو لیتم اگر معلوم ہے تجکو | تو اس والی والا قدر کی دل سے تولا کر
اگر خیریت دنیا و عقبیٰ تجھ کو خواہش ہے | تو آ درگاہ میں اسکے جو کچھ چاہے تمنا کر
وفا کار رکھ قدم راہ اطاعت میں محمد کے | تو سرمہ اپنی آنکھوں میں وہ خاک کف پا کر
سر و تن راہ میں اس سرو بالا کے سمجھا اپنا | فدا جان اور تصدق تن بنام شاہ لولا کر
کرے تعریف جتنی پر پورا اسکا حق ہو وے | مگر ایک بیت سے اسکو علی الاجمال ایما کر
حد اسکو کہو مت پاس واری سے شعر بیت کے | سوا اسکے سبھی تعریف اور توصیف رکھا کر
ہوا عاجز قلم تیرا جو نعت احمدی میں اب | تو کچھ تذکار آل اصحاب کا احمد کے انشا کر
غم ہجران میں تیرے دل ہے نالان یا رسول اللہ | نگاہ لطف حق کے واسطے بر حال شیدا کر
اسیر زلف مشکین کی عجب بیتاب حالت ہے | کرم کر لب بستہ خندان سے اب اسکا مداوا کر
اندھیرا ظلم کا اس ظلمت آباد ان میں چھایا ہے | دکھا خورشید رخ اپنا رحم سے ایک تجلّے کر

ہوئی ہے گرمی بازار نداًفان و حائک کی — مدد اپنی شرع کے مفتی و قضاۃ و علما کر
پھرے مرتد شرع سے بے نمازان اور بے دینیان — سزا دے انکو اور تعزیر تر س اہل دنیا کر
حکم کر اپنے صدّیق صداقت پیشہ کو اسدم — مٹا دے سارے جھوٹون کو شرع کا قول سچا کر
حکم فرما عمر عادل کو تا شمشیر نصفت سے — کھپا دے منکرون کو سنّیون کا بول بالا کر
حکم کر حضرت عثمان کو تا ایک ضرب خنجر سے — فنا کر باغیون کو اعتقادِ خاص پیدا کر
حکم کر حیدر صفدر کو تیغ ذوالفقاری لے — کہ ایک ضرب ید اللہ سے جدا سر ہائے اعدا کر
حکم کر حمزہ و عبّاس کو تا دین کے یاور رہون — مٹا دین تہمت و بہتان مدد درکار تقویٰ کر
جہالت کو مٹا دین اور شریعت کی کرین قوّت — مفوّض تابہی اپنی بروح اللہ عیسیٰ کر
مراد دین و دنیا کی ملین تجکو بفضل حق — دعا مقبول بجناب عاجزی کا ہاتھ اونچا کر

بڑا ہے نفس دشمن اسکو کر مغلوب اے اشرف
وسیلہ کر شہ جیلان توجہ سوے مولیٰ کر

اللّٰهمّ صلّ وسلّم وبارك عليه

قصیدہ منقبت خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ

ہے زبان منہہ مین ہمارے شکر کرنے سر بسر — ذکر محبوب خدا کا اب کرین شام و سحر
نام عبد اللہ ہے القاب جنکا ہے عتیق — افضل انسان نبی کے بعد بیچ تھے بوبکر
ہے لقب صدیق اکبر یار غار مصطفےٰ — پہلے سب سے لائے ایمان احمد مختار پر
دو برس اور تین مہینے بعد ختم المرسلین — کر خلافت دین کو قوت دے کے عالی قدر
بیست و سیوم تھی جمادی الاخری کر گئے وفات — دفن پائے روضۂ اطہر مین وہ والا گہر
عمر تر سٹھہ سال کی مسکین طبیعت اور حلیم — صاحب فقر و ریاضت تھے تحمل مین بشر

شان مین اُنکے عیان ہے آیت فی الغار دیکھ
اقتدا کی ہے نبی نے اُنکے پیچھے در فجر

تھے رسول اللہ کے اوّل خلیفہ یاد رکھ
ہین حدیثین مدح مین اُنکے بہت سی مشتہر

ہے حدیث افضلیّت اور ہے اکثر کتاب
تھے پدر وہ عایشہ کے اور نبی کے تھے خسر

زندگی مین وہی رفاقت غار مین بھی ساتھ تھے
بعد مرنے کے بھی ایک حجرے مین سوئے باوقر

از طفیل حضرت صدیق رحمت کر خدا
اشرف مسکین پہ اے شافی تو اپنا فضل کر

قصیده در مناقب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان کا بولون منقبت ایک یادگار
جسکے سننے سے رہے ایمان مومن برقرار

کنیت تھی بو عمر القاب ذوالنورین تھا
اُمّ کلثوم اور رقیہ بنت شاہِ کامگار

دونون منکوحہ نبی تھین حضرت عثمان کی
صاحب نورین کہتے اس لیئے تھے آشکار

تھے خلیفہ سیوم شوری سے پائے تھے شرف
سال بارا تک خلافت کی انھون نے باوقار

چودھوین ذوالحجہ کو پائے شہادت تیغ سے
سال تھے پینتیس ۳۵ ہجری روز جمعہ یاد دار

عمر تھی ہشتاد و سہ سالہ روایت ہے صحیح
ہے بقیعہ مین اُنھون کا مدفن رحمت نگار

جامع القرآن تھے اور کاتب وحی رسول
باحیا تھے عالم کامل غنی اور مال دار

مال سب اپنا فدا کرتے بحکم مصطفی
آیت انّا فتحنا دیکھ وصف نامدار

ہے حدیث خاص حضرت کی شفاعت سے تیرے
مغفرت ہون عاصیان اُمّتی ستّر ہزار

ہین بہ دامادِ رسول اللہ مظلوم و شہید
خون انکا آیت یکفی سے پایا خوش بہار

از طفیل حضرت عثمان کرم کر اے کریم
اشرف خستہ کو ہے تیری شفا کا انتظار

یا ربّ صلّو علی محمّد شفیعنا وقنا العذاری
بر المجیب دعائی الی مُنادی باضطراری

قصیده

ہی آج مولود شاہ محشر سر ہدایت مہ منور
وز نبوت زبحر او حیٰ مہ رسالت زبرج بشریٰ
خدا نے اوّل بجملہ خلقت بنایا نور نبی ز قدرت
سپہر آرای آفرینش رواج پیرای اہل بینش
رسول مقبول شاہ دینی خدا کے محبوب ہین یقینی
کسے ہی طاقت کہ نعت بولے زبان انھون کی صفت مین کھولے
نہو سکے انکی نعت کامل یہی ہی نعت نبی کا حاصل
خوشی سے مجلس مین جمع ہی آیا طفیل احمد ثواب پایا
وسیلا اپنا ہی وہ پیمبر حبیب خالق سبھون کا سرور
صلوۃ تم پر سلام تم پر ہمیشہ ہر دم ہر آن اکثر
پیام اشرف کا ای صبا تو جناب احمد مین لیجا تو

شفیق امت رفیق مضطر سبھون سے اعلی سبھون سے برتر
خور ہدایت ز نور یوحیٰ مدار عالم شہ پیمبر
اسی سے پیدا ہوئے ہین جنت زمین زمان سب ملک فلک پر
ہی عقل اوّل مدار دانش حبیب حق ہی شفیع محشر
ہوا نہ کوئی انھون کا ثانی سبھون سے افضل سبھون سے بہتر
تو ول سے امت مین انکے ہولے چلا جا سیدھا بحوض کوثر
ہو ول سے مولود مین تو شامل ملیگی تجھکو جزا مقرر
درود پڑھنے کو لب ہلایا دماغ ایمان ہوا معطر
چلا جو شرع محمدی پر نجات پاویگا روز آخر
خدا کے حبیب و بروح اطہر بآل و اصحاب جملہ یکسر
کہ کن نگاہ بسوئے ما تو زلطف برحال خستہ تیگر

قصیده

ای رسل تم ہو محبوب خدا شاہ مشہور — صلوات وسلام ہو کہ ہم سب کا یقین منظور
اس روز قیامت کو رحمت سے صلہ بخشے — انعام شفاعت سے عاصی کو کرے مغفور
حسنات عبادت مین کچھ ہو نہین سکتا ہی — تقدیر کے آگے ہی انسان بہت مجبور
توفیق ملے حق سے اور بخت کی ہو یاری — اقبال کرے نصرت ہر کام مین ہو ماجور
تاریک شب ہجران اس چہرے سے ہو روشن — دل ساحت سینے مین رحمت سے بنی پرنور
دشمن کو بھی رحمت سے ہرگز نہ کیا محروم — انکے ورد دولت کا اب تک ہی یہی دستور
مایوس نہ ہو ای دل درگاہ کریمی سے — مختار خدائی شک کردیگا تجھے مسرور

ہر روز پکار کر اس شافع امت کو　　وا رہین کے مطلب سے ہو تجکو خوشی موفور
وہ فیض ازل دل مین موجود ہمیشہ ہے　　تو بھول کے اب خود کو کیون اس سے پڑا ہے دور
ایمان کے طریقے سے لے راہ شریعت کی　　منزل پہ پہنچنے کو آمر سے ہوا ماسور
نالاش جسے کرنا نزدیک ہے وہ اشرف　　ہم خانہ دل دلبر غفلت سے تو ہے مہجور

قصیدہ

یارب بهم وبالهمو　　عجل بالنصر وبالفتح

صلوٰت و سلام ہو احمد پر　　دن رات ہمیشہ ہو اکثر
کس طور ہمارا جینا ہے　　غفلت سے ہوا ہے خاک بسر
آیا ہے کہان سے اے عاقل　　معلوم ہے پھر جاویگا کدھر
خالی ہاتھ اور کیسہ تہی　　ہے بوجھ گناہون کا سر پر
کب تک تو رہیگا مستی مین　　کھول آنکھ ذرا کر دور نظر
سب شاہ و گدا اور خورد و بزرگ　　اس روی زمین پر گئے ہین گذر
ہر روز عمر سے دن کم ہو　　ہے گور کی منزل نزدیک تر
آرام سے سووے قبر مین وہ　　تیار کرے جو توشہ اگر
توشہ جو نہین ہے ساتھ تیرے　　بے فکر ہے کیا تو بے ڈر
پھر کون تیرا ہو وہان والی　　اور کون تیرا ہووے رہبر
بازار جہان مین آیا ہے　　سودے کے لئے ہر ایک بشر
بوجھا ہے بڑا اور زاد اقل　　فرصت ہے کم اور طول سفر
جب موت کریگی آنکھین بند　　تب سوجھ پڑیگا خیر و شر

پچھتانے سے پھر کیا حاصل — تدبیر اُسی کی اب کچھ کر
ہر صبح پکارے موت تجھے — اُٹھ نیند سے ہشیار ہو دلبر
مرشد کی طلب مین جلد پہنچ — جیلانی کے دروازے پر
وہ پیر طریقت ہے میرا — دو جگ مین مدد ہے وہ سرور
شیئاً للہ گر سو دے عطا — پھر موت کا اسکو کیا ہے خطر
اشرف کا کہا گر تو مانے — لے نام محمد شام و سحر

حرف الزا قصیدہ

منتظر کب سے کھڑا سرو خرامان ہنوز — کسکا مشتاق ہے یہہ نرگس حیران ہنوز
چمن دہر مین اس زلف کے مشکین بو سے — خاک حسرت مین پڑے سنبل و ریحان ہنوز
کس قدر جوش مین دریائے دل شایق ہے — دیدہ گریان ہے عجب بر سر طوفان ہنوز
پر کرون دامن دُر مقدم جانان پہ نثار — در فشانی مین ہے بحر در غلطان ہنوز
چمن دہر مین کس گل کا ہوا صبح گذر — کہ مہکتا ہے ہر اک برگ گلستان ہنوز
جان فدا یار پہ کر عاشق محزون نے کہا — دل کا اسکے نہین نکلا مگر ارمان ہنوز
سوزن عقل نے دیکھا نہین میرا سینا — خندہ زن شوق سے ہے چاک گریبان ہنوز
چین کیون کر ہو میرے دل کو ز صبح امید — پیچ اور تاب مین ہے زلف پریشان ہنوز
اس طبیب دل و جان کا تو بنا ہے مدّاح — کیون نہ بھیجا ہے تجھے درد کا درمان ہنوز
ہو اجابت یہہ دعا بھیج شفای شافی — باب توبہ ہے کھلا در رہ غفران ہنوز
جلد بھیجو و شفا اشرف خستہ کو رسول — انتظاری مین ہے یا دیدہ گریان ہنوز

مقبول باد

باد برعارض جان پرور احمد صلوات
برو و گیسوی فرح بخش محمدؐ صلوات

قصیدہ

یا محمد یہہ تمہارا ہے ثنا خوان شب و روز
یاد مین آپ کے دل صورت حیران شب و روز

کبھی کہتا ہے محمدؐ کبھی کہتا ہے رسول
حال دیوانہ بنا بے سر و سامان شب و روز

اہ ہے ابر و فغان رعد و طپش ہے بجلی
جھڑ لگا تے ہین بہت دیدہ باران شب و روز

کیا سبب ہے جو نہ آیا ہے جواب قاصد
انتظاری مین ہے دل سیر بیابان شب و روز

کچھ اثر ہے کہ نہین دیدہ گریان مین میرے
شعلہ زن جان ہے اور سینہ بریان شب و روز

کچھ نہین باقی ہے طاقت تیرے مہجور مین اب
دم شماری مین ہے یہہ جان کا مہمان شب و روز

فرحت وصل سفید اور غم ہجران ہے سیاہ
خوف و امید مین ہے حضرت انسان شب و روز

باغ اسلام مین جسکے گل ایمان پہولا
مدح مین اسکے ہے دل مرغ غزلخوان شب و روز

لقلقہ نام خدا کا جو کرے پھل پاوے
رب و فتاح و احد خالق و سبحان شب و روز

جسم و جان کو ملے صحت ہے یقین جلدی سے
کہ گنا ہون سے میرا دل ہے پشیمان شب و روز

ہے نجات اسکو ملی دونون جہان مین غم سے
جسکا غمخوار ہو خود شاہ رسولان شب و روز

کام بخشا ہے تجھے مدح نبی لکھنے کا
شکر حق کا ہے علی صد منت و احسان شب و روز

مدح محبوب خدا کی ہے بلا شک مقبول
ہے سمیع اور بصیر حضرت رحمان شب و روز

آرزو ہے یہہ و عا جلد میری ہووے قبول
راحت جسم ملے روشنی جان شب و روز

گر نگاہ لطف سے اشرف پہ حکیم غفار
مبتلا درد کا ہے زار و پریشان شب و روز

مقبول باد صنعت حرفین فارسی

زروی شاہد معنی صبا بکشود زلف ناز
معطر شد جہان از نکہت آن مرسل ممتاز

زیارت گاه پاکان در ازل محراب ابرویش
خیال روی او با صبح امید ابد انباز

زبردستان عالم زیردست او شده از دل
نماید ظلمت کفر از شعاع نام او پرواز

زر خالص شود مس وجود از لمعهٔ فیضش
که اکسیرست خاک راه او بهر ملمع ساز

زدوده زنگ غفلت از دل آیینهٔ عالم
که نامش صیقل زنگار با صافی دلان همراز

زنم گر نعرهٔ از شوق دل اندر هوای او
کنم زنده بعالم بار دیگر عیسوی اعجاز

زمان را باعث امن و زمین را موجب رحمت
فلک را علت اولی ملک را مونس و دمساز

زند خاک در او طعنه بر تاج سر خسرو
نماید صعوهٔ بامش تفاخر بر سر شهباز

زده پای توکل بر سر گنجینهٔ عالم
که زر در چشم استغنای او چون خاک بد بی ساز

زمین را رتبهٔ عالی ز پابوسیش حاصل شد
برآورده زر و جوهر گل خوشبو ز استهزاز

زر اندوده کلوخی را مخر با طبلهٔ گوهر
که افتد بخیه از کارت روی آخر پشیمان باز

ز راه فدویت آمی و نیاز آور بدین درگه
که گردن خم کنند آخر سهی سروان مست ناز

زر و برگ لعلش گل مرصع شاخ و بخشش گل
بیار آور بعرفان جوان هستی اگر جانباز

زجان در عاشقان احمدی هستی اگر صادق
باشک خود وضو کن سر بسجده پیش او انداز

زدی اشرف در دل بعد سنجیهای بد نفسی
شنیدی عاقبت از رحمت عالم بیا آواز

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

قصیدہ

شاہ مرسل کو دیا حق نے مکان اعجاز
دست ہے معجزہ آرا و زبان اعجاز

برزخ جامع کونین کتاب فرقان
جامع واجب و امکان ہے نشان اعجاز

تھا ید احد کا درجہ وہ ید احمد کا
نہر انگشت سے نکلی ہے بیان اعجاز

گل رحمت ہی حدیث نبوی سر پر رکھو　　پھول جھڑتے ہین عجب غنچہ دہان اعجاز
جو ہی موزون سخن نام ہوا سحر حلال　　نسخۂ شافی عصیان ہی لسان اعجاز
شعراد فی ہی سخن نظم در دندان کا　　نثر ہی وہ لب لعلین ہمہ وان اعجاز
پارہ پارہ ہو قمر اسکے اشارے سے فقط　　کیا یہہ سایہ ہی یا نوک سنان اعجاز
جسم واحد ہی دو عالم سبھی اجرام و نفوس　　پر تو قطرۂ محبوب ہی جان اعجاز
اس جہان پر تو کبھی سایۂ اقدس نہ پڑا　　عالم روح و روان اسکا جہان اعجاز
عقل اول کو دیا درس بلوح محفوظ　　آخری دور مین ہی اسکا زمان اعجاز
ہست مداح ترا اشرف بصف محتاجان　　کمترین بندۂ این شاہ شہان اعجاز

جواب

مَرحَبا یا نُورَ عَینی مَرحَبا　　مَرحَبا جَدَّ الحُسَین مَرحَبا
یا رَسُولَ اللہ یا خَیرَ الاَنام　　عِندَ رَبّی کُن شَفیعی فِی القِیام

صنعت حرفین حرف سین

سرور عالم کی کر نعت و سپاس　　جسنے ہی تجکو بنایا حق شناس
سبکو راہِ کفر سے اسنے بچا　　رہنمائی کرکے لایا حق کے پاس
سر نہ پھیرا رہبری سے ایک ذرا　　کافرون نے دی اذیت بے قیاس
ساری عمر اپنی گذاری فکر مین　　خیر خواہی سب کی کرتے باسپاس
سب نبیون نے اٹھایا گرچہ رنج　　آپ نے سب سے زیادہ جور ناس
سنگ کھائے کافرون کے ہاتھ سے　　کی دعائے خیر رکھہ بخشش کی آس
سیکڑون کافر نے ایذا دی مگر　　بد دعا ہرگز نہ کرتے ہو اداس

سیکھتے اُنسے فرشتے جبر کو	کھینچ کر ایذا کرین شکر و سپاس
ساتون اقلیم انکی تھین زیر نگین	سب کرین ایمان انسے اقتباس
سخت باتون سے نہوتے تھے ملول	تھے تحمل مین بڑے محکم اساس
سر بر ایسے ہین نبی اشرف تیرے	خوف محشر کا نہ لا دل مین ہراس

حرف الشین صنعت حرفین

شام سے صبح تلک دل نے کیا ایسا خروش	کہ بجز یاد نبی اور نہ تھا کچھ مجھے ہوش
شمس کے صفحۂ زرین سے پڑھا سورۂ نور	اور بشارت کا سنایا ہے مجھے مژدہ سروش
شب گئی صبح ہوئی خواب سے اٹھ اے نادان	کب تلک مثل بہایم تو رہیگا خاموش
شوق ہے ہے نبی کا میرے دل کو بیحد	شاہ جانان عطا پاش ہے اور عذر نیوش
شاہ مرسل کہ وہ ہے نور خدا عالم آرا	جسکے پرتو سے ہوا ابر مین سورج روپوش
شمسہ گر نور کا اس شہ کے جو ارقام کرے	مہر افلاک سے ہو طبع تیری دوش بدوش
شمع خندان ہوئی اب گریہ کنان محفل مین	کی سخن عشق کا پروانے سے اُسنے در گوش
شایق روی نبی دل ہے نہایت میرا	فکر و اندوہ سے رہتا ہے ہمیشہ ہمدوش
شیشۂ دل ہے محبت کی نشہ سے لبریز	ہر گھڑی شوق سے آتا ہے اسے جوش پہ جوش
شاد ہوا یہ دل مشتاق ہوا غم سب دور	جام فرحت سے ہو مولود نبی کے مدہوش
شافع روز قیامت کا وسیلہ تجھکو	بس ہے اشرف غم عصیان سے نکر اتنا خروش

حرف الصّاد صنعت حرفین

صاحب لولاک ہے اللہ کا سردار خاص	سیّد مرسل رسولون کا ہوا سالار خاص
صحبتی انکے سبھی ہین پیشوا اصحاب دین	جنکے باعث ہے مسلمانی مین استقرار خاص

صلح کل کرنا ہے مشکل جو کرے سو مرد ہے
ارنی میں عام کے وہ دیکھتا دیدار خاص

صحت عقل و بدن سے جب فراغت پائے دل
مغز روشن ہووے تب اور چشم ہو بینا خاص

صحبت عطار میں جو خوشبو معطر ہو دماغ
مجلس اقدس کے لایق ہووے از عطار خاص

صوفیوں کو مژدہ ہووے دل فروشی سے میرے
رہن و دکان رضا ہے جبہ و دستار خاص

صاحبان وجد سے خلوت کدے کا بھید پوچھ
کیا خبر بتلاوے جو ہے سالک و ہشیار خاص

صف بصف ہووین کھڑے محشر مین سارے نیک و بد
عام کی گنتی مین ہون بد عارف و بیدار خاص

صاف دل سے بندۂ عاصی بعجز و انکسار
جسکی بخشایش کو ہووے جلوۂ غفار خاص

صرف کراس جنس عصیان کا ہوا سودا عجیب
یہ شفاعت نقد امرزش کا ہے بازار خاص

صدق سے دل شاہ جیلان پر فدا ہے اس لیئے
تجھکو ای اشرف ملا ہے منصب اشعار خاص

صنعت صرفین قصیدہ

صحبت سے غم کے اب دل نالان ہوا خلاص
غم کے قفس سے مرغ غزل خوان ہوا خلاص

صبر و رضا ای حق سے نظر پر قدم رکھے
قید ہوا سے حضرت انسان ہوا خلاص

صید نگاہ یار ہو پابند خال و زلف
دانا گر آہی دانے پہ نادان ہوا خلاص

صیاد دام زلف مسلسل کو چھوڑ دیکھ
خندان ہوا خلاص نہ گریان ہوا خلاص

صد شکر ہے کہ خلعت آزادگی ملی
دست جنون سے چاک گریبان ہوا خلاص

صدر چمن مین بیٹھ کے باندھا ہو کاکلین
نخوت کی بو سے سنبل و ریحان ہوا خلاص

صادر ہوا ہے حکم شفیع و مطاع کا
نار سقر سے صاحب ایمان ... ہوا خلاص

صور قیامت آہ جگر خستگان کی ہے
جس سے زمین و گنبد دوران ہوا خلاص

صورت ہے نور سیرت خلق عظیم ہے
واجب ز اعتنائی امکان ہوا خلاص

صد ہون سے قید عنصر و اجسام کے یہان
کافر نہین چھٹتا نہ مسلمان ہوا خلاص

صد شکر ہی کہ فکر تلاش معاش سے
اشرف طفیل شاہ شہیدان ہوا خلاص

حرف الضاد قصیدہ

حق نے کی اپنی محبت در دل دیندار فرض
جان و دل سے اب ادا کرتا ہوا ہر بار فرض

ہے زیادہ ایک نقطہ فرض مین ظاہر مگر
عاقل و بالغ کے اوپر جسکا ہے اقرار فرض

بعد اسکے ہے محبت مصطفے کی فرض عین
دل سے ہے تصدیق کرنا حسب استقرار فرض

قبلہ کونین ہے نور محمد در ازل
اقتدا کرنا فرشتون کو ہوا ناچار فرض

عاشقون پر نفس کی واجب ہے قربانی کرین
فدیہ رب البیت کا ہدیہ قران اضمار فرض

کلمۂ طیب کے ہون سالون فرض اسدم روا
رہ پر احمد کے ادا ہو توبہ استغفار فرض

ہے حریم دل کے طائف پر بذوق یک نگاہ
سجدۂ محراب ابروون مین سوسوبار فرض

اس خماری چشم کے شایق کو اپنی آنکھ پر
ہے گل نرگس کو رکھنا اے دل بیمار فرض

لفظ حق کہنا زبان سے سخت آسان گر نہین
تھا مگر منصور کو چڑھنا بنوک دار فرض

ہے ازل صحن سراچہ ہے ابد پایئن باغ
اس مکان کے اور مکین کے وصف مین گفتار فرض

واجب ہے اشرف تجھے خاموش رہنا اس جگہہ
شرع مین ہے سنت احمد کا استظہار فرض

قصیدہ صنعت حرفین

ضرور نیست کہ حال دلم نمایم عرض
بدرگہ شہ والا قدم نمایم عرض

ضمیر خاطر او رونمای حال من ست
چسان بصاحب بیت الحرم نمایم عرض

ضمان رزق و اجل والی قضاء و قدر
توئی متمم لوح و قلم نسایم عرض

ضرر ز کلفت ہر دو جہان نہ گرد وبانہ
توئی شفیع لعرب و عجم نمایم عرض

ضجیع تست عتیق و عمر بصحبت شان
رسان بدولت پابوسیم نمایم عرض

ضیوف خلد بعثمان و حیدرم بخشی
ز احتیاج ببرّا شوم نمایم عرض

ضریر باطن و ظاہر بصیر گشته ز تو
بروت دیده منوّر کنم نمایم عرض

ضلالت ست بدنیا ہدایتی بفرس
ز راه راست بر ضوان رسم نمایم عرض

ضمانت ست دو عالم ترا مرادم بخش
بفیض خرم و شادان زیم نمایم عرض

ضعیف اشرف مسکین فتاده بر در تو
امید آنکه نمائی کرم نمایم عرض

حرف الطّا

ذاتِ خدا ہے باطن و اظہار پر محیط
ہے نور اسکا گنبد دوّار پر محیط

اقرار ہے زبان سے تصدیق دل سے کر
دانائے راز عالم اسرار پر محیط

ایمان غیب پر ہے ہمارا حضور دل
حاضر ہے جان غائب و ستار پر محیط

دل مثل بیضہ مرغ منور نہان درون
پرواز کر ہو مطلع انوار پر محیط

تو خود حجاب میں ہے تیرا یار بے نقاب
قدرت سے اپنے یار و اغیار پر محیط

بر بار ہے کلام زبان خود سمیع ہو
حق ہے کلیم جان کے گفتار پر محیط

خالق ہے خیر و شر کا حقیقت میں خوب جان
تقدیر سے ہے فاعل مختار پر محیط

خود منتقم ہے فعل بدی سے تو خوف کر
غالب خدا ہے ظالم و جبّار پر محیط

ناراض فعل بد سے ہے راضی بفعل نیک
مخلوق کے عمل پہ ہے اخبار پر محیط

احمد نبی کو شاہد اعمال کر دیا
امت کے ہو شفاعت کردار پر محیط

اشرف پچھان ظاہر و باطن کی شان کو
دونوں جہان کے مرکز و پرکار پر محیط

صنعت حرفین

طور فلک کو شاہِ رسولان کا احتیاط
وادی عرش پر قدم جبان کا احتیاط

طا نے دو جہان سے خالی کیا قدم
خلع نعال قدس بیابان کا احتیاط

طومار چھوڑ نقد امانت کو اب سنبھال
کوچے مین دل کے سارق شیطان کا احتیاط

طیب ہو جان فدیہ دل پھر حلال ہے
کعبہ مین حج کا عید کا قربان کا احتیاط

طہر زبان و دل جو نصیبون سے یہان ملے
اقرار صدق صاحب ایمان کا احتیاط

طاہر بنا خبیس بدن خاک و آب کا
ہے پر ضرور جنت و رضوان کا احتیاط

طوفان جوش چشم کا اتنا بلند ہوا
جبرئیل کو حوادث دوران کا احتیاط

طوبی کی شاخ و برگ پر گنجشک ہین ملک
انکو بھی آشیان کے سامان کا احتیاط

طیران مین آوے گر ترا شہباز شوق سے
عرش برین پر اسکو ہے جولان کا احتیاط

طور ہوا د گرا ہے دیوانے کو تیرے آج
آتش کا ہے نہ خاک نہ باران کا احتیاط

طوبی کا سایہ حشر مین اشرف کو ہے ملا
اسکو ہمیشہ ہے شہ جیلان کا احتیاط

قصیدہ حرف الظاء

دنیا مین جسکو شرع پیمبر کا ہے لحاظ
اسکو عذاب نار کا محشر کا ہے لحاظ

تن کی طہارت ہووے وضو غسل سے تمام
حق کے حضور خاطر اطہر کا ہے لحاظ

دل پاک کر حسد سے زبان غیبتون سے دھو
اس بات مین کلام مطہرؔ کا ہے لحاظ

کلمہ فقط زبان کا مقبول ہووے کب
تصدیق دل ضرور ہے اکثر کا ہے لحاظ

ایمان اگر ہے صاحب تقلید سے تیرا
تحقیق کر حدیث مخبرؔ کا ہے لحاظ

سینہ ہے گور اُس دل مردہ کے واسطے
منکر نکیر فعل مقدر کا ہے لحاظ

عاشق کا پل صراط پر ہر دم قدم ہے جان
غم ہے الم ہے زلف معنبر کا ہے لحاظ

بدبو سے حرص میں تو پریشان نہ کر دماغ
دل کا ہے خوف روح معطر کا ہے لحاظ

حق دیکھتا ہے غیب سمجھتا ہے دل کا حال
مت کر گناہ خالق اکبر کا ہے لحاظ

توڑے ہے قول دوست کا دشمن کی بات پر
تجکو ذرا نہ پاؤں کا نا سر کا ہے لحاظ

اشرف خلاف شرع نہ کہتا ہے ایک لفظ
اسکو ہمیشہ ساقی کوثر کا ہے لحاظ

قصیدہ حرف العین

شکر خدا کہ افضل و بہتر ملا شفیع
محشر میں عاصیون کا محمدؐ ہوا شفیع

صوم و صلوٰۃ و دین ہے روز جزا شفیع
قرآن درود کلمہ و ایمان بنا شفیع

عابد کو ہے عبادت و عالم کو اتقا
ہم عاصیون کا کون ہے جز مصطفےٰ شفیع

رمضان ہے روزہ دار کو حافظ کو ہے قرآن
صدّیق صادقون کا ہوا پیشوا.... شفیع

ہے اہل عدل کا عمر مقتدا شفیع
عثمان اہل فضل کا ہے باحیا شفیع

ہے اہل فقر و اہل ریاضت کا پیشوا
محشر مین غازیون کا علی مرتضیٰ شفیع

ہے اہل شکر کا حسن مجتبیٰ شفیع
مظلوم صابرون کا شہ کربلا شفیع

خاتون جنت حضرت زہرا ہین مہربان
پاکیزہ بی بیون کے بروز جزا شفیع

سب اولیا مریدون کو اپنے شفیع ہین
ہین دستگیر سبکے شہ و مقتدا شفیع

ستر ہزار عالم و شہدا و لی وہان
ہووینگے عاصیون کے سبھی رہنما شفیع

علمای امتی کا وسیلہ براہ شرع
اہل طریق کے ہین سبھی اولیا شفیع

ہر شخص کو وسیلہ ہے ہر شخص کا عیان
مجکو نہین ہے آج کوئی تم سوا شفیع

کبریٰ شفاعت آپ کی ہے دو جہان مین
اوّل سبھون کے آپ ہین پیش خدا شفیع

پونچی ہے جسکے ہاتھ مین باراز حشر کی
اسکو بھی ہو ضرور کرے التجا شفیع

اشرف صفت حدیث نبی کی تو لکھ مدام — تجکو ہین دو جہان مین شہ اپنا شفیع

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

قصیدہ صنعت حرفین

علم سے درجہ ملا آدم کو اب ایسا رفیع — سب فرشتون سے بھی رتبہ اپنے ہی پایا رفیع

علم الانسان قرآن مین خدا کا ہی کلام — سب خلایق مین سند ہی اشرف و اعلیٰ رفیع

عرش کا ہی رتبہ جس طرح سب افلاک پر — اس دیوانے دل نے بھی اس طرح پایا جا رفیع

عالمون کی شان مین علما ہی امت ہی حدیث — حکمتِ نظری و عملی سے سر حکما رفیع

عارفون کو معرفت کے جوہر نایاب سے — تخت رفعت کا ہوا ہی منصب پایا رفیع

عین حق ہی جوہر عالم ہیولا کیون ہوا — جز و صورت عرض ہی کر دل سے استغنا رفیع

عاشقون پر اس لئے ہی فرض قربانی جان — تا حیات روح قدسی کا ملے ورجا رفیع

عشق کی نسبت بندھی ہی عاشق و معشوق مین — دیکھ حب اللہ کا یہہ گنبذ مینا رفیع

عرق آیا ہی محبت کا حیا سے نور کو — جوش دل سے ہی حباب آسمان اتنا رفیع

عشق کی گل ریز سے اخگر ستارون کے جھڑے — دست صنّاع ازل کا سب پہ ہی بالا رفیع

عطر ہی عرق جبین اور گرد رہ جسکا عبیر — تیرا ہی ممدوح اشرف سب کا مولانا رفیع

قصیدہ حرف الغین

عالم مین دن کو شمس کا ہی خوشنما چراغ — اور شب کو ماہتاب کا روشن ہوا چراغ

تارے بنے ہین سارے چراغان بام عرش — پروین سماک و نعش و ثریا بنا چراغ

ایوان دل مین جو کہ ہی قندیل عرش کا — ایمان کے نور سے ہی عجب پر ضیا چراغ

دنیا کے گھر مین سارے امیر و فقیر کو — فرزند نیک سیرت و کارِ دُنکا چراغ

بام دماغ کی تو بلندی پہ سیر ہے ‏— آئینہ خیال ہے عقل رسا چراغ

آباد گھر ہے دین کا دولت سے علم کے ‏— ہے روشنی عبادت و نور الضحیٰ چراغ

انسان کی آنکھ میں ہے زجاجی طلسم غیب ‏— نور بصر ہے چشم کا بدر الدجیٰ چراغ

حجرے میں دل کے روشنی شمع معرفت ‏— حبّ رسول نور ہے حبّ خدا چراغ

ہے قبر کے اندھیرے میں شمع جمال دوست ‏— ہے پیروی نبی کی بصدق و صفا چراغ

بازار مصطفیٰ میں خریدار ہے خدا ‏— دونوں جہان دوکان ہے عشق ہدیٰ چراغ

روشن ہوا ہے فضل خدا سے بڑے نصیب ‏— سینے میں تیرے حبّ شہ انبیا چراغ

عاشق کی آنکھ میں ہے اندھیرا سبھی جہان ‏— گر ہو نہ شمع چہرۂ محبوب کا چراغ

تاریک پل صراط ہے لے ساتھ کر گذر ‏— عشق محمدی کا وہاں رہنما چراغ

زیر زمین بھی ہو شب دیجور روز عید ‏— ایمان اگر ہے ساتھ بچشم حیا چراغ

اشرف نہ کر تو فکر اندھیرے کی قبر کے ‏— نعت محمدی سے تجھے اب ملا چراغ

اللّٰهم صلّ وسلّم وبارك عليه

قصیدہ صنعت حروف بے نقطہ

غلامی کا جبین پر ماہ کے دیکھو عیاں ہے داغ ‏— محمد کی حضوری سے نشان ہے نشاں ہے داغ

غرور نفس کو کر ترک خاک راہ احمد ہو ‏— نقاب سیم ہے سو نہیں پریشاں بے نشاں ہے داغ

غم دوری کا ایک نقطہ فقط ہے صفحۂ دل پر ‏— بہار باغ ہستی ہے گلستاں بوستاں ہے داغ

غذا ابتلائی خون دل مسیحا نے دیوانے کو ‏— نہ کھایا خام طمع سے دوائی نوش جاں ہے داغ

غضب سے دل جلا شیطان کا آدم پہ کیا رحمت ‏— اسی حسرت سے خاکی کے لیا کون و مکاں ہے داغ

غنیمت جان لے دو دن کی اپنی زندگانی کو ‏— لگائی سوت نے آخر بروئی جسم و جاں ہے داغ

غبار ہستی موہوم سینے سے صفا کر دیکھ — یقین کی آرسی پر اب لگا شبہ و گمان ہی داغ

غم دنیا و دین مین کیون الجھتا ہی پکڑ ہمت — چراغ ایمان کا روشن ہنور عرشیان ہی داغ

غزا کر نفس کا فریبے بچا سر حدِ ملک دین — کہ جبن اس راہ مین بچ ہی برائی نفس و جان ہی داغ

غسالے کو طہارت مین نہین حکم مطہر ہی — کہ رفع حدث کا اسپر صد و شایان آن ہی داغ

غنایم سب ابد کے ہاتھ لگ جاوین تیرے اشرف — اگر دل پر محبت کا نبی کے جان فشان ہی داغ

حرف الفا صنعت حرفین

فائدہ رحمت کا پاوے جو ہی خواہان معاف — عاصیون کو ہی ملا توبہ سے فرمان معاف

فوج اشکون کی چلو آہ و فغان طبل و علم — اس طرح عاصی جو آوے پیش سلطان معاف

فدویت ہور و بکا ری عذر خواہی عرض حال — صبر و تسلیم و رضا نذرانہ شایان معاف

فخر عالم کے وسیلے سے ملے انعام فضل — ہون نقیبان ملک تسبیح گویان معاف

فرد پر عصیان کے ہو خط شفاعت بصر نمود — مغفرت جاگیر و بخشایش ہو سامان معاف

فدویان درگہ احمد کا ہی رتبہ بلند — سایہ طوبیٰ ہی سر پر انکے دامان "معاف

فضل حق کا تاج سر پر خلعت غفران بدوش — رونق دربار محشر جلوہ شان معاف

فعل کا مختار تو ہی بخشش و شمن کی خطا — تا تجھے بخشے خدا کر عہد و پیمان معاف

فرق ہی عفو گنہ مین اور سزا دینے مین کیا — عین غصے مین سمجھ دل سے ہو قربان معاف

فیصلہ ہو تیرے منہ سے تیری فریادی کا آج — دے عوض اپنے خطا کارون کو فرمان معاف

فوز رحمت اب یقین اشرف تجھے حق سے ملا — تو ہوا ہی آج دل سے اپنے جویان معاف

قصیدہ

یہہ مبارک ماہ آیا خوب مولود الشریف — مغفرت کا مژدہ لایا خوب مولود الشریف

سب مسلمانون کے دل پر ہی خوشی اور خرمی | رحمتِ عالم کو بھایا خوب مولود الشریف
نور سے ہر شب درخشندہ ہوئی مانند عید | مسجدین روشن بنایا خوب مولود الشریف
سب مرادین دل کی بر آوین طفیل مصطفےٰ | جس نے دل سے آج پایا خوب مولود الشریف
عطر و عنبر عود و خوشبو مجلسون مین ہی تمام | دل مین خوشبوئی بسایا خوب مولود الشریف
ہر مسلمان حبّ احمد کے لئے کرتا نیاز | صحت و برکت دلایا خوب مولود الشریف
مسجدون مین ذکر احمد خاص سننے کے لئے | مومنون کو لا بٹھایا خوب مولود الشریف
محفلون مین صرف ہوتا ہی تبرک رات دن | نعمت الوان کھلایا خوب مولود الشریف
مدعا شیرین شکرپارے ہین کھا جا ذوق سے | حرف مطلب کا سنایا خوب مولود الشریف
معجزہ اذکار مدح مصطفےٰ پڑھتے رہین | نعت حضرت کی بنایا خوب مولود الشریف
ذکر اشرف ہی حدیث احمدی ہر روز و شب | یہہ قصیدہ اب بنایا خوب مولود الشریف

قصیدہ حرف القاف صنعت حرفین ٭

بلبل کو روز و شب گل خندان کا اشتیاق | قمری کے دل مین سرو خرامان کا اشتیاق
امید وصل عاشق خستہ پہ کیا ستم | ہی آرزوی روی درخشان کا اشتیاق
ہی وصل مین تو یار سے خالی دل حزین | یاد رخ حبیب ہی ہجران کا اشتیاق
جب ہی مقیم یار شبستان مین دل کے واہ | ہجر و وصال کا نہ گلستان کا اشتیاق
کوتہ نظر ہی طالب وصل حبیب آہ | دیوانہ دل کو دیدہ گریان کا اشتیاق
ہجران کا سب مزا جو بھلایا شب وصال | پہلا سبق ہی جان دبستان کا اشتیاق
پیر مغان بنا ہی یہہ طفل سرشک آج | ہی جام دیدہ شربت مستان کا اشتیاق
ہی انتظار شاہد دیدار ماہ رخ | سیراب تشنگی ہی سے جانان کا اشتیاق

کر تہنیت بعید ملے عید کا مزا
رکھتا ہے اگر روزۂ رمضان کا اشتیاق

آدم سے تا مسیح سبھی مرسلون کو تھا
روز ازل سے شاہ رسولان کا اشتیاق

مژدہ حیات کو کہو مرنے مین ہے وصال
ظلمات مین ہے چشمۂ حیوان کا اشتیاق

ہر چیز مین نمود ہے ایک شان دلبری
انسان کو ہے حضرت انسان کا اشتیاق

پتھرا گئی ہے چشم فلک کس کی راہ مین
نرگس کو بھی ہے دیدۂ حیران کا اشتیاق

جان پیچ و تاب کھا کے اٹھا مثل دود آہ
کب تک رہیگا زلف پریشان کا اشتیاق

اشرف سنا قصیدۂ مدح نبی کا آج
دل کو ہے عندلیب غزل خوان کا اشتیاق

قصیدہ حرف الکاف

آب و گل کی ہے کدورت سے مبرا دل پاک
گرد سے امکان کے اسکا جبۂ و دستار پاک

چشم روشن آئینہ ہے ذات مطلق کا یقین
سجدہ گہ محراب دل وہ ابروی خمدار پاک

گرچہ ظاہر صورت انسان ہے وہ والا گہر
باطناً نور خدا ہے مطلع انوار پاک

پتلیون نے آنکھ پر سایہ اٹھایا اسکا دیکھ
اس لئے سایہ سے تھا وہ جسم رحمت بار پاک

جسم بے سایہ تھا جیسا شعلۂ طور فلک
نور چشم آدم خاکی ہے ورانظار پاک

قدر ذات احمدی کی کون جانے جز احد
مطلع خورشید وحدت منبع اسرار پاک ۲

دل دیا اب جان بھی کر اسکے قدمون پر نثار
دو جہان مین تا رہے از دیدۂ اغیار پاک

رنگ و بو پہ باغ عالم کے ہے کب اسکی نگاہ
جب سے پایا رنگ خوشبوی گل گلزار پاک

انبیا ہین صف بصف پیچھے کھڑے خود ہے امام
بیت اقصیٰ کی امامت کا ہوا اظہار پاک

سب ملایک آرزو مین ہین قدمبوسی کی آج
عرش پر معراج کا جسدم بھادربار پاک

شکر کر اشرف تجھے احمدؐ کے صدقے سے ملا
دو جہان کے شاعرون مین منصب اشعار پاک

قصیدہ	اللّٰھمّ صلّ و سلّم و بارک علیہ	صنعت تحرفین
الصّلوٰۃ علی خاتم الانبیا	جواب	و السّلام علی قائد الاصفیا

کا ملُ الشّان السلام علیک	نور سبحان السّلام علیک
کرد کارت نمود رحمت خلق	جاہ ایقان السّلام علیک
کرد ذات ترا خدا ظاہر	نور ایمان السّلام علیک
کہ بود مثل تو میان رسُل	بحر فیضان السّلام علیک
کردہ مرجان سرا خد سنگے	در دندان السّلام علیک
کس نباشد بمثل تو محبوب	شاہ دوران السّلام علیک
کا فرا نذیر گشتہ بشیر	بمسلمان السلام علیک
کا مدم بر درت بدادم رس	شاہ شاہان السلام علیک
کار این ذرّہ دار روشن ساز	شمس عرفان السلام علیک
کیست این سر وہ راکند زندہ	جز تو ای جان السلام علیک
کردہ اشرف فدا سر خود را	مدح خوانان السلام علیک

	جواب	

سلام سلام سلام سلام	قصیدہ	علی باب مکّہ علیہ السّلام
شہ ملک رحمت سلام علیک		سہ اوج رفعت سلام علیک
خداوند عالم بصد مرحمت		فرستد براتیت سلام علیک
بیک گام افلاک را طی کنی		بقدر رفیعت سلام علیک
مشرف بدیدار حق گشتہٗ		بشان تحیت سلام علیک

رسانی بدرگاه جل و علا	سفارش ز امت سلام علیک
دهانی ز انعام فضل و عطا	چه رحمت چه برکت سلام علیک
وسیلت بهر دو جهان جز تو نیست	ز بهر شفاعت سلام علیک
برای خدا التفاتی کنی	بروز قیامت سلام علیک
توئی عاصیان را کنی پیش حق	همیشه حمایت سلام علیک
توئی رحمت عالم و بحر جود	بفیض و هدایت سلام علیک
برا شرف ز لطفی عنایت کنی	ز فضل و کرامت سلام علیک

حرف اللام قصیده

یا الهی یا الهی انت لی نعم الوکیل	انت ربی انت حسبی انت لی خیر الدلیل
لطف کن یارب ندارم هیچ از زاد قلیل	مفلسم بر باب تو افتاده یا رب الجلیل
بیشمارم هست عصیان جز توام غفار نیست	شسته گردان نامهٔ اعمال ز آب سلسبیل
حرمت روح پیمبر بخش عصیان ای کریم	کو بود شاه رسل او راست دربان جبرئیل
شافع روز قیامت حامی کل امتان	رافع اعلام رحمت معطی اجر جزیل
ابر سایه بر سرش افکنده تا عمرش مدام	پیش چشمان همچنانش از قفا دیدی جمیل
بر سما تا عرش دیدی بر زمین تحت الثری	آب از کف گر فشاندی میشدی لشفی العلیل
می شنیدی روز و شب آواز تسبیح ملک	لوح را دیدی و گفتی حال هر کس بی دلیل
لقمهٔ چیزی حرام هرگز نرفته در دهان	کذب هرگز بر زبانش نامده در قال و قیل
هیچگه ننشسته بر جسم نگارینش مگس	سایه اش هرگز ندیده کس بعالم بی عدیل
میوه دادی گر ز دست خود نشاندی چوب خشک	سنگ زیر پاش همچون موم گشتی و سهیل

از طفیل معجزات و وصف احمد مجتبیٰ
رحم کن بر اشرف مسکین ای نعم الوکیل

قصیده

مہ سے بہتر ہے تمہارا روی زیبا یا رسول
تم سا خالق نے کیا کوئی نہ پیدا یا رسول

از الف اللہ کا احمد بنا اعلی رسول
بادشاہِ بحر و بر بالا تر از بالا رسول

تا توانائی ہے تجھکو نعت احمد بول تو
ثے ثنا ثابت ہوئی قرآن مین الّا رسول

جیم جسم پاک جانِ جان کو سایہ نہ تھا
حا حکیم حکمت عالم کے تھے وانا رسول

خا خصوصًا خلق تھا خلقِ عظیم جسکی شان
دال دردون کو گناہون کے شفا بخشا رسول

ذال ذکر حق ہمیشہ تھا زبان پر روز و شب
رے رؤف و راحِم و رحمت سے تھے بینا رسول

زے زکی از کی زمین و آسمان فرمان پذیر
سین سید سرور عالم شہ اسریٰ رسول

شین شاہ انبیا شافع بروز حشر ہین
صاد صدیقی مین صادق صفدر لولا رسول

ضاد ضابط عالم ارواح اور اجسام کے
طا طہارت مین مطہر طاہر و ازکیٰ رسول

ظا ظہیر است و پشت و پناہ عاصیان
عین عالم علم حق کے عاشق مولیٰ رسول

غین غالب النفس کل پر غازی راہ خدا
فا فنا کے اور بقا کے واقف و گویا رسول

قاف قربت حق سے پائی قاب قوسین انکی شان
کاف کافی تھے کرم مین سید والا رسول

لام لفظِ لا الٰہ بھید الا اللہ کا جان
میم مولیٰ سے محمدؐ جسکے ہین معنیٰ رسول

نون نور پاک حق نور نبی ہے نور جان
واو واعظ علم حق کے واقف اولیٰ رسول

ہے ہدایت کے سپہر و ہادی راہ ہدیٰ
لام الف کے بھید کو تمنے ہی کل سمجھا رسول

یا محمدؐ یاد حق سے رہنمائی کیجیے
کہتے ہین اشرف پکارے یا محمد یا رسول

قصیده

گنج مخفی کا اٹھا پردہ بحکم ذوالجلال
نور احمد نے دکھایا سبکو پھر اپنا جمال

عرش و کرسی روح و اجسام و ملک لوح و قلم
پھر ہوئے پیدا اسی نور نبی سے باکمال

صلب مین آدم کے آ قبلہ فرشتون کا بنا
شیث کو پھر یہ نبوت کا دیا جاہ و جلال

نوح کو طوفان مین اس نور نبی کی مدد
معبر جودی پہ لایا انکی کشتی کو سنبھال

پایا ابراہیم نے گلزار خلت اس سبب
برکت نور نبی سے کر کے آتش پایمال

پایا اسماعیل نے اسکی امانت اس لیئے
دشت مین کعبہ بنایا آب زمزم کو نکال

حضرت موسی کو جو ئی نیل سے کر پار تب
غرق فرعون کو کیا اس آب مین با صد نکال

حضرت عیسی چڑھے افلاک پر با آرزو
تا کہ امت مین ہون اس محبوب کے با اشتمال

ذکریا یحیی نے پایا مرتبہ اسکے سبب
حضرت یوشع نے دیکھا قوم جبارین کا حال

تشنہ لب تھا آرزو مین جسکے اسکندر مدام
خضر و الیاس کو اسنے دیا آب زلال

ایک تجلی سے صفت کے طور پر موسی گرے
تھے تبسم مین جو دیکھا تم نے ذات بیمثال

تھا سفر عیسی کا تا چرخ چہارم منقطع
لا مکان سے تم نے کی منزل گذر کر از خیال

ایک دم کے دم مین یہ جانا اور آنا تھا یقین
برق سان ہووے گذر تو ہون ہزارون لاکھ سال

خیر و شر نار و جنان ارواح کی اور غیب کی
سب حقیقت آپ نے معلوم کر بولے ہین حال

بخش وے اشرف کے عصیان ای غفور ذوالکرام
از طفیل احمد مرسل ہمہ اصحاب و آل

قصیدہ صنعت حرفین

لفظ اللہ کا تو لوح دل پہ گر باندھے خیال
اسم سے ہووے مسمّی کی طرف جان کو وصال

لام ہے قلب الف اور ہے الف دل لام کا
نفی کر خطرات تا ہو مال حاصل نیک فال

لاف مین طول امل کے پیچ پیچان کیون رہے
لا بقا ہے قلب اس اقبال کا ای ذی کمال

لام الف کا بھید الّا اللہ سے ظاہر ہوا
ہے فنا سب چیز اور باقی ہے ذات لایزال

لا الہ کا سخن ثابت پہ الّا اللہ ہے
ہے محمد وہ رسول اللہ برحق کلّ حال

لمعۂ نور محبت سے بنا اسکا وجود
اس نفی اثبات نے پردہ اٹھایا از جمال

لب سے اس محبوب کے حرف بقا کی سن صدا
عالم کون و مکان نکلا عدم سے بیمثال

لفظ کن ہے تخم و عالم ہے درخت شاخدار
برگ و گل اجرام و عنصر تن ہے جس سے انفعال

لذت اثمار انسان تخم دل پر معرفت
کن کی بو سے ست ہے حیرت میں ایمان کو سنبھال

لعل و گوہر سیم و زر ہے خاک پتھر جان لے
گوہر ایمان ہے روح پاک از مال و منال

لولوئی شہوار حبّ احمدی ہے دل میں رکھ
خوش رہے دنیا و عقبیٰ میں نہ ہو تجکو ملال

لگ گیا گر ہاتھ تیرے گوہر حبّ رسول
بعد مرنے کے بھی تو زندہ رہیگا بے زوال

لازم آوے زندگی ایسے شہید عشق کو
فی الحقیقت وہ ہے انسان صاحب جاہ و جلال

لایق فردوس ہووے پاوے دیدار خدا
ہاتھ آویں حور و غلمان صاحب غنج و دلال

لاویا ہاتف نے مژدہ اشرف مسکین کو آج
نعمت احمد ہے قبول بارگاہ ذوالجلال

جواب

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ رَبُّنَا
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ حَسْبُنَا

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ سیدنا
رَبِّ اِجْمَعْ بِالْمُشَفَّعْ شَمْلَنَا

قصیدہ ملمّع

درد مارا کن دوائی یا رسول
از تو می خواہم شفائی یا رسول

بہر رحمت فضل و برکاتش کنی
خالصًا للہ دعائی یا رسول

آپ کا احسان ہو کب ہم سے ادا
است احمد کہا سے یا رسول

ہیں پشیمان عمر اپنی خاک میں — ہمنے غفلت سے ملائے یارسول

کر فنا اپنی خودی باقی بہ حق — دل سے ایمان کو نہ لائے یارسول

چشم گریان سے نہیں اکدم کبھی — آتش دوزخ بجھائے یارسول

غم نے دنیا کے ہمین کھایا وے — دین کا کچھ غم نہ کھائے یارسول

سوز سے تازہ قصیدہ ایک پڑھ — قدسیون کو بھی رلائے یارسول

سب ہیے ناامید ہو کر آج ہم — آپ کے در پر ہیں آئے یارسول

گمرہوں کو دشت حسرت سے بچا — رہ شریعت کی دکھائے یارسول

اشرف المخلوق انسان کے شفیع — ہوکے وہان جنت دلائے یارسول

قصیدہ

آج صادق شہ حسینی کا ہے آیا صندل — مشک و عنبر سے معطر ہی بنا یا صندل

عطر سے جسکے ہے ارواح معنبر خوشبو — ہو گیا ورد و سمن بیچ بسا یاصندل

مغز جان کیا ہے معطر ہے مہک سے جسکے — عطر جنت سے ہے حورون نے ملا یاصندل

فکر دنیا سے کہان ورد سر اسکو ہووے — جسنے اس یاد بقا کا ہی لگا .... یاصندل

تخم ہستی کا شجر داعیۂ آب حیات — سنگ فانی پہ عجب سرکو گھسا یاصندل

کیسی بو باس ہوئی تقویت روح قدس — کس نے اس خوبی سے عالم مین جما یاصندل

مشعل شوق سے مہتاب ہے دل مین روشن — ذکر خلاق بڑی دھوم سے لایا یاصندل

اولیا قبر مین جتنے ہین تجدد امثال — گرمی عشق کی اصلاح کو بھا... یاصندل

چھوڑ عنصر کو جو محبوب سے پایا ہے وصال — فرحت وصل نے ہر سال چڑھا یاصندل

نے جتنے جی موت ہے کر سوچ ملے وصل ابد — شادی عرس کی اب یاد دلا یاصندل

سنکے اشعار معطّر یہہ فرشتے بولے	آج اشرف نے بہت خوب بنایا صندل

حرف المیم ملمع مناجات

یا ایها الریح الصبا ان سرت فی ارض الحرم	بلّغ سلامی روضة فیها النبی المحترم
ای ذات تو بلغ العلا ای روی تو کشف الدجا	روشن جبین نور الضحی والا نسب عالی هِمم
ای شمع جمیع انبیا ای شمس برج اصطفا	ای در درج اجتبا مہر عرب ماه عجم
ای شافع روز جزا هستی رسول رهنما	ہاشمی شفیع پیش خدا ای مصطفی شاه امم
ای حامی دل خستگان هستی طبیب عاصیان	غمخوار در هر دو جهان برباد کن درد و الم
ای صاحب جود و سخا ای دافع رنج و بلا	هر روز و شب خوانم دعا برهان مرا از رنج و غم
ای دست گیر بیکسان خوانی سوی دار الجنان	توفیق حق کن همعنان آیم کنم از سر قدم
ای شاه دین مراح تو دارد همین سان جستجو	کن التفات سوی او ببیند بدل دار النعم
روشن نمای شمع دین پر کن دل از نور یقین	سازی مرا از صالحین ای ماحی کفر و ظلم
صلوات بر تو از خدا نازل شود صبح و مسا	تا هست این ارض و سما عرش برین لوح و قلم
بر آل تو اصحاب تو بر تابعان احباب تو	بر قارعان باب تو صلوات نازل دمبدم
ای شافع هر دو سرا دل خسته اشرف مبتلا	خواهد ز تو شافی دوا بر حال مسکین کن کرم

قصیده

صبح لائی صبا نے یہہ پیغام	تجھکو کہتا ہی یار بعد سلام
ناز و غمزے سے گر تو ہی رنجور	بادۂ عشق تجھپہ ہووے حرام
گر جدائی سے تنگ دل ہی تو	راه مین عاشقی کے تو ہی خام
دل مین گر یار ہی تو ہجر و وصال	ایک سان ہی نظر مین ای خود کام

طالب وصل ہے نظر کوتاہ | کیا سمجھتا ہے دل مین اے گمنام
مین نے کی عرض اب ہوا تائب | من جمیع الذنوب والا ثام
جو کرے تو ہے مجھپہ عین کرم | رنج ہو یا خوشی کا ہو انعام
لیکہ اپنے حضور سے مت کر | دور بندے کو اے رفیق مدام
تجھ سا محبوب مجھکو کوئی نہین | مجھسے بہتر ہے تیرے پاس غلام
تب کہا یار نے اگر سچ ہے | کب حضوری مین تو رہیگا مدام
ہے خودی کفر سامنے میرے | میرے ہوتے ہو کیونکہ تیرا قیام
خود کو جب ہست تو سمجھتا ہے | کفر ہے عشق کو بکر بد نام
تب یہہ کی عرض مین نے اے محبوب | ہے خجالت مجھے زیادہ کلام
تو ہے جب ہست نیست تب ہون مین | میری ہستی کو تیری ہستی دام
ذرہ ہون آفتاب رخ کے حضور | لیکہ معدوم ہے ظہور تمام
گرچہ موجود لا نہین لیکن | غیر الا وجود کا نہ مقام
ہنس کے بولا خموش ہو اشرف | مین سو تو تو سو مین بول کلام

قصیدہ

سید عالم محمد الصلوٰۃ والسلام | تم پر نازل ہووے بحد الصلوٰۃ والسلام
سب سے بہتر سب سے اعلی سب سے اول نور ہے | وصف انکا ہے محمد الصلوٰۃ والسلام
واقف راز الٰہی عالم اسرار غیب | کاشف معنی ابجد الصلوٰۃ والسلام
در اسری کان اوحی باعث کائنات | از احد پیداست احمد الصلوٰۃ والسلام
شاہ مرسل ماہ اجمل مہر برج کن فکان | راز دار سر واحد الصلوٰۃ والسلام

ALIGARH
٥٦٤٣٢٥

آفتاب عزو رفعت ماحی ظلمات کفر — روشنی ہین حق کے او حد الصلوٰۃ و السلام

بحر عرفان کان رحمت با ضیاؤ پر صفا — منبع فیضان سرمد الصلوٰۃ و السلام

مایۂ لطف و ہدایت سایۂ نور قدم — پایۂ مجدت شدید الصلوٰۃ و السلام

خاک پاکا انکے سرمہ اپنی آنکھون مین کرون — ارز و ایسی ہی ہے ممتد الصلوٰہ و السلام

تار زلف عنبرین کے ایک نسیم فیض سے — ہے معطر مشک اسود الصلوٰۃ و السلام

ہے حلاوت نام شیرین کی کہ لب ہوتے ہین بند — میم جیسی ہو مشدد الصلوٰۃ و السلام

اس قفس سے چھوٹ کر شوق نبی مین اڑ چلے — طایر روح مقید الصلوٰہ و السلام

گرد انکے راہ کی زیر قدم سے گر لیے — مجھکو ہو جون کحل اثمد الصلواہ و السلام

ہو تبرک انکی نعلین مبارک از یقین — ہے شفا و رچشم ارمد الصلوٰۃ و السلام

بر درت بہر گدائی ای رسول کبریا — اشرف دل خستہ آمد الصلوٰۃ و السلام

جواب

شیئاً للہ یا غوث الاعظم محی الدین ہو دل سے ہم با — جیلانی تم ہو مکرم المدد یا غوث الاعظم

قصیدہ

یا ولی ہو قطب عالم المدد یا غوث الاعظم — دین احمد کے ہو تم المدد یا غوث الاعظم

قادری سب خاندان مین سرو ہے باغ جنان مین — ہے وسیلہ دو جہان مین المدد یا غوث الاعظم

سہروردی پائے نعمت چشتیہ کو ان سے عظمت — نقش بندی کو فضیلت المدد یا غوث الاعظم

عیدروسی شاذلیہ ہے رفاعی کبرویہ — فردوسیہ طیفوریہ المدد یا غوث الاعظم

غوث تمکو حق بنایا گنج مخفی سب دکھایا — امت احمد مین لایا المدد یا غوث الاعظم

تا رہو دنیا مین قایم مشکلین امت کی ہر دم — ٹال دو سب درد اور غم المدد یا غوث الاعظم

ہونگے خبر تمھاری فیض کا چشمہ ہو جاری — آرزو برلاو ہماری المدد یا غوث الاعظم

دل سے ہم مجلس مین آئے است احمد کہائے — یہان وسیلہ تمکو لائے المدد یا غوث الاعظم

رب کے پاس احمد ہمارا ہے وسیلہ آشکارا — ہے نبی کے پاس تمھارا المدد یا غوث الاعظم

حق نے دی تمکو اجازت جو ہے حاجتمند اُمت — اسکی مشکل ہو رفاہت المدد یا غوث الاعظم

اشرف مسکین پکارے ہے مریدون مین تمھارے — کام برآوین ہمارے المدد یا غوث الاعظم

مستزاد

شاہنشہ مرسل وہ امام دو جہان ہے — ور نور مقدم

صلوات وسلام اُنپر یہان اور وہان ہے — تا ہست دو عالم

وہ سرور لولاک کہ عرش اسکا مکان ہے — با قدر معظم

وہ قاسم ارزاق و اجل نار و جنان ہے — با وصف مکرم

فانوس شریعت مین ہے یہہ شمع حقیقت — روشن ہوئی کیا خوب

تاریکی ہے روشن جو عیان ہے سو نہان ہے — پہچانے اکیدم

آئینہ وجودی ہے مقابل مین عدم کے — ذاتی نہ صفاتی

مشکات رسالت مین وہی جلوہ کنان ہے — تابش ہے نہ کم

ہے ذات احد ذات سے احمد کے ہویدا — کچھ شک نہین اسمین

حق نور ہے اللہ کے وہ نور کی شان ہے — اور اس سے دو عالم

نا عین ہے نا غیر ہے جامع ہے سبھون کا — ہون معتقد اسکا

ہے ظاہر و باطن جو یہان ہے سو وہان ہے — ایک نور مجسم

مکے مین ولادت ہوئی جب آپ کی ظاہر — بت اوندھے گرتے ہین

اعجاز کا انکے تو ہر ایک جا پہ نشان ہے — تا ہووے مسلّم
وہ نور تھا خورشید جسے دیکھہ کے شرمائے — خجلت سے نہاں ہو
جلوہ یہہ تجلّی کا خدائی پہ عیان ہے — تھا سنجر آدم
کیا مہر نبوت کی عیان ہووے حقیقت — تھا کلمۂ طیّب
فرمان خدا جسکی رسالت کا بیان ہے — وہ پشت پہ خاتم
ہے شاہ جہان بخش کہ ہنگام سخاوت — محتاجون کو بخشے
دریائے جواہر ہر مین معدن و کان ہے — زر خاک سے ہے کم
امید ہے اس اشرف مدّاح کو بخشے — دارین کی نعمت
محتاج ہے یہہ آپ کے در کا نگران ہے — باد یدۂ پر نم

قصیدہ صنعت حرفین

مست نے پھر آج صحرا کی طرف لایا قدم
پھر ترقی اسکے سودا کو ہوئی ہے دمبدم

ہائے چاک گریبان چشم گریان ہے سدا
سینہ بریان دل پریشان آہ کا بھرتا ہے دم

مجھہ سے پوچھا کچھہ خبر ہے تجکو اس محبوب کی
دیکھنے کو جسکے آیا خلق از ملک عدم

مہر طلعت ہے کہ پرتو سے بنا اسکے وجود
عالم غیب و شہادت جنت و لوح و قلم

مہر ہے پشت مبارک پر نبوت کا نشان
صاحب فرمان و مختار جہان شاہ امم

میم ہے سر نام اور حا سینہ عرفان پذیر
میم دیگر ہے کمر تاج ملک سیر قدم

مصطفے نام مبارک دال پا ہے تاج دین
دینداروں کے سروں پر ہے وسیلہ یہہ قدم

ہین کہا سچ ہے محمّد باعث کل کائنات
شافع محشر شہ مرسل نبی ذو الکرم

مرض کو ہر قسم کے اس نام سے ہو وے شفا
دل سے اسکا ورد کرتا دور ہو سب درد و غم

مست حب احمدی کا ہوشیار خاص ہے
ہے تفاوت عاقل و غافل میں ایک نقطہ ہم

مرشدوں کا ہے وسیلہ دافع رنج و بلا
شاہ ہوا شرف تیرے گذرالے اب ایام الم

قصیدہ سلام

یانبی سلام علیکم یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم صلوٰۃ اللہ علیکم

نور حق سے نور احمد سب سے بہتر سب سے امجد
ہوں دروداں خلق کی بیحد صلواۃ اللہ علیکم

یا محمد نام پیارا عرش پر حق نے پکارا
سچ پیمبر ہے ہمارا صلوٰۃ اللہ علیکم

شمع جمع انبیا ہو ہر رخ نور خدا ہو
جان و دل تم پر فدا ہو صلوٰۃ اللہ علیکم

دو جہاں کی تم کو شاہی اسپہ ہے قرآن گواہی
سب خدائی بادشاہی صلوٰۃ اللہ علیکم

جب کے آدم کی جبین پر تھا تمھارا نور انور
رحمت حق ہو مقرر صلواۃ اللہ علیکم

باغ ابراہیم کے گل ہیں ملایک جسکے بلبل
جمع اسباب و توکل صلواۃ اللہ علیکم

زبدۂ اولاد آدم میوۂ بستان ہاشم
صاحب مکہ و زمزم صلواۃ اللہ علیکم

صاحب مہر نبوت سب جہان پر فیض رحمت
حق سے ہے اذن شفاعت صلواۃ اللہ علیکم

خوش وسیلہ ہم کو دایم ذات احمد کا ہے قایم
اعتقاد ایسا ہے محکم صلواۃ اللہ علیکم

تم ہو مختار دو عالم تم خلیق خلق اعظم
تم ہو محبوب مکرّم صلواۃ اللہ علیکم

اشرف المخلوق انسان سب کے ہو تم شاہ شاہان
دو جہان کے نور برہان صلواۃ اللہ علیکم

جواب

اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد
یا ربّ صلّ علیہ وسلّم

وہ ذات محمد نور خدا
ہے صلی اللہ علیہ وسلم
معشوق الٰہی شاہ ہدیٰ
ہے صلی اللہ علیہ وسلم

چہرے پہ چمک تھی قدرت کی
تھی شان معلا رفعت کی
دلدار مرا ہے مہر لقا
ہے صلی اللہ علیہ وسلم

تھے خاص خلیفہ در دو جہان	مختار خدا کے فخر زمان	برہان قوی در ارض سما	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
آتے تھے فرشتے در خدمت	اس کام سے پاتے تھے رفعت	تھے جن و ملک تابع ہین سدا	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
پاکیزہ تھا وہ جسم لطیف	مکھی بھی نہ بیٹھے اسپہ کثیف	اس پاک بدن کا سایہ نہ تھا	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
میزان مین تولین نیکی بدی	بھاری ہیا ہو نیکی ہلکی بدی	امید ہے تم سے روز جزا	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
محشر مین حضرت آوین گے	فرمان شفاعت لاوینگے	عاصی کو وہان فردوس لا	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
مردان خدا ہین سارے ولی	دنیا مین کرامت جنکی چلی	یہہ آپ کا ہے امداد ہوا	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
اشرف ہے بہت دل خستہ یہان	ہے صبر کی طاقت اسکو کہان	دو جلد مرادین بہر خدا	ہے صلی اللہ علیہ وسلم

قصیدہ

صلی اللہ علی محمد	یا ربی صل علیہ وسلم	صلی اللہ علی رسولہٗ	یا ربی صل علیہ وسلم
ہے ذات محمد نور خدا	محبوب ہے خالق سے ہردم	کہتا ہے یہی سب لوح و قلم	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
گر دل پہ نگین کے اسکو رقم	تا تجکو نہ ہووے درد و الم	ہستی کی خوشی ناسوت کا غم	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
کب ذات مین ہووے بیش و کم	کیون ہووے جدا از وجود عدم	امید ہو جاری در ہر دم	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
سلطان رسل محبوب خدا	برہان محبت شمس ہدی	اکدم بھی نہین خالق سے جدا	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
محبوب جہان حق کا پیارا	ہے نور خدا کا جھلکارا	رفعت ہے فلک پر دم مارا	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
دل کبر و خیانت سے خالی	وہ قرب مین ہے سب سے عالی	امت کی شفاعت کا والی	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
ہم مست ہین جام محبت کے	درویش ہین باب رسالت کے	سائل ہین اسکی شفاعت کے	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
کیون ربط ہوا ہے عشق سے دل	آتش ہے پڑی در آب و گل	تو چھوڑ ہوا کی یہہ منزل	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
محبوب کے نام مبارک کو	اب دل سے وظیفہ تم کر لو	دل نور و سے روشن ہو	ہے صلی اللہ علیہ وسلم
ہو خیر و برکت ہمکو یقین	بہتر ہو سبھی دنیا اور دین	از حرمت نام رسول امین	ہے صلی اللہ علیہ وسلم

اشرف جو ہین مجلس مین حاضر | حاجت ہو شاد روان خاطر
صلوات پڑھو باطن ظاہر | ہی صلی اللہ علیہ وسلم

صلاۃ و تسلیم و ازکی تحیات | **جواب** | علی من علیہ اللہ رب السما صلی

قصیدہ مترجم

یا رحمۃ للعالمین ادرک لزین العابدین | مظلوم ایدی الظالمین بالموکب والمزدہم
ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم | بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

جس روز ای باد صبا جاوے تو در ارض حرم | پہنچا میری تسلیم کو در حضرت خیر الامم
چہرہ ہی وہ شمس الضحی رخسار ہی بدر الدجی | کیا ذات ہی نور الہدی کفین ہین بحر الہمم
قرآن ہمارا رہنما منسوخ سب ادیان کیا | ظاہر ہوا حکم خدا کفر و ضلالت ہوئی عدم
ہین اور سارے اقربا ہین سب گرفتار بلا | جلدی شفاعت کر دکھا بالصاد والنون القلم
مجروح دل تفتہ جگر ہجران مین ای خیر البشر | مہر خدا کن یک نظر افتادہ ام با درد و غم
کیا خوش نصیب انکا ہوا جو ہین مدینے مین سدا | ہر دم خیال اسکا بندھا ای شافع یوم الندم
ای کاش میرا ہو گذر جس جا پہ ہی خیر البشر | ہون منتظر با چشم تر دیکھون لقای محترم
بالین سے اپنا سر اٹھا الطاف فرما ایک ذرا | امیدوار ہی آپ کا فضلا و جودا والکرم
یا مصطفی یا مرتضی لطفی بکن بہر خدا | مجبور و بیکس ہی پڑا سہتا ہی سب جور و ستم
مجھ پر ہوا کیا کیا غضب دشمن کے ہاتھون بے سبب | ہی آپ کو معلوم سب ای مظہر نور قدم
کیسا مین ہون ناچار ہیہان بے دست و پا اور بے زبان | معذور بے تاب و توان کن لی معین للمنتقم
کب تک پکارے ای خدا غم سے چھڑا فرحت دکھا | یہہ نام لیوا آپ کا ای ماحی کفر و ظلم
تن ناتوان رنجور ہی منزل نہایت دور ہی | لطف و کرم منظور ہی ای مفخر عرب و عجم
اب دل سے ہی یہہ التجا اشرف کی ہو حاجت روا | محروم ہرگز مت پھرا ای صاحب بیت الحرم

حرف نون قصیده فارسی

یارب صلِّ علی النبی خیر الانام محمد — وارزق شفاعته لنا ولمن عصی یوم الابد

ای آنکه هستی در جهان	شاهنشه کون و مکان	رحمت برای عاصیان	سلطان جمله مرسلان
یاسین و طه نام تو	جنت بود انعام تو	یک جرعه از جام تو	امیدوارند عاصیان
رحمت کرم فضل و عطا	ذات ترا داده خدا	کن یک نگاهی سوی ما	ای رهبر دار الجنان
بے حد گناهان کرده ام	از فعل خود شرمنده ام	از نام پاکت زنده ام	ای دستگیر بیکسان
دارم بسی امید ها	از ذات تو یا مصطفی	رحمت کنی در دو سرا	ای رهنمای انس و جان
ای من فدایت روز و شب	آمد ز غم جانم بلب	عفو گنه دارم طلب	کن التفاتی یک زمان
تا کی گذاری در الم	آزاد کن از درد و غم	خوانم ترا با چشم نم	اِشفع تُشفع کن عیان
چون تو شهی عالی سرا	کافی بود در دو سرا	لطفی بکن بهر خدا	برهان ز فکر این و آن
ای بادشاه خافقین	هستی مرا چون نور عین	ای فاتح بدر و حنین	از رنج دوران الامان
روحی فداک ای مصطفی	مداح تو هست این گدا	ابر کرم بحر سخا	یک قطره از لطف فشان
اشرف ثنا خوان کمترین	امید دارد بالیقین	محبوب رب العالمین	باشد مدد در دو جهان

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

جواب قصیده

مَرْحَبَا یَا نُورَ عَیْنِی مَرْحَبَا فِی مَرْحَبَا — مَرْحَبَا جَدَّ الْحُسَیْنِی الْحَسَن یَا مَرْحَبَا

یَا نَبِی سَلَام عَلَیْکُم یَا رَسُول سَلَام عَلَیْکُم — یَا حَبِیب سَلَام عَلَیْکُم صَلَوٰةُ اللّٰه عَلَیْکُم

رحم کن بر حال احقر یا غیاث المستغیثین — شو دوای درد مضطر یا غیاث المستغیثین

بر درت گریان نشستم دل بفتراک تو بستم — دامنت آمد بدستم یا غیاث المستغیثین

بنده را از خود بدانی	تا بخوانی یا نه خوانی	سر بزیر چم گر برانی	یا غیاث المستغیثین
لطف کن بر حال زارم	وا پسین دم می شمارم	تا بکی داری نزارم	یا غیاث المستغیثین
رنج من از حد فزون شد	جسم و جان زار و زبون شد	صبر از جانم برون شد	یا غیاث المستغیثین
مبتلا در رنج و خواری	تا بکی ما را گذاری	تشنه لب در آه و زاری	یا غیاث المستغیثین
هیچکس مایوس نبود	از درت ای شاه احمد	زین سبب این خسته آمد	یا غیاث المستغیثین
عمر من از جهل فزون شد	ور گنه خوار و زبون شد	کن شفاعت حال چون شد	یا غیاث المستغیثین
تا بکی محروم مانم	هر سحر نام تو خوانم	رحم کن ای جان جانم	یا غیاث المستغیثین
بر درت افتاده خسته	روز آب از اشک شسته	از خجالت و شکسته	یا غیاث المستغیثین
عفو گستاخی بخوانم	کم ز حسانت بدانم	ده صله تا شاد مانم	یا غیاث المستغیثین
حرف این مجنون بظاهر	هر غرض باشد بناظر	جز توسل نیست آخر	یا غیاث المستغیثین
جز تو کس حالم نداند	کیست کو از غم رهاند	رحمت و غفران نماند	یا غیاث المستغیثین
تو نموده ذات پاکت	رحمت و بخشش سخاوت	کس نشد محروم ز بابت	یا غیاث المستغیثین
درد ما را یک دوا کن	بهر حق صحبت عطا کن	حاجت اشرف روا کن	یا غیاث المستغیثین

اللهم صل وسلم وبارک علیه

جواب

چه غم دیوار امت را که باشد چون تو پشتیبان	چه باک از موج بحر آنرا که باشد نوح کشتیبان

قصیدهٔ غرا

بر نعت شاه مرسل زیب دادم صفحهٔ دیوان	زبانم حلاوت نور رویم گشت قوت جان
ازل را مفخر آدم ابد را رحمت عالم	جهان را باعث تکوین مدار مرکز دوران

طفیلش جسم خاکی را میسّر نور ایمان شد	بر اصناف ملایک شد مشرف حضرت انسان
وجودش ضامن ارزاق و آجال دو عالم هست	که از عکس رخ او گشته روشن نیّر تابان
توئی پیش خدا هستی بخلقت از همه اوّل	توئی بالاتری از جمله مرسل بقدر و شان
بپشت جبرئیل آمد ملایک جمله در خدمت	امام انبیا هستی بود توصیف تو قرآن
توئی محبوب رب العالمین کامد شب معراج	نهادی پائی خود بر تخت عرش و گنبد گردان
کجا بار ملایک شد کجا ارواح مرسل بود	وجوب لامکان بیرون زخلوتخانهٔ امکان
تولّائی تو هر کس را نباشد غیر اهل دل	که عشق تست عالم را بهای جنت و رضوان
تو هستی تخم هستی باغ امکان از تو شد سبز	نباشد مثل تو رنگین گلی خوشبو درین بستان
گلی پرورده از آب رحمت رنگ و بویت حق	مکانت بر سر عرش و هوایت روح انس و جان
توئی یکتا در قدرت دو عالم چون صدف باشد	تو بحر راز حق هستی جهان موجی ازان عمّان
توئی استاد عقل کل علوم شمّی ازان نقطه	بود روح الامین در مکتبت ادنی زشاگردان
بجام ازل دادی تو جامی عقل اوّل را	گران شد تا ابد مخمور مغز صاحب عرفان
زهجرت یک هزار و دو صد و هفتاد و هشت آمد	که ساقی دور آخر ریخته در جام این پژمان
نظامی سعدی و جامی بجامی رخت خود بردند	بود این خسته دل افتان و خیزان پیر دالیّه
طفیل آل و اصحابت رسان او را بسر منزل	که تا یابد رهائی از فریب نفس پر طغیان
بآسایش گذار و زندگی را آنچه باقی هست	بآرامش سپارد و الیسین دم از ره ایمان
بمدحت اشرف مسکین شده مشهور در عالم	مراد دو جهان او را ببخشی از سر احسان

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

يَا أَيُّهَا الرِّيحُ الصَّبَا إِنْ سِرْتَ فِي الْأَرْضِ الْحَرَمْ ۞ بَلِّغْ سَلَامِي رَوْضَةً فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْ

الله الله ربنا الله بمولی حسبنا وهو النبی المصطفی محبوبنا مطلوبنا

جواب

قصیده

حالم نگر بهر خدا ای رحمة للعالمین
جانم بلب آمد بیا ای رحمة للعالمین

تن ناتوان رنجور شد شادی ز دل مهجور شد
صحت ز مرضم دور شد ای رحمة للعالمین

بار گنه بسیار شد از درد تن بیمار شد
جان از تنم بیزار شد ای رحمة للعالمین

تا کی گذاری در غمم فریادرس شاه امم
خوانم ترا با چشم نم ای رحمة للعالمین

کن التفاتی سوی من کن یک نظر بر روی من
دل رفته از پهلوی من ای رحمة للعالمین

در نیم شب آهی کنم آتش بنی اندر زنم
سوزم دران جان و تنم ای رحمة للعالمین

ای دلبر من خوش لقا هستی طبیب رنجها
مرض مرا باشی دوا ای رحمة للعالمین

نالان بخاک افتاده ام دل را بشوقت داده ام
از زندگی وامانده ام ای رحمة للعالمین

چندین بدیها کرده ام از فعل خود شرمنده ام
بس رنج و غمها دیده ام ای رحمة للعالمین

من بد کنم تو نیک کن بهر شفاعت یک سخن
پیش خدای کافکن ای رحمة للعالمین

فریادرس یا مصطفی افغر بس از بهر خدا
این خسته اشرف را دوا ای رحمة للعالمین

بسم الله الرحمن الرحیم

ترجمہ قصیدہ بردہ تصنیف قدوۃ العلما امام محمد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ

ہے محبت کس حبیب خاص کی اس جا بیان
یاد مین جسکے ہوا خون تیرے آنکھون سے روان

یا چلی ہے کاظمہ کے باغ سے باد نسیم
یا درخشان برق صحرائی اضم سے ہے عیان

کیا ہوا آنکھون کو روویں منع کرنے سے زیا
کیا ہوا دل کو جو بہلاوین تو ہو شورش کنان

آتش دل شعلہ زن ہے چشم گریان اشکبار
عشق کیونکر ایسی حالت مین رہے تیرا نہان

گر نہ عشق یار ہے ہجر ابی ہجران ہے کیا
گر نہ ہو دل میں محبت کب ہون آنکھیں خون فشان

کب ہوا انکار محبت دو نون آنکھیں ہیں گواہ
لوح رخسارون پہ ہے خون سے رقم اسکا بیان

لاغری تن کی ہے آنکھون سے روان سیلاب خون
زرد رنگ و خشک لب ہیں عشق کے سارے نشان

موج سے دریای غم کے روز شب بہتا ہے دل
یاد اسکے وصل کی زندہ رکھے ہے شادمان

ناصحا کب تک ملامت عذر مجنون ہو قبول
ہجر میں عاشق کے دل کو کب رہے تاب و توان

دوستون کا ذکر کیا دشمن بھی دیکھے رحم لائے
ہے عجب درد محبت کب تلک رہوے نہان

ہے دوائے پند نزد عقل اکثر سودمند
لیکہ ضعف و ناتوانی ہے قوی بند گران

حالت پیری میں تہمت عشق کی ہوتی ہے کب
عشق پیرون کو بھی کر دیتا ہے آخر نوجوان

نفس اماره ہے سرکش دل میرا مجبور ہے
جہل و غفلت سے ہے پیری میں جوانی کا زمان

پیر نابالغ ہے قدر زندگی سمجھا نہیں
کچھ ادا نا کر سکا اس نے حقوق میہمان

قدر مہمان کی اگر دل کو میرے ہوتی خبر
موئے پیری کی سفیدی کو سمجھ کرتا نشان

نفس کے سرکش ہیون کو دے ریاضت کی لگام
راہ پر لاتا اگر کچھ ہوش رکھتا میں یہان

فعل عصیان کسر شہوت سے کہان ہو خاک کم
اشتعال آتش جوعی ہوائے آب و نان

نفس کیا ہے طفل نادان شیر ہے اسکی خوراک
گر بڑھاوے دودھ عادی ہووے کم بیگمان

تربیت کر کھیل سے حرص و ہوا کے باز رکھ
ورنہ حاکم بن کرے سب دین تیرا رایگان

نفس کو تابع بناتا ہو عمل میں راہ وار
ناز پرورده ہوا تو ہے عذاب جاودان

لذت دنیا کشنده زہر و شیرینی بہم
چرب و شیرین سے بچے اسکو ملے امن و امان

نفس کے حیلون سے ڈرتا ہون کہ یا سیری میں ہون
ہے گرسنہ پن کبھی پیری سے بدتر خوب جان

رو ندامت سے تو کر آنکھون سے جاری اشک کو
یہہ تلافی ہے گناہون کی برای عاصیان

نفس و شیطان کے مخالف کام کرتا ہو نجات مت اٹھا فرمان انھون کا گرچہ ہون از ناصحان

ہین یہ دو دشمن مکر سے انکے سدا بچتا رہو شیر فی دیوین تو اسمین زہر کا ہیگا گمان

مین پڑھون استغفر اللہ از کلام بے عمل کب عقیمہ سے ملے اولاد کا نام و نشان

تجکو کرتا ہون نصیحت بھولتا ہون خود کو مین خود فضیحت غیر کو کرنا نصیحت ہے کہان

تا کیا سنت بجا تا ہو وے زاد آخرت اور نماز و روزہ بھی جس سے ملے دار الجنان

ابتدای نعت

مین نے سستی کی بڑی سنت مین حضرت کے سدا جو کہ ہے ختم الرسل شمس الہدی شاہ شہان

تھا قیام شب کہ پیرون پر ورم آتا بہت سنگ باندھے بر شکم اور شکر مین جاری زبان

کوہ سونا اور سنگریزہ جواہر بن گئے پھر بھی حضرت نے نگہ اسپر نکی لینا کہان

خود گرسنہ اور لوگون کو کھلا دین نعمتین آپ فاقے مین کرین حاجت روای دیگران

واہ کیا صبر و تحمل ترک دنیا بدل جہد خود اٹھا دین رنج پھر بھی عیش امتان

تھی ضرورت انکو کب دنیا کی قانع تھے مدام گر نہ ہوتے آپ دنیا کا بھی ہوتا گم نشان

بہتر اہل دو عالم سرور عرب و عجم ہین محمد سید الکونین فخر انس و جان

راست گو تھے صادق الاقوال وہ محبوب حق شاہ مرسل حکم انکا سب پیمبر پیروان

رنج و سختی مین وسیلہ روز محشر مین شفیع شافع العصات ہین امید گاہ بیکسان

خلق سے شامل ادھر احد سے وہ وصل اودھر رہبر مخلوق سوی خالق کون و مکان

بہتر پیغمبران در خلق وہم خلق عظیم کوئی ان سا نا ہوا نا ہوئیگا اندر جہان

ملتمس ہین سب نبی حضرت رسول اللہ سے جرعہ یاب فیض تا ہوتی ز بحر بیکران

صف بصف حدادب سے ہین حضوری مین کھڑے وہ ہے نقطہ علم کا اور دور سارے مرسلان

فیض یاب نور و حکمت سب ہین انکے نور سے جان ملایک انبیا شمس و قمر سیارگان

حق کا ہی محبوب کامل صورت و معنی مین تام　　وہ ہی شمس نور وحدت اور سب ہین اختران
کوئی شریک اسکا نہین ہی علم و جاہ و فضل مین　　جسم اس جوہر کا روح روح ہی اور جان جان
جیسا ترسا نے کہا عیسی کے حق مین مت کہو　　اس سوا سب وصف شایان ذات کو اسکے نچھان
نسبت مدح و شرف جو کچھ کہو اسکی ہی خوب　　ہی ابو الارواح نور خاص حق رحمت کی شان
فضل جاہ مصطفی افزون ہی از حد قیاس　　بند ہین تحریر مین اسکے سبھون کی انگلیان
گر نہ ہووے معجز یکا اسم منسوب جناب　　زندہ ہووے نام سے اسکے پرانی استخوان
عقل عاجز فہم کرنے سے کلام اسکے کے ہی　　عالم علم لدن اُمّی کا ہی ظاہر بیان
معنی لفظ محمدؐ عقل پر کھلتا نہین　　اب تلک ہی اہل معنی کی یہان خامش زبان
دور سے خورشید آتا ہی نظر چھوٹا بہت　　آنکھ کی نسبت بصر کو خیرگی ہوتی یہان
جب نہ دیکھے کیونکہ سمجھینگے حقیقت ذات کی　　ہی غنیمت خواب مین گر دیکھ لیوین شایقان
اتنا ہی معلوم بندون کو کہ وہ ہی آدمی　　اشرف المخلوق و عقل کل ہی شاہ رسلان
جو کہ سب پیغمبرون نے معجزے بتلائے ہین　　برکت نور نبی سے فیض پایئے جاودان
اقتباس نور احمد سے کرین سب رات دن　　وہ ہی خورشید جلالت اور سب سیارگان
خلق حضرت ہی عمیم اور عرق ہی خوشبو شمیم　　رخ کھلا گلزار خوبی خندہ زن بر بوستان
ہی بہارستان محبوبی شرف مین مثل بدر　　ہی سخا مین مثل دریا فی ہمم عالی مکان
ہی جلالت کے فلک پر ماہ تابان شمس نور　　خدمتی روحانیان خیل و حشم کروبیان
دو جہان مثل صدف وہ در مکنون آبدار　　ہی دہن جون درج پر دُر لعل لب گوہر فشان
عرق سے اسکے گلاب و موتیا ہی خوشہ چین　　خاک بوسی جسنے پایا وہ ہوا از ناجیان
وقت میلا در سکے بوئی خوش چلی عنبر سرشت　　اب تلک جس سے معطر ہی مشام انس و جان

ملک فارس مین تزلزل پڑ گیا اس رات کو ۔۔۔ سب نے جانا اب ہوا پیدا نبی آخر زمان
طاق کسریٰ کسر پا یا گر پڑے چودہ منار ۔۔۔ بعد چودہ پشت شاہی گم ہوئی اسکی وہان
ساوہ کے دشت بین جاری ہوئی نہر عظیم ۔۔۔ اور بجھا آتشکدہ اصطخر کا بھی ناگہان
ہوگیا ساوہ کا دریا خشک جون صحرای ریگ ۔۔۔ تشنگون کی چشم سے اس غم سے تھا دریا روان
استحالہ آب کا آتش سے ہوتا ہی کبھی ۔۔۔ غم سے آتش کا ہوا پانی بصد تاب و توان
گفتگو جنات کرتے تھے کہ رخشندہ ہی نور ۔۔۔ حق ہوا ظاہر بمعنی و کلام القتان
اس بشارت سے ہوئے ہین کور و کر سارے عدو ۔۔۔ تا سُنے نا دیکھ پائے رعد اور برق جہان
باوجود اسکے کہ کاہن اُن سے کہتے تھے خبر ۔۔۔ دین کج مردود ہوگا اور رسوم گمرہان
اسمان سے رجم شیطان کے لئے آتش گری ۔۔۔ سرنگون بُت گر پڑے دنیا مین سارے ایکسان
بھاگئے شیطان سارق اسمان سے سوئے ارض ۔۔۔ تھے حلقے آتشین مثل شہاب اُن پر روان
ابرہہ کے فوج کی جیسی خرابی ہوگئی ۔۔۔ یا کہ سنگریزون سے بھاگے سب شجاعان زمان
سنگریزہ اُس ید اطہر مین تھا تسبیح گوئی ۔۔۔ جس طرح یونس تھے بطن حوت مین تسبیح خوان
آپ کے فرمان سے آیا جھاڑ چل کر دور سے ۔۔۔ ہی بجا لایا وہ سجدہ سامنے آپ بے زبان
خط زمین پر ہو گئے شاخون سے اُسکے آشکار ۔۔۔ ہی رقم اعجاز کا طغرا بسطح خاکیان
ابر سر پر سایہ کرتا اور رہتا تھا مدام ۔۔۔ تا نہو گرمی سے ایسے شمس انور کو زیان
والقمر کی ہی قسم جو شق ہوا تحقیق ہی ۔۔۔ نسبت نادر بقلب آن شہ دار الجنان
غار مین خیر و کرامت کسقدر سے بس گئی ۔۔۔ سب طرف کفار پھرتے اور نپاتے تھے نشان
صادق و صدیق دونون غار مین بیٹھے تھے خوش ۔۔۔ بولتے کفار یہان کوئی نہین ہیگا نہان
کب رکھے بیضہ کبوتر کب تنتے ہی عنکبوت ۔۔۔ تار کب قایم رہے گر کوئی آ بیٹھے یہان

از شر و رو دشمنان تھا آپ کا حافظ خدا — اس لیئے حاجت نہ تھی با قلعۂ و درع گران

(معجزۂ خواب)

جب ہوا مظلوم و عاجز ین زمانے سے لیا — آسرا حضرت محمدؐ کا ملے امن و امان

کی طلب من نے غنا دارین کی اس ذات سے — کفش بوسی کا ملا رتبہ مجھے یہان اور وہان

وحی سے انکار مت کر خواب حضرت ہے صحیح — خواب ہے گر چشم مین پر دل مین بیداری عیان

خواب ہے جزو نبوت اول پیغمبری — معجزہ تھا وہ نہ تھا مانند خواب دیگران

حاشا للہ وحی انکو کسب سے کب ہے ملی — کب نبی ہے متہم بر غیب نزد عاقلان

(دعائے شفا)

ہاتھ ملنے سے شفا پاتے تھے بہتیرے مریض — آرزو محتاج دیوانون کی بخشا ہر زمان

قحط سالی مین دعا کی خیر و برکت ہوئی نمود — خوب ارزان ہوگئی ہر جنس غلہ بیگران

(دعائے باران)

جب دعا کرتے اسی دم ابر ہوتا تھا نمود — عنصر و اجرام سب تھے آپ لکے از تابعان

سیل آئی ہے عرم مین اور ہوئی آتش پدید — بر سر کوہ علم یہہ معجزے کا ہے بیان

معجزے ایسے بہت ہین اس جناب پاک کے — نظم گو ہر یکبران تحریر مین آوین کہان

جو کہے مداح تعریف نبی کم ہے یقین — ہے زیادہ وصف از حد خرد علم و بیان

ہے کلام اللہ نازل کامل الوصف و قدیم — نعت احمد کی سبھی مکتوب ہے اندر قرآن

اقتران از منہ اسمین نہین پردی خبر — حشر و بعث و نشر کی شداد و قوم عادیان

یہہ رہا باقی ہمارے پاس افضل معجزہ — دوسرون کا معجزہ کچھ بھی نہین باقی یہان

محکمات آیات قرآن بے شبہ ہین نور حق — حجت قاطع بیان ساطع امام انس و جان

جو کہ قرآن سے مخالف ہو چلا پایا شکست — اس بلاغت اور معانی سے خجل ہین فصحان

رد ہوا دعوا معارض کا ہر ایک الفاظ سے — مثل دریا موج زن ہے در و گوہر اندران

موج دریا کی طرح معنی ہین اسکے آشکار — حسن جوہر لذت باطن ہے اسمین بیگران

گر پڑھے اکثر کوئی پھر اور پڑھنے کا ہو شوق ۔ ہیں عجائب بیشمار اسمیں رموز عارفان
چشم خوانندہ ہو روشن اسکے پڑھنے سے مدام ۔ گر تلاوت تو نے پایا ہے یہہ گنج شایگان
گر تو پڑھتا ہے اسے خوف جہنم کے لیئے ۔ سر و ہو نار جہنم تجھہ پہ بے شک خوش بخوان
ہے وہ شمل خوض خوانندہ کو رکھے رو سفید ۔ رو سیہ آوے تو ہو جاوے معزز در زمان
وہ صراط المستقیم اور عدل کی میزان ہے ۔ راستی اور عدل کب لوگوں میں ہو غیر از قرآن
گر کیا انکار حاسد نے نہیں اس کا عجب ۔ جان کر انجان ہوتا ہے حسود بد گمان
گر رمد ہے آنکھہ میں کب دیکھہ سکتا ہے وہ شمس ۔ بد نرہ ہے آب گر بیمار ڈالے در دہان
خوش نصیب اسکا ہے جو سمت مدینے کے چلا ۔ پا پیادہ ہووے یا مرکب ہو اسکے زیر ران
آیت کبری تمھاری معتبر ہے ذات پاک ۔ نعمت عظمی تمھاری ہے صفت کا ہے بیان
شب کو مکے سے چلے اقصی کی جانب دھوم سے ۔ جسطرح تاریک شب میں بدر ہو جلوہ کنان
رات کو منزل کیئے ایسے مقام قرب میں ۔ قاب قوسین اس سے ادنی اور مکان تھا لامکان
قاب قوسین اس سے ادنی اور مکان تھا لامکان
انبیا اور مرسلوں کے آپ تھے وہاں پیشوا ۔ آپ تھے مخدوم اور سارے تھے اس جا خادمان
سب رسولوں سے گذر کر عرش سے ہو کر بلند ۔ کوئی اس جا پر نہ پہنچا تھا کہ خود پہنچے جہان
طی کیئے ساری مسافت بعد کی اور قرب کی ۔ چشم عالم سے نہفتہ سر جو سر نہان
جب مقام وصل کو پہنچے کہ تھا مخفی ز خلق ۔ عقل و دور اندیش کا عاجز ہے یہان وہم و گمان
درجۂ علی وصال خود بخود ایسا ملا ۔ غیر نے ہرگز نہ پایا تم سوا جس کا نشان
جمع کی ساری فضیلت واجب و امکان کی ۔ جو فنا کی اور بقا کی معرفت سے ہے قرآن
رتبۂ جاہ و جلالت آپ کو اس جا ملا ۔ رکن پایندہ عنایت ہے کیا بر صالحان
ہو مسلمانوں کو مژدہ رحمت و برکت کے ساتھہ

افضل ہر رسل کیا حق نے جو حضرت کو یقین
انکی امت بھی ہوئی افضل سبھون سے بیگمان

آمد آمد مقدم حضرت کی سنے سے عدو
خوف سے بھاگے قرین کھڑکے سے جیسی بکریان

دشمنون پر جب کرے حملہ بروز معرکہ
باوجود تیغ و بکتر گوشت ہووے قیمہ سان

تنگ ہوا ان پر زمین اُڑتے پھرین وقت گریز
پارہ پارہ جسم ہووے چیل و گدیے ہمعنان

اس طرح خائف مخالف دست و پا گم کردہ ہین
کب ہمیشون کو پچھانے حرمت روز و شبان

دین ہے مہمان عزیز اور ہے ضیافت اسکی خوب
پارۂ لحم و جگر دشمن کا اسکے زیب خوان

دشمنون کے خار و خس کے پاک کرنے کے لئے
فوج دریا موج ہر جانب سوارون کی روان

سب نبی کے حکم سیے راہ خدا مین گرم رو
بیخ دین کفر و ضلالت کی اکھاڑے ہر کران

دین اسلام انکی کوشش سے قوی محکم ہوا
بعد غربت کے ہوا مقبول نزد ہمگنان

اہل دین مثل پدر شوہر کفیل اسکے بنے
کب یتیم و بیوہ رہوے جسکے ایسے ہون ضمان

ثابت و قایم مثال کوہ سب دیندار ہین
پوچھ اسکو جسنے دیکھا زور دست غازیان

تو حنین و بدر سے کوہ احد سے پوچھ لے
بدتر از حتف و وبا تھا حال مرگ دشمنان

تیغ رخشان تھی سفید اب سرخ روکیسی ہوئی
زرد رویون کے سیہ دل کا لیا جب امتحان

نیزہ بازون کے قلم کیا خوش قطع تھے بند بند
حرف دشمن کا نہ چھوڑا بے نقط او ربے نشان

تھے مسلمان سرخ رو ممتاز قوم کفر سے
جیسے گل ہے خار سے ممتاز با صد عز و شان

باد نصرت کیا شگفتہ ہدیہ لاوے آپ کو
باغ باغ ہے خاطر یاران عشرت توامان

پشت پر گھوڑون کے بیٹھے ہین جوانان شجیع
کوہ پر جون گلبن سبز آب نصرت سے ریان

اس قدر ہے ترس غالب کفر پر اسلام کے
بھاگتی ہے جیسے بکری دیکھ کر شیر ژیان

ہے طفیل مصطفی یارون کو نصرت اسقدر
کوہ مین للکار مارین شیر بھاگے لیکے جان

اپنی امت کو پناہ دین مین اسنے رکھا
شیر نے بچے شیر کے پہلو مین ہین بازی کنان

دوستدار مصطفی منصور ہے بیشک یقین
جسکے دشمن ہین ذلیل و منہزم کور و کران

حجت قاطع ہے قرآن سنکرون پر آپ کے
کیا کلام حق کے آگے گفت گوئی ملحدان

معجزہ ہے علم کافی کیونکہ تھے امی لقب
وہ یتیمی یہہ ادب تہذیب اور حلم گران

مدح سے خدمت کیا مین آپ کی ہے عرض یہہ
تا طفیل اسکے عفو ہو عمر بھر کا داستان

عمر غفلت سے گئی خدمت مین دنیا کے میری
قید ہے کرون مین میرے ہائے فکر این و آن

کار طفلی مین جوانی اور پیری کھو دیا
خرگنہ حاصل نہین کتنا کرون شور و فغان

وا دریغا نفس نے کر عمر کا مایہ تلف
تا خریدا دین کا سودا یہان غیر از زیان

نقد کو نسیہ مین کھو یا کچھ نہین حاصل کیا
حال ہے بیع سلم کا غبن فاحش کی دکان

گرچہ عاصی ہون و لے ہے عہد احمد سے درست
عقدۂ امید رحمت کی ہے ثابت ریسمان

عبدیت کا تاج سر پر ہے محمد نام پاک
نقش ہے دل کے نگین نے پر محبت کا نشان

فضل سے گر مغفرت ہووے نہین سکا عجب
ورنہ دست من بدامانش فغان الامان

حاشا للہ مت کرم سے آپ کے ہونا امید
کب ہوا مایوس راجی اُن سے در ہر دو جہان

جب سے انکی مدح مین کہتا ہون مین اشعار خاص
تب سے ہے راحت بدن کو شادی روح روان

ہے غنی وہ اور مین محتاج اسکے در کا ہون
کیون نہ ہو مجکو خلاصی مین ہون کس کا مدح خوان

فیض باران کا ہے پروردہ گل و خار و گیاہ
رحمت ابر کرم ہے بر کہان و بر مہان

جب زہیری نے لکھا مدح ہر م با آب و تاب
دولت و ملک و جواہر اسنے پایا بیکران

راست ہووے نعت جب اہل کرم کی شان مین
نعمت کونین وہ پاوے ز شاہ راستان

یا نبی مجکو نہین ہے اب وسیلہ تم سوا
حادثے ہین عام عالم کے مجھے بخشو امان

کچھہ نہ کم ہو رتبے ہیں آپ کے ایک لطف سے | ہو شفاعت پیش حق مجھکو ملے دار الجنان
کیونکہ دنیا اور عقبیٰ ہی تمھارے جود سے | ذرہ علم شما لوح و قلم کا سب بیان
قطع مت امید کر ای دل بھروسا ہی بڑا | کوہ عصیان مغفرت کے روبرو ہی ذرہ سان
عاصی بدکار ہی اب عفو کا امیدوار | ہی خدا رحمت کا صاحب ہی نبی رحمت کی شان
جب کرے تقسیم رحمت کی وہ غفار کریم | حسب عصیان آوے حصے مین یہی ہی امتنان
ای خدا محروم مت کر اپنی رحمت سے مجھے | عفو کر میرا حساب از بسکہ مین ہون ناتوان
لطف کر اس بندۂ عاصی پہ تو دارین مین | صبر اسکا ہول اور دہشت سے ہوتا ہی رمان
تا چلے باد صبا اور ہو درختون کو بہار | راہواری ہو شتر کی اور حدی خوان ساربان
حکم کر تسلیم و صلوات ہووے روز و شب نزول | مصطفیٰ پر قطرۂ باران کے جیسی بیکران
آل و اصحابون پہ ہووے تابعون پر بھی مدام | اہل تقوی اور کرم پر اور ہو براستان
جب قصیدہ بردہ کا توفیق سے اللہ کے | ترجمہ اشرف نے لکھا خوب در ہندی زبان
داخل غفران مترجم بھی طفیلی بن گیا | کاہ پر گلشن کے فیض ابر ہی رحمت رسان
باعث رحمت ہی اشرف آج تک ذکر نبی | (سنہ ۱۲۸۰) سال بارہ سو پہ اسّی ہجری ہیں این زمان

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی	قصیدہ	آل سیدنا محمد و بارک و سلم

الصلوۃ علی النبی :: والسلام علی الرسول	الشفیع الابطحی :: و محمد عربی

انت ستار العیوب	انت غفار الذنوب		انت کشاف الکروب	یا حبیب التوابین

تو ہی بخشے عصیان کو :: تو ہی دیوے ایمان کو | تو ہی جلا وے انسان کو :: انت خیر الحافظین
تو نے کیا ہمکو پیدا :: نعمت جسم و جان دیا | شکر ہی تیرا ای مولیٰ :: انت خیر الوارثین
تو نے وسیلہ بتلایا :: احمد مرسل بھجوایا | رحمت ایمان دلوایا :: انت خیر الرازقین

تونے کیا وعدہ ایسا	جسنے دعا ہمسے مانگا	ہوگی مقبول اسکی دعا	انت خیر الحاکمین
مانگتے ہم ہین تجھسے خدا	حرمت احمد ہمکو دلا	خوبی دنیا و عقبیٰ	انت خیر الراحمین
کام ہمارے کر آسان	حرمت احمد بخش ایمان	صحت سے رکھہ جسم و جان	انت خیر الناصرین
رکھیو سلامت ای سبحان	جان ہمارا اور ایمان	رحمت و برکت دروجہان	انت خیر الفاتحین
ہمکو طفیل نبی کریم	بخش دے ای رحمن و رحیم	راہ صراط المستقیم	انت خیر الغافرین
حرمت مولود حضرت	روضۂ طیب بارحمت	خیر و برکت و تربیت	انت امان الخائفین
حرمت الاصحاب خیار	حرمت قرآن ای غفار	اشرف کے دے دل کو قرار	انت نعم الرازقین

قصیدہ

اللہ ہو اللہ اللہ	وعلیہ توکلی
ای خلاق ہر دو جہان	تو ہے فتاح و سبحان
تجھہ بھروسا ہے سب کا	جینے مرنے مین یکسان
عزت و حرمت ہے تجھسے	روزی برکت ہے احسان
تو نے ہمکو پیدا کیا	بخشا رزق و جسم و جان
عقل دیا اور ہوش و حواس	علم و اسلام و ایمان
دولت و فرزند اہل اولاد	زینت دنیا کا سامان
احسان تیرا ہے دن رات	شکر ہے تیرا ہر دم و آن
شکر سے نعمت ہووے زیاد	الحمد للہ بزبان
شکر کر ای بندے رب کا	وہ ہے بڑا رازق رحمن
احمد کے ہی وسیلے سے	برلاوے دل کا ارمان

گھبرا مت اشرف غم سے | اب حق نے کیا مشکل آسان

قصیدہ نورانی

صلوٰۃ اللہ علی ھذا الامین | امام الانبیا والمرسلین

عجب ہے قدرت خالق جہان مین	خدائی مصطفائی کے نشان مین
احد کے نور سے احمد بن آیا	ہوا روشن سبھی کون و مکان مین
اسی کے نور سے شمس و قمر ہے	ہوا ساری تمامی انس و جان مین
اندھیرے سے بنی ہے چشم روشن	ہے باطن عین مین ظاہر عیان مین
ہوئی ہے روشنی دن کی اسی سے	سبھی ذرات مین روح دروان مین
چمک رہتی ہے تجلی کی شب و روز	منور سب زمین مین اور زمان مین
یہہ شب کو خواب مین سورج کو دیکھا	اندھیرا صبح روشن تھا جہان مین
عجب نور نبی پر جب کھلی آنکھ	جھلک جسنے بنایا جسم و جان مین
بدن کو روح کے ہے پیرہن جسم	نظر آتا ہر ایک پیر و جوان مین
وزرا مل آنکھ اور یہہ روشنی دیکھ	ملایک آئے ہین دل کے مکان مین
خیال صورت احمد نظر مین	ہوا عالم سبھی پیدا نہان مین
ہوا ہے بخت بیداری سے یہہ خواب	کبھی آیا نہ تھا وہم و گمان مین
تجلی کی مزہ کیون کر لکھی جاے	سخن کوتاہ ہے اسکے بیان مین
سیاہی چشمہ روشن بنا ہے	قلم ہے شاخ طوبی کی بنان مین

نبی کی مدح کے کہنے سے اشرف
بھرا ہے چشمہ حیوان زبان مین

جواب

نور حق سے نور احمد نور احمد سے جہان   ہے بنا لوح و قلم عرش و زمین و آسمان

قصیدہ

گر نہ ہوتا نور حق چہرے پہ آدم کے عیان   سجدہ کیون کرتے فرشتے آب و گل کو در جہان
شعلۂ انوار دل کو گر جلاتا مثل طور   طالب دیدار ہر سنگ و شجر ہوتا یہان
ابر کے پردے سے نکلا آفتاب حسن آج   دیکھ کر سجدہ کئے جھکے تئین کروبیان
آدم خاکی نے یہہ بوجھا اٹھایا ہے بڑا   نور احمد نور حق ہے یہہ امانت در جہان
ذات کو اپنے چھپایا پھر کہا مین کون ہون   کیون کہ بتلاوے کوئی کس جا نشان بے نشان
ہے جھلک نور محمد کی کہ روشن ہے وجود   روح و جسم و عنصر و اجرام و عالم انس جان
دوپہر کو دھوپ مین ڈھونڈے ہے تو خورشید کو   چشم مین چھائی سفیدی دیکھتا ہے کیا وہان
لب تبسم سے کھلین محبوب دلبر کے اگر   عقدۂ دل ہووے حل اور ہو چھپا سا عیان
کیا طلسم غیب ہے غنچہ دہن شیرین کلام   نام جسکا ہے زبان پر باعث امن و امان
کب تلک مشتاق دل تڑپے جدائی سے تیرے   لطف سے اپنے نظر کر اے شہ شاہنشہان
جان فدا ہووین ہزارون ہر قدم پر خاک مین   تا ملے قسمت سے کس کو اسکی گرد آستان
رحم کر اور سر اٹھا بالین خواب ناز سے   دیکھ حال زار امت کا کہ ہے گریہ کنان
شوق سے روی مبارک کے نہ ایک دل ہے فگار   چرخ مین ہے چرخ اور گردش مین ہے کون و مکان
جان عالم کب تلک اس نام پر ہووے فدا   روی خوب بنا کہ باشی از جہان تا کے نہان
اب صبا جنت تیرے مداح کو بیشک ملے   کیونکہ خود قرآن مین حق ہوتا ہے تیرا مدح خوان
بر رخ احمد احد ہے میم معنی کا نقاب   نور سے ہے نور پیدا رمز ہے اندر نہان

کیون نہ ہو آوین سرا وین دل کی ہی اشرف تیرے
تو ہی محبوب خدا کی مدح مین روز و شبان

جواب

عِبَادُ اللّٰہ رجال اللّٰہ اغیثونا لوجہ اللّٰہ
وکونوا عوننا باللّٰہ علی الخطی الفضل اللّٰہ

قصیدہ

خدا رحمت کرے نازل نبی صاحب کی مجلس مین
ہمارا بیان ہو کامل نبی صاحب کی مجلس مین

جہان قرآن پڑھا جاوے حدیثون کا بیان آوے
فرشتہ مغفرت لاوے نبی صاحب کی مجلس مین

نہ ہو مومن کبھی کاہل اسی رحمت مین ہو شامل
ثواب آخرت حاصل نبی صاحب کی مجلس مین

بحال مصطفیٰ اطہر صحابی ہین سبھی اختر
فرشتے آتے ہین اکثر نبی صاحب کی مجلس مین

درودون کو پڑھو دل سے وعظ ہو مرد کامل سے
سنو علماے فاضل سے نبی صاحب کی مجلس مین

ابوبکر و عمر شیخین ہین عثمان و علی ختنین
بتول پاک اور حسنین نبی صاحب کی مجلس مین

سبھی اصحاب حضرت پاس ہے چچا مین حمزہ و عباس
شفاعت کی رکھو تم آس نبی صاحب کی مجلس مین

محبت یہان جنہون کی ہے شفاعت پھر انہون کی ہے
جماعت مومنون کی ہے نبی صاحب کی مجلس مین

اگر ایمان ہے حاصل وہ کل جنت مین ہو داخل
تو جلدی آج ہو شامل نبی صاحب کی مجلس مین

وعظ مین آ کے بیٹھے ہو تیرا دل ہووے روشن تب
گنہ سب بخش دیوے رب نبی صاحب کی مجلس مین

زبان چلتی ہے توبہ کرو رووان پڑھ محمد پر
دل و جان سے تو ہو حاضر نبی صاحب کی مجلس مین

جو عالم کی کرے خدمت کرے اس پر خدا رحمت
نبی راضی ہوا از سنت نبی صاحب کی مجلس مین

مسایل دین کے سنا دل و جان سے عمل کرنا
امید مغفرت رکھنا نبی صاحب کی مجلس مین

پڑھو تم کلمہ تمجید کرو احمد کی تحمید
یہہ سنت کی کرو تقلید نبی صاحب کی مجلس مین

کلام اللہ کو پڑھ لیو حدیثون کا بیان پھر ہو
پڑھو اشرف درودون کو نبی صاحب کی مجلس مین

صنعت حرفین ؛

اللّٰہُ اللّٰہ ربّنا اللّٰہ اللّٰہ حسبنا — وھو النبیّ المصطفیٰ محبوبنا یا سیّدنا

قصیدہ

نکہت گل سے ہوا ہے آج سب خوشبو چمن — شانہ انگشت صبا نے کی ہے زلف نسترن
نرگس گل نے بھرا ہے جام جوشون مین شراب — ہے عروسان چمن کا آج رنگین پیرہن
نو بنو خلعت درختون کو دیا ابر بہار — تازہ و سرسبز ہے شمشاد و سرو و یاسمن
نور کے باران رحمت کی عجب چھائی گھٹا — روشنی ہے تازگی کی اندرین دیر کہن
نسبت فرحت کا باعث پوچھتا تھا میرا دل — مژدہ ہاتف نے سنایا بول یہہ شیرین سخن
نوبت شادی بجی ہے مولد احمد کی آج — جسکے باعث دو جہان پیدا ہوا ہے جان من
نیستی سے عالم ہستی بنا اونکے سبب — مالک و مختار دوران ہے نبی ذو المنن
نا ہوا ایسا نہ ہوگا گلشن ہستی مین گل — مردم چشم ملایک قرۃ العین زمن
نور حق جان جہان ہے جوہر نبوی سرا و — قدرت حق سے بنا ہے روح قدسی کا بدن
نون ابرو کا اشارہ سیم مہ پر جب کیا — ہوگیا دو پارہ اس دم عاجزی سے مہ کا تن
نردبان معراج بام لامکان ایوان قدس — باغچہ فردوس ہے عرش بریں گھر کا صحن
نازنین حورون نے لائے خوان بھر بھر کر نثار — گوہر سیارگان کا ہای جنات عدن
نوشہ عالم کا رتبہ ہووے ظاہر حشر مین — جب کہ امت کی شفاعت کو کھلے انکا دہن
نار و جنت کے سبب خوف و رجا مین سب پڑین — ہو شفاعت سے مجلّٰی ساری امت بے ذلت
نام حق کے واسطے یا مصطفیٰ رحمت کرو — اشرف مسکین پہ تا ہو دور سب درد و محن

قصیدہ

یا حنان یا منان یا دیان یا سبحان | یا برہان یا رحمن منّ علینا بالغفران

اول آخر حق ہی جان ظاہر و باطن اسکو مان | مارے جلاوے اسکی شان منّ علینا بالغفران
حق سے لگاؤ اپنا دھیان جسنے بنایا کون و مکان | لوح و قلم جنت رضوان منّ علینا بالغفران
حق نے بنایا ہمکو انسان عقل دیا اور جسم و جان | شکر ہے اسکا ہر دم آن منّ علینا بالغفران
حمد مین تیرے جاری زبان بخش ہمارے سب عصیان | روز قیامت کر آسان منّ علینا بالغفران
تیری عبادت کرتے ہین امید مدد کی رکھتے ہین | دم یاد کا تیرے بھرتے ہین منّ علینا بالغفران
راستہ سیدھا ہم کو دکھا راہ نبی پر ہمکو چلا | نعمت و صحت ساتھ جلا منّ علینا بالغفران
گمراہی سے ہمکو بچا نور سلامت ایمان کا | فضل سے اپنے رکھ مولا منّ علینا بالغفران
تیرے غضب سے ڈرتے ہین منت و زاری کرتے ہین | نام پہ تیرے مرتے ہین منّ علینا بالغفران
آمین کہتے جن و ملک ساتھ ہمارے ہین بیشک | شاہد اسکے ارض و فلک منّ علینا بالغفران
مجلس مین ہم حاضر ہو بخش خدا جو مانگین سو | رحمت و برکت دے ہمکو منّ علینا بالغفران
مانگتے تجھسے ای سبحان حرمت احمد بخش ایمان | اشرف کو دے نور جہان منّ علینا بالغفران

قصیدہ در مدح حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ

دین احمد کو دیا قوت خدا نے در جہان | جس گھڑی حضرت عمر ایمان لائے ہین عیان
تھا لقب فاروق اعظم کنیت بوحفص تھی | عادل و باذل شجاعت مین تھے نامی پہلوان
تھے خلیفہ دوسری حضرت نبی کے یاد رکھ | حضرت بوبکر نے انکو خلافت دی پہچان
تھے پدر حفصہ کے وہ اور مصطفیٰ کے صہر تھے | حضرت شیخین بوبکر و عمر ہین شادمان
دس برس تک کی خلافت اعدل دوران نے | سارے عالم مین کئے اسلام کا قایم نشان
عمر تریسٹھ سال کی تھی جب کئے یہان سے گذر | روضۂ اطہر مین حضرت کے قرین پائے مکان

غرہ ماہ محرم بیست وسہ ہجری کا سال
پائے رحلت دین پر قربان کئے ہین اپنا جان

ایت حسبک اللہ ہین کی شان مین مشہور ہے
اور ہے لوکان بعدی کی حدیث خوش بیان

قول انکا سنت احمد کے جیسا ہے یقین
سنت خلفای راشد ہے حدیث بیگمان

ہی تراویح سنت مشہور حضرت سے نشر
مسجدین روشن کئے اور رنگ وعود و شمعدان

از طفیل حضرت عادل عمر بخش اے خدا
اشرف مسکین کو دے شافی شفا جلدی یہان

قصیدہ در مدح حضرت امام حسن مجتبی ابن علی رضی اللہ عنہما

جب خدا نے کر دیا احمد کو ختم المرسلین
اس لئے کوئی پسر حضرت کا یہان رکھا نہین

حضرت خاتون جنت کو دیا حسنین تب
دی ولایت اور شہادت انکو با عین الیقین

انا اعطینا کیا نازل کہ تا آل نبی
رہوین کثرت سے قیامت تک ہمیشہ بر زمین

سبط اکبر ہین حسن ابن علی سید لقب
بو محمد کنیت ہی سرور و حبل المتین

سلسلہ جاری ولایت کا رہا اولاد مین
تھی شباہت صورت احمد سے انکی بالقرین

جب ہوئے پیدا انکو نکا نام لکھکر از بہشت
احمد مرسل کی خاطر لادیا روح الامین

نام دنیا مین نہ تھا پہلے کسی کا اس طرح
مصطفی کے نور چشم و مرتضی کے جانشین

چھ مہینے کر خلافت اسکو استیفا دیا
سلطنت ہوئی بعد سی سالہ روایت ہے صحیحین

پانچوین ماہ ربیع الاولین وقت سحر
سال پنجاہ ہجرت احمد سے گذرے تھے یقین

پائی حضرت نے مدینے مین شہادت زہر سے
عمر چہل و ہشت سالہ والی دنیا و دین

حرمت حضرت حسن کر فضل ہم پر اے کریم
رحم کر اس اشرف مسکین پہ نعم الراحمین

اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه

فضیلت

ہوئی نعت محمد سے یقین ہر دو جہان روشن — اسی جوہر کی تیزی سے ہوئی تیغ زبان روشن
اسی شمع ہدایت سے زمین و آسمان روشن — شب معراج کو چہرے سے اسکے لامکان روشن
عجب گل تھا چراغ نور محبوبی کے گلشن کا — وجود ظاہر و باطن گلستان بوستان روشن
اندھیرا کفر کا تھا آئینے مین جملہ عالم کے — تجلی سے شعاع طور کے ہے جسم و جان روشن
نظر آیا سمک سے عرش تک تاریک سینے مین — ہوا ذات نبی کے نور سے ولامکان روشن
جھلک سے نور مطلق کے ہر ایک ذرہ ہوا خورشید — بنا آئینہ دل مجلس روحانیان روشن
وہ تھا محبوب خالق جسکے عکس حسن صورت سے — ہوا ہے آدم خاکی کا سارا خاندان روشن
نہ لائی تاب موسیٰ طور پر نور صفائی کی — ہوئے دیدار سے حضرت کے چشم انس و جان روشن
عجب معراج کی شب کو تماشا تھا خدائی کا — ہر ایک ذرے کا دل تھا مہر انور درفشان روشن
کرین گر عمر بھر نعت محمد پر نہ ہو اتمام — مگر ہو دو سہ دم صبح نفس تیرا بیان روشن
حدیث احمدی کے ذکر سے بہتر نہین کچھ شیب — طفیل اسکے ہوا اشرف تیرا نام و نشان روشن

قصیدہ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

جان عالم تم پہ قربان یا شفیع المذنبین — ہو طبیب درد عصیان یا شفیع المذنبین
آپ کا مداح کب تک درد فرقت مین رہیگا — دو علاج درد مندان یا شفیع المذنبین
شاعران دنیا مین سارے کذب لکھتے مدح امرا — پاتے ہین انعام شایان یا شفیع المذنبین
نعت صادق دل سے جسنے مدح مین لکھے تمہارے — کیون نہ پاوے دلکا ارمان یا شفیع المذنبین
ہے یقین دل سے پھر اپنا آپ کی بخشش میں بسنا — دو جہان مین شاد خندان ،، یا شفیع المذنبین
مرض مین حیران پڑا ہے فکر سے بیتاب ہوا ہے — دل ہے پریشان چشم گریان یا شفیع المذنبین

کون ہی میرا وسیلہ تم سوا دونون جہان مین ۔۔۔ ہون گنا ہون سے پشیمان یا شفیع المذنبین

خشک لب اور تر زبان پر نام ہی جاری تمہارا ۔۔۔ درد کا بھیجوا و درمان یا شفیع المذنبین

ہیچ کا ہی چرخ بیچاری روز شب گردش مین ہاوے ۔۔۔ آپکا پکڑا ہون دامان یا شفیع المذنبین

تم حکیم ہو درد دل کے بادشاہ ہو بحر و بر کے ۔۔۔ سارے عالم کے نگہبان یا شفیع المذنبین

دو جہان مین ہو شفاعت تو نہ رستی دل کو راحت ۔۔۔ خاطر اشرف ہو شادان یا شفیع المذنبین

قصیدہ

مجکو اب بھاتا نہین ہی سیر گلہای چمن ۔۔۔ شوق آوا زمن الایمان ہی حب الوطن

اب بہار زندگی مین ہی خزان موت کل ۔۔۔ غنچۂ دل کیا شگفتہ گل ہوا ہی خندہ زن

واہ شادی مرگ ہی یا ہی بقا بعد از فنا ۔۔۔ یا ہوئی ہی مرگ شادی دیکھ جنات عدن

موت کا غم کب ہوا اسکو جسنے دیکھا یہہ مقام ۔۔۔ زندگی شیرین ہی یا پھینک تیشہ کوہکن

زندگی سے عقل ہوتی ہی حجاب اہل تن ۔۔۔ ہی خرد کی ہوش ہونا از خیال ما و من

موت رہبر ہو چھڑا دے قید ہجران سے تجھے ۔۔۔ خوش تصور مین گر آوے صورت سیمین ذقن

یہہ فنا عین بقا ہی ہوش کر دل مین یقین ۔۔۔ ہی ابد کی زندگی اس وصل مین ای جانمن

پل بنا بحر فنا پر موت کا در یک نفس ۔۔۔ جلد تا پہنچے منزل جان کو گذر از خویشتن

پار اترے پیروی مین قافلہ سالار کے ۔۔۔ جو کہ امت کو بلاتا ہی سنا شیرین سخن

زاد رہ شوق نبی ہی اس سفر مین ساتھ لے ۔۔۔ ہی طریق شرع چلنا مرکب خاکی بدن

راہ سیدھی ہی چلا آ بے خطر اشرف یہان ۔۔۔ پیروی کر پیر کی تجھکو نہ ہو رنج و محن

قصیدہ

جس طرف مین دیکھتا ہون اس طرف تو ہی عیان ۔۔۔ اس سبب سے کس طرف تیرا نہین ہی بے نشان

دیکھتا ہی کسکو تو اور دیکھنے والا ہی کون	ہین کو اور تو کور ہاکر اور اٹھا وے طیلسان
ہاتف غیبی کے اس ارشاد سے دل نے کہا	پردہ کب اٹھتا ہی ہین او تو کا ای جان جہان
گفتگو سب کچھ برون پردہ ہوتی ہی یہان	جب اٹھا پردہ صفت ہی صم و بکم کی وہان
علم و عقل و ہوش کا بیرون پردہ ہی مزہ	کھیل ہی مہتاب و تصویرون کا پردے مین نہان
مین و تو کا ہوش ہی پردہ تیرے آنکھون پر اب	جب کھلا پردہ تو عقل و ہوش کا سودا کہان
جو ہی دیوانہ ادہر سے ہی ادہر سے ہوشیار	ہوشمندی پھانکی ہی دیوانگی وہان کی عیان
خواب کی بیدار ہونے مین کہان لذت ملے	زندگی مین کیفیت سے موت کے کب ہو بیان
عارف کامل کے دل سے گر اٹھا پردہ کبھی	وہ فنا سے پھر بقا کے شہر کو ہو وے روان
پاوے ایک قطرہ محیٔ وحدت کا ہو منت الست	اس جگہہ سالک کو وہو کا جذب کا ہی ہر زمان
روح نفسانی قدم یہہ دھار ہی تلوار کی	کر کے دلی ہولی سے اللہ سے ہمیشہ شادمان
مرشد کامل مجھے اب پار کر اس گھاٹ سے	تا عیان ہو منزل ملکوت کا سر نہان
جذبۂ ذوق وجودی ہی شہودی سے قوی	ہو شہادت منزل جبروت مین امن و امان
منزل ناسوت ہی زندان روح پاک کو	کیف ہو بیکیف جب لاہوت کا دیکھے مکان
مرشدا شرف ہی قادر لاسے الا تک ملائی	ڈھو بنا آخر جو پایا فیض شاہ مرسلان

ایضاً قصیدہ

اَحَدًا سَامِعَ الْمُنَاجَاتِ	صَمَدًا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ
ای منور ز تو بیان من	قاصر از مدح تو زبان من
نعت پیغمبر ست جان من	زان سبب ہست عز و شان من
یا محمد بمدح تو دایم	ہر زکو ہر بود دہان من

با محمد چه حسن خوش داری — ای فدای تو خان و مان من
بی تو عالم بچشم می ناید — بی نشانی بود نشان من
خدمت خاک بوسی در تو — باعث شوکت ست بیان من
نام تو ورد باشدم شب و روز — فرحت سینۂ و روان من
بهر خلاق ای رسول کریم — برکت ده در آب و نان من
بهر آن دوستی ترا بخدا است — شاد باشند دوستان من
مومنان در رفاهیت مانند — خوار کردند دشمنان من
پیش حق این قدر بگو ﷲ — هست اشرف ز امتان من

غزل

خاک مین جب تک نہ مل جاوے شجر ہوتا نہین — تخم ہرگز خاکساری بن ثمر ہوتا نہین
یا تو روز و شب مصاحب تھے ہمارے مہربان — یا تو ماہ و سال مین بھی اب گذر ہوتا نہین
اس خماری چشم کی دیکھے سے ایک عالم ہی مست — کون سا دل ہی کہ جو زیر و زبر ہوتا نہین
ناوک مژگان کے آگے دل بیچارا کیا کرے — سامنے تیر قضا کے کوئی سپر ہوتا نہین
تربیت نااہل کو کرنا ہی بیجا اس طرح — جیسے عاشق کو دوا سے کچھ اثر ہوتا نہین
خوبی قسمت کہ ظالم کو ملی مہلت بحساب — اس لئے انجام یہہ و ور قہر ہوتا نہین
ہوشیاری سے رکھا ہوتا قدم اشرف یہان — ساغر چشمون سے تیرے مست اگر ہوتا نہین

غزل

لگائی تو نے سرمے کی عجب تحریر آنکھون مین — حیا کی فرد پڑھی صاد کی تفسیر آنکھون مین
دکھا کر چہرہ گلگون ہوا محجوب عاشق سے — اُسے اٹھون پہر پھرتی ہی وہ تصویر آنکھون مین

کبھی دل اور کبھی جان مانگتا ہے وہ اشارون سے — دل و دلبر کیا کرتا ہے سو تقریر آنکھون مین

لگا چننے کو تنکے اپنی پلکھون سے چمن مین گل — کھلا شاید کسی نرگس کا اسکے تیر آنکھون مین

ہے جوی شیر سے فرہاد کا خون جان شیرین ہے — کہ آنسو کی جگہ بھر آیا اسکے شیر آنکھون مین

نہ حاجت تیغ ابرو کی نگاہ ناز ہے کافی — کہ جان رکھتا ہے مجبوری سے یہ خنجر آنکھون مین

جو دیکھا آنکھ بھر جرم فلک کو چرخ مین لایا — تجھے اشرف خدا نے دی عجب تاثیر آنکھون مین

غزل

ہم نہین جانتے کہ ہم کیا ہین — ہین صدف یا گہر ہین در ہین

بندۂ بارگاہ حضرت قدس — خود مسمّی صفات اسما ہین

نہین عالم نہ زاہد و عابد — اسکے مخلوق سے ادنی ہین

نہین صوفی نہ رند مشرب ہین — نائب و قاضی و نہ ملّا ہین

ذات انسان صفات خالق ہین — نسبت خلق یا ہیولا ہین

کون کہتا ہے کون سنتا ہے — روح و جسم و حواس کیا کیا ہین

ہوسے انجان جان کر کیا خوب — آپ دانا ہین آپ بینا ہین

کچھ نہین ہین مگر ہین خود ثابت — کب فنا ہین بغیر اللّٰہ ہین

نہین شاعر یہ شعر اشرف ہین — اسکے دیوان کے معمّا ہین

حرف الواو قصیدہ

وفا کے نام سے ہے عالم کون و مکان خوشبو — گل و بلبل کی نسبت سے ہوا دئی بوستان خوشبو

کیا ہے چاک داماں گل نے جسکے رنگ عارض نے — اسی کے پیرہن سے ہے چمن زار جہان خوشبو

ازل کے باغ سے آئی صبا زلف معطّر کی — ہوا سے جسکے زندہ ہے حیات جسم جان خوشبو

نہین بو باس گلہای جہان مین اب رہی باقی — نہ سنبل باغ مین نا گیسوی عنبر فشان خوشبو

صبا رستہ بتا اس گل کے کوچے کا میرے دل کو — کہ خاک عنبر ہے اسکے در کی اور نام و نشان خوشبو

گلاب و سوتیا جسکے پسینے سے ہوا پیدا — قدم سے اسکے دم بھر مین ہوا باغ جنان خوشبو

عجب جسم مطہر تھا مہکتا عطر مطلق سے — شب معراج کو جس سے ہوا ہے لامکان خوشبو

عبیر و مشک و عنبر گرد ہے نعلین کی اسکے — ہوا ہے زلف سے جسکے و باغ قدسیان خوشبو

حقیقت نور حق تھا صورت انسان ملایک خو — گل گلزار ابراہیم تھا غنچہ وہان خوشبو

ہے کسکا منہہ کرے جو وصف احمد کا دو عالم مین — کہ جسکا وصف قرآن ہے حدیث طیلسان خوشبو

وہان دھو کر گلاب و مشک سے لے نام احمد کا — ادب سے چوم اے اشرف یہہ خاک آستان خوشبو

قصیدہ

جواب

مَالِکُ الْمُلْکْ لَاشَرِیْکَ لَہٗ — وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

گفت آن لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ — شد عیان لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

ساکنان حریم دل دارند — بر زبان لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

عاشقان جمال حق دارند — وردشان لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

جان و دل را درین مقام حق — امتحان لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

صائمان جلال وحدت را — آب و نان لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

ذاکران روز و شب بدل گویند — در نہان لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

سرمکان را وجودیان دانند — لامکان لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

درنگاہ سعید لم یزلی ست — دو جہان لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ

رقم بر صحف برگها خوانند — عارفان لا اله الا هو
نوشته قمری کنند تیار — عاشقان لا اله الا هو
دو جهان را ز چشم دل دیدند — سالکان لا اله الا هو
احدیت بود بذات و صفات — همه دان لا اله الا هو
هیچ موجود نیست جز واحد — بیگمان لا اله الا هو
بحر اسرار و ابر رحمت هاست — در فشان لا اله الا هو
گر تو اشرف وصال حق جوئی — خوش بخوان لا اله الا هو

قصیده صنعت حرفین

ورائی عالم امکان بود چون لا مکان او — چسان مدح و وصف آورد زبان بی نشان او
وحید از واحد آمد نعت احمد از احد روشن — خدا فرموده در قرآن صفات و مدح و شان او
ولی از ذکر محبوبش بود خوشنودی خالق — ازین باعث نویسم یک دو حرف از داستان او
وسیله در دو عالم پیش خالق او بود ما را — زمین شد فرش عرش و لامکان شد آسمان او
وداد او وداد حق بود بی ریب و بی علت — که شد یحببکم الله آیتی اندر نشان او
وفائی عهد نسبت شد میان خالق و مخلوق — فمن اوفی بعهده الله آمد در امان او
وقود نار سنگ و ناس تعزیر جفا جویان — نجات آنرا شود حاصل که او شد مهربان او
وصول دولت جاوید شد موقوف بر فضلش — نشانش نیک روشن شد بمهر حسن جسم و جان او
ولی را رو بحق باشد نبی را هر دو جانب هست — که رویش هم بحق شد هم بخلق و استان او
ولادت یافت در بطحی مهاجر شد به یثرب بین — که باشد رحمت عالم شهان در خادمان او
وصال او اگر خواهی شوی سینه چون اشرف — فدا کن جان با آل و اصحاب و پیروان او

حرف الهاء قصیده

ماہ مولود نمودار ہے سُبحان اللہ — مولد احمد مختار ہے سُبحان اللہ

جنت آراستہ ہوتی ہے محبوبون کے لئے — حور و غلمان سے طرحدار ہے سُبحان اللہ

امتی آپ کا ہوتا ہے شگفتہ خرم — خوشدلی کا بنا گلزار ہے سُبحان اللہ

ہے رسول عربی شافع امت برحق — رحمت عام یہہ سرکار ہے سُبحان اللہ

مغفرت کا یہہ مینا ہے مبارک سبکو — بانگ صلوات کی ہر بار ہے سُبحان اللہ

کیون نہ خوش ہووے بدل مومن صادق ہر دم — آج مولود کا دربار ہے سُبحان اللہ

عرش سے تا بزمین رحمت و خوشحالی ہے — نور کی ابر سے بوچھار ہے سُبحان اللہ

امتی منزل فردوس مین جلدی پہنچین — کیونکہ وہ قافلہ سالار ہے سُبحان اللہ

شاہ کونین ہے ایسا کہ جلو مین جسکے — جبرئیل حاشیہ بردار ہے سُبحان اللہ

سب فرشتے ہون کھڑے مقدم حضرت کے لئے — یہہ عجب شان کا دربار ہے سُبحان اللہ

کیا احد میم کے پردے سے بنا ہے احمد — عقل اس جا پہ لاچار ہے سُبحان اللہ

ذات پاک اسکی نہ ہوتی تو نہ ہوتی دو جہان — واہ کیا شان نمودار ہے سُبحان اللہ

کوئی ثانی نہین اسکا نہ ہوا نا ہوگا — سایۂ رحمت غفّار ہے سُبحان اللہ

ہوسکے کس سے بیان آپکی مدح و تعریف — خود ثنا خوان ستار ہے سُبحان اللہ

معجزے آپکے چالیس ہزار ہین مشہور — ایک سے ایک طرحدار ہے سُبحان اللہ

آج فردوس مین حورون کو ملے ہین حلّے — در و یاقوت ہی زرتار ہے سُبحان اللہ

ہو شفاعت سے محمد کے جنان مین داخل — امتی گرچہ گنہگار ہے سُبحان اللہ

مدح خوانون مین یہہ ادنی ہے تمہارا اشرف — مضطرب اور دل افگار ہے سُبحان اللہ

جواب

بمولی یا مولی صاحب بمولی یا مولیﷺ ‖ بمولی یا مولی حضرت محمد یا رسول اللہ

قصیدہ

وسیلہ دو جہان مین ہی تمہارا یا رسول اللہ ‖ یہی باطن ہی اپنا آشکارا یا رسول اللہ

تمہاری خاک پا کا چشم مین اپنے کرین سرمہ ‖ ارادہ روز و شب یہہ ہی ہمارا یا رسول اللہ

کشادہ قبر ہو اسکی مثال روضۂ جنت ‖ جو کوئی امتی یہان سے سدھارا یا رسول اللہ

ہوان بیان دو جہان کی مشکلین ایک آن مین بیشک ‖ دل و جان سے کوئی تمکو پکارا یا رسول اللہ

خلاصی قید سے ہو و اسے دنیا و عقبیٰ مین ‖ تمہارا امتی گر ہانکہ مارا یا رسول اللہ

نہین نیکی کی پونجی ہی گناہون کا بڑا بوجھا ‖ شفاعت کا تمہارا ہی سہارا یا رسول اللہ

گئی طفلی ہی پستی مین جوانی گئی ہی مستی مین ‖ چلی پیری ہی سستی مین خدارا یا رسول اللہ

عجب غفلت ہی دنیا کی نہین کچھ فکر عقبیٰ کی ‖ نہین ہے کام کچھ اپنا سدھارا یا رسول اللہ

ملا تھا زندگی کا نقد عقبیٰ کی تجارت کو ‖ میری پونجی من اب آیا خسارا یا رسول اللہ

لیا دلال شیطانی مجھے بازار دنیا مین ‖ گمایا نقد ہا تون سے مین سارا یا رسول اللہ

ندارد کمترین اشرف وسیلہ جز تو در کونین ‖ حمایت کن شفاعت کن تو بارا یا رسول اللہ

جواب

طَلَبْنَا بَابَ مَوْلَانَا کَرِیْمٌ لَیْسَ یَنْسَانَا ‖ فَصَدَّقْنَا بِمَا جَاءَنَا بِہٖ صَادِقْ رَسُوْلُ اللہ

قصیدہ

طلب کرتے ہین مولانا گناہان بخشش سب دینا ‖ قبول لے ہمنے فرمایا نبی صادق رسول اللہ

محمد سب سے بہتر ہین دو عالم کے وہ سرور ہینا ‖ درود ان خلق کی بہتر ہین نبی صادق رسول اللہ

اشارہ جب کئے حضرت نے ہوا شق ماہ بار فعت
زمین پر آیا ورخدمت نبیٔ صادق رسول اللہ

گئے ہیں پیر کی شب کو نبی معراج میں دیکھو
سعادت سے بدل خوش ہو نبیٔ صادق رسول اللہ

جب اسماعیل ہوئے پیدا بیابان خشک تھا سارا
ہوا آباد وہ صحرا نبیٔ صادق رسول اللہ

ہی نکلا چشمۂ زمزم بنا کعبہ ہوا اسلام
بنا وہ قبلۂ عالم نبیٔ صادق رسول اللہ

محمد نے کئے گفتار خدا سے پائے ہیں دیدار
ہمارا ہے وہی سردار نبیٔ صادق رسول اللہ

محمد بولے یارب بخش امت کی بے ادبی
عفو کرنا سبھی نبی نبیٔ صادق رسول اللہ

محمد کی ثنا خوانی ہے ایمان کی نگہبانی
رہے قایم مسلمانی نبیٔ صادق رسول اللہ

محمد حق کا پیارا ہے وہ عالم کا سہارا ہے
فدا دل جان ہمارا ہے نبیٔ صادق رسول اللہ

محمد کی یہ امت ہے جو تابعدار حضرت ہے
اسے شرف شفاعت ہے نبیٔ صادق رسول اللہ

صنعت حرفین قصیدہ

عَلَيْكَ اَلْفَ صَلٰوۃِ عَلَيْكَ اَلْفَ سَلَامٍ
بِهَا لِنَقْضِ اُمُوْرَاتِ كُلِّهَا مَادَامَ

ہمای اوج رسالت میرا حبیب اللہ
قدم کو عرش بریں پر رکھا حبیب اللہ

ہوائے شوق میں قدوسیاں کھڑے سارے
پکارے دیکھ کے حضرت کو یا حبیب اللہ

ہلایا حلقۂ در لامکان قرب کا جب
درون پردے سے آئی ندا حبیب اللہ

ہمارا خاتم رسل خلیفۂ برحق
قدم بڑھا کے تو نزدیک آ حبیب اللہ

ہزار بار چلے اور کھڑے رہے حضرت
اسی طرح کی وہ سنتے صدا حبیب اللہ

ہر ایک قدم میں ہزاروں حجاب طے کرتے
پہنچ گئے سر انتہا حبیب اللہ

ہر اس وقت میں ہوا از ہجوم تنہائی
نہ تھا وجود وہاں جز خدا حبیب اللہ

ہجوم شوق سے آئی ندا کہ اے محبوب
قریب در دل و چشم بیا حبیب اللہ

ہوا نمود وہاں نور ذات مطلق کا	کہ دیکھے صاف جمال خدا حبیب اللہ
ہوا رسول کو دیدار حق بچشم سر	ہے خاص مرتبۂ اصطفا حبیب اللہ
ہم اور تم کا تقاضا جو درمیان سے اٹھا	بغیر اسکے نہ تھا دوسرا حبیب اللہ
ہدایت آپ کو اس جا ہوئی تشہد کی	کیئے ہیں نذر تحیت ادا حبیب اللہ
ہزار رحمت و برکات کا سلام آیا	طرف سے حق کے یہہ انعام تھا حبیب اللہ
ہماری یاد کئے صالحین کو کر واجل	یہہ تحفہ ذوق کا سب کو ملا حبیب اللہ
ہمیں نجات ملے دو جہان کی آفت سے	یہی سوال ہے اشرف کا یا حبیب اللہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہ	مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہ عَلَی النَّبِیِّ صَلٰوۃُ اللّٰہ
حق کا پیارا ہے احمد نام مبارک محمدؐ	سب سے افضل اور امجد عَلَی النَّبِیِّ صَلٰوۃُ اللّٰہ
عبد اللہ کے گھر آئے مژدہ رحمت کا لائے	جنت ہمکو دلوائے عَلَی النَّبِیِّ صَلٰوۃُ اللّٰہ
کون ہوا ایسا مرسل صورت یوسف سے اجمل	سیرت میں سب سے افضل عَلَی النَّبِیِّ صَلٰوۃُ اللّٰہ
یٰسین و طٰہٰ نام انکا نور سے اُسکے پیدا ہوا	جان جہان سب ارض و سما عَلَی النَّبِیِّ صَلٰوۃُ اللّٰہ
خاص وسیلہ امت کا اذن شفاعت حق سے ملا	دلبر جان محبوب خدا عَلَی النَّبِیِّ صَلٰوۃُ اللّٰہ
ماہ منور شاہ زمن حق سے دلائے حب وطن	امت کو جنات عدن عَلَی النَّبِیِّ صَلٰوۃُ اللّٰہ
آپ سے ہے امید مجھے راحت جسم و جان ملے	بخشش امت کی ہووے عَلَی النَّبِیِّ صَلٰوۃُ اللّٰہ
کس سے کہیں ہم دل کا غم مرض و مصیبت جور و ستم	دفع کرو سب درد و الم عَلَی النَّبِیِّ صَلٰوۃُ اللّٰہ
آپ سوا ہے کون حبیب دونوں جہاں میں خاص طبیب	بخش گنہ بطفیل مجیب عَلَی النَّبِیِّ صَلٰوۃُ اللّٰہ
اشرف مسکین پر رحمت ہووے خدا سے باعزت	دین و دنیا کی رفعت عَلَی النَّبِیِّ صَلٰوۃُ اللّٰہ

جواب

لاالہ الا اللہ ۔ لاالہ الا اللہ ۔ لاالہ الا اللہ ۔ محمد رسول اللہ

کوئی نہیں معبود ہمارا غیر از حق سو جو د ہمارا ۔ وہی ہے مقصود ہمارا لاالہ الا اللہ
ماسوی اللہ نفی کرو غیر خدا کچھ مت سمجھو ۔ ظاہر باطن یکساں ہو لاالہ الا اللہ
ذات اسی کی واجب ہے حاضر ہے نہیں غائب ہے ۔ سب پر قدرت غالب ہے لاالہ الا اللہ
کوئی نہیں ہے شریک اسکا واحد خالق ہے ہمتا ۔ مالک رازق ہے داتا لاالہ الا اللہ
غفور و شکور و قدیم و حکیم رحمن سبحان رب رحیم ۔ سلام و عزیز کریم و علیم لاالہ الا اللہ
اول و آخر اسکی ذات ظاہر و باطن اسکی صفات ۔ عشق سے اپنے کن کہا بات لاالہ الا اللہ
نور کو اپنے کر اظہار نام رکھا اس ستار غفار ۔ نور محمد شہ ابرار محمد رسول اللہ
باعث رحمت عالم کو ذات محمد ہے دیکھو ۔ محبوب خدا کا پیارا وہ محمد رسول اللہ
لوح و قلم کو پیدا کیا پہلے نبی کا نام لکھا ۔ شق قلم اسوقت ہوا محمد رسول اللہ
روحوں نے صف باندھے وہاں نور نبی پر ہو کے قربان ۔ شافع است شہ شاہان محمد رسول اللہ
اشرف مسکیں پر عصیان مدح نبی میں کھولا زبان ۔ انعام اسکو ملے غفران محمد رسول اللہ

اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه

سر برآرای ملک جان حبیب خالق یزدان ۔ شہ مرسل مہ عرفان محمد یا رسول اللہ
فلک رفعت ملک حشمت بود جبریل در خدمت ۔ قضا صولت قدر قدرت محمد یا رسول اللہ
شفیق حال مظلومان رفیق قلب ملہوفان ۔ خلیق خاص مسکینان محمد یا رسول اللہ
توئی بر گنبد اخضر نہادی پای خود اطہر ۔ ز عرش و لامکان بگذر محمد یا رسول اللہ
توئی خود رحمت عالم شفیع عاصی ملزم ۔ ترا خوانیم ما ہر دم محمد یا رسول اللہ

نهی بر زخم جان مرهم خلاصی کن ز درد و غم — رسیده تا بلب جانم محمد یا رسول الله

طبیب درد جسم و جان شفا بر دست تو آسان — برای حق بکن درمان محمد یا رسول الله

برای خالق باری دوای درد ما داری — مرا تا کی بغم داری محمد یا رسول الله

خدا فات ترا پیدا نموده بهر رحمت ہے — نگاهی لطف کن بر ما محمد یا رسول الله

بود قدر تو افزون تر به پیش خالق اکبر — نباشد کس ترا همسر محمد یا رسول الله

رفیع القدر جاه تو همه اندر پناه تو — باشرف بس نگاه تو محمد یا رسول الله

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وسلم وبارك علیه

لا اله الا الله یا واحد لا وحدانی — جواب — لا اله الا الله یا فرد مالک الثانی

مرحبا یا نور عینی مرحبا فی مرحبا — جواب — مرحبا جد الحسین الحسن یا مرحبا

شاه رسل نور حق فخر زمان صلو علیه — صاحب مهر نبوت در جهان صلو علیه

نور عالم جان آدم برزخ کون و مکان — جامع امکان و واجب در دو جان صلو علیه

شافی و کافی نموده در جهان ذاتش خدا — بهر خسته دل شکسته این جان صلو علیه

گر رسد دست شفا بخشش بدست این مریض — بهر صحت بهر صلوات خوان صلو علیه

گر رسد حرفی ز لبهایش بگوش جان و تن — زنده گردد تن ز جان جان ازجان صلو علیه

گر قدم بر خاک مهجوران گذارد از کرم — زنده گردد مرده جهان بدان صلو علیه

گر رسد بوی محبت در مشام جان ازو — مست گردد شاه روح جاودان صلو علیه

گر بمحفل ذکر نامش می رسد چون بوی گل — از دل آواز درود و از زبان صلو علیه

گر بدست آید گلی خوشبوی و رنگین از چمن — یاد کن نام محمد هم بخوان صلو علیه

گر بگویم یا محمد درد ما را کن دوا — با ملایک خوش نگه بین حاضران صلو علیه

اشو

اشرف دل خستہ امید شفا دارد زتو | حرمت روح نبی شافی وہاں صلو علیہ

اللہم صل وسلم بارک علیہ

جواب

شفاعت ہو محمد کی ہمیں ہر بار یا اللہ | ہمیں جنت ملے اور ہووے حق دیدار یا اللہ

قصیدہ نوشہ در مناجات

بالب دل بنا ایمان سے پر انوار یا اللہ | اسے رحمت سے دے اب دیدۂ بیدار یا اللہ
اگر غفلت سے دنیا کے کدورت ہے تو کر پیدا | لزوم ذکر سے ہو صیقل زنگار یا اللہ
ہدایت کر ازل سے امت احمد میں لایا ہے | ابد کے جام رحمت سے تو کر سرشار یا اللہ
لیاقت ہی کہاں [illegible] | اب اسکو بخش دے ای خالق غفار یا اللہ
ازل کیا ہی [illegible] | امانت سے مجھے رکھنا ابد ہشیار یا اللہ
لہاب نار کا [illegible] اپنا کرم کر کے | ہمیشہ کر رضامندی سے اپنا کار یا اللہ
مجھے محبوب کا اپنے وسیلہ تو نے بتلایا | حلاوت دے طفیل احمد مختار یا اللہ
مراد دو جہاں اسکے وسیلے سے دلا تیکو | درود اس پہ ہر دم اسپہ سو سو بار یا اللہ
رسولوں کا ہے سلطان [illegible] | سر ہر آرائی تکمیل دین شرع ابرار یا اللہ
وہی ہے باعث ایجاد عالم برزخ [illegible] | لبوں کو اسکے تو بخشا اسکہ گفتار یا اللہ
امید مغفرت تجھسے ہے مجکو اس وسیلے سے | لیجا جنت میں اور اپنا بتا دیدار یا اللہ
لے آیا پاس تیرے میں محمد کا وسیلہ اب | ہوا حرص میں مجھکو نکر اب خوار یا اللہ
تلاطم موج ہے طوفان غم اس بحر عالم میں | تو اس گرداب سے کر میرا بیڑا پار یا اللہ
محمد ہے مرا ممدوح اور محبوب ہے تیرا | شفاعت ہے قبول اسکی تیرے دربار یا اللہ

ترے محبوب کے مدّاح پہ شاہا کرم کر اب — ہے حاضر اشرف مسکین بہت نا چار یا اللہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْه

قصیدہ حرف الیا

یہ کس کی حسن جان افزا کا دل نے ذوق پایا ہے — کہ بن دیکھے یہ ہی آنکھوں میں وہ چہرہ سمایا ہے

نہ زندان کی رکہے دہشت نہ زنجیرون کی پروا ہے — کمند زلف کس نے خواب میں دل کو دکھایا ہے

پڑی کا ہش دل مہتاب میں شق ہو گیا سینہ — اشارہ سے جو ابرو کے ہلالی کو ہلا . . . یا ہے

غلام خادم خادم بھی کہنا کب ہمیں نسبت — کہ خادم اس در دولت کا روح اللہ کہایا ہے

عجب خدمتگذاری یاد تھی جبرئیل کو جسنے — انھوں کے گھر میں فرزندوں کا جھولا جھلایا ہے

شب معراج میکائیل نے براق کی اسکے — رکاب ہاتھوں سے تھامنا فخر اپنا سمیں پایا ہے

نہ خوش آتا ہے وصف حور جنت روضۂ رضوان — کہ جب سے دل نے وصف روئی احمد کا سنایا ہے

نہ کیونکر ہو فرشتوں کو شرف حضرت کی خدمت سے — کہ عرش نہ طبق پر جسکو خالق نے بلایا ہے

ہوا عیسیٰ کو مردہ قم باذن اللہ سے زندہ — انہوں کی امتی نے قم باذنی کہہ جلایا ہے

خدا نے حضرت ادریس اور حوروں کے ہاتھوں سے — جنھوں کے پیرہن امت کے جنت میں سلایا ہے

جو بھوکا ہو محبّت کا نبی کے اسکی خاطر کو — فرشتہ خوان میوہ بھر کے جنت سے لے آیا ہے

عجب جاہ نبی ہے جو گنہگاران امت کو — شفاعت سے کرم کر جنت الماوی دلا یا ہے

نہیں دنیا کی نعمت پہ نظر ان پاک بازوں کی — نبی نے جنکو خوان فقر سے لقمہ کھلایا ہے

زبان فیض سے اک کلمۂ توحید کو پڑھکر — بہت مردہ دلوں کو خواب غفلت سے جگایا ہے

اگر لکھنے کی نعت مصطفےٰ کی دل کرے رغبت — مضامین اسکی خاطر ہاتف غیبی نے لا یا ہے

قلم ہو شاخ طوبیٰ روز و شب ہو لوح کا نسخہ — سواد چشم حور العین سے کا جل بنا یا ہے

عطار

عطار وچوسف نام بہشت ہو کاتب یوں
قلم اشرف نے مدح احمدی میں اب لکھا یا ہے

قصیدہ

ہر سحر [illegible] ایسا آتا ہے مجھے
یاد اس چہرۂ انور کی دلاتا ہے مجھے

باغ و صحرا میں ایک نسیم و شجر کا پتا
صفحۂ مدح نبی پڑھ کے سناتا ہے مجھے

پہلے کھاتا تھا میں غم اپنے گناہوں کے لئے
اب تو ہر روز غم ایمان کا کھاتا ہے مجھے

آج اس شان محشر کی محبت کا عشق
دل تشفی کے لئے یاد دلاتا ہے مجھے

کیا مزہ نام محمد کا زبان پہ گویا
نعمتیں روضۂ جنت کی کھلاتا ہے مجھے

روئے احمد کا تماشا [illegible]
جیتے جی حضرت رضوان سے ملاتا ہے مجھے

دُرِ دندان محمد کی صفائی کا خیال
چشم سے بحر گہر ریز رلاتا ہے مجھے

پردۂ چشم ہے آلت [illegible] جہان میں روشن
آئینہ پر رخ احمد کا دکھاتا ہے مجھے

سیل آنکھوں کا جو فرقت میں بنا ہے دریا
جوش سے سمت مدینے کے بہاتا ہے مجھے

کیوں تماشے [illegible] فدا جان [illegible]
شمع پر عاشق پروانہ جلاتا ہے مجھے

رنگ پر [illegible] کے پھولا ہے چمن
[illegible] شگفتہ دہن غنچہ ہنساتا ہے مجھے

لب لعلین کا تصور بکلام اعجاز
خون دل ساغر چشموں سے پلاتا ہے مجھے

پاؤں گر پاؤں مبارک تو ملوں چشم اسیر
دل تمنائی محبت یہ سمجھاتا ہے مجھے

اس گلستان جہان میں بخیال اشرف
رات دن نور محمد نظر آتا ہے مجھے

قصیدہ بہاریہ

جواب

محمد حامی امت شفیع اہل عصیان ہے
محمد صاحب تاج دلواؤ دین و قرآن ہے

محبت مین نبی کے جان آدم سخت نالان ہے
یہہ فیض خاندان جاہ اعظم شاہ رسولان ہے

ذرا بو پائی ہے باد صبا نے زلف کی اسکے
بہار گلشن بہشتی ہے غنچہ باغ خندان ہے

یہہ کس گل رو کے ہے عرق جبین کا باغمین چرچا
گلاب و سمن تیاری خجالت سے دامن افشان ہے

نگاہ فیض اس عین حیا کی کیا لکھے خامہ
کہ نرگس کا چشم حیران شبنمی سے عرق ریزان ہے

گناہون سے خزان اس باغ امت مین ہے کیونکر
بہار ہشت باغ جنت باغبان کا جبکے دامان ہے

جدائی مین وہ گل رخسار کے حیران نسیم خلد
ہوا دل تنگ غنچہ گیسوئے سنبل پریشان ہے

وہ خوش قامت کا سایہ باغ جنت مین بنا دالیا
اسی حسرت سے گل مین گڑ گیا سرو خرامان ہے

چلی اس زلف مشکین سے نسیم فیض دنیا مین
بنا خوشبو چمن مین ورد و نسرین و ضمیران ہے

خدا کے روضۂ جنت کا مہمان ہے نبی برحق
طفیلی امتی اسواسطے یہہ حور و غلمان ہے

شب معراج کو جبرئیل نے ایسی منادی کی
کہ جشن و شب خدا عرش مین پر آج مہمان ہے

نہ ہووے درد و دوزخ سے وہ کل ناخوش کبھی بیشک
جو مولود نبی پر آج خوش دل اور شادان ہے

رسولون کو یہی تھی آرزو امت مین ہوون اسکے
کہ جسکی کفش بردار ہے اسے ہمکو عزت و شان ہے

کرین گے اپنی امت کی شفاعت تب کھلیگا حال
وہ کیسی رحمت خدا ہے جہہ کیا بار عصیان ہے

اگر مرض گنہ سے جو کوئی بیمار ہو جاوے
تو استغفار اعظم اسکی بیماریکہ درمان ہے

کرم کی ایک نظر سے دو جہان مین شاد و خرم ہو
یہہ مکہ اشرف مسکین تمہارا ہی ثنا خوان ہے

قصیدہ

ہستی مین دو جہان کے جہان تک ظہور ہے
دل سے یقین سمجھیان محمد کا نور ہے

جس دل کو روز و شب تیری جانب حضور ہے
دنیا و آخرت مین اسی کو سرور ہے

حضرت نبی کے نام سے حل ہووین مشکلات
مومن کو ورد نام کا اسکے ضرور ہے

احمد کے نام کا یہ ہے مجالس مین آج ذکر ❊ قدوسیان عرش کا اس جا وفور ہے
یاسین تمہارا نام ہے طٰہٰ تمہاری شان ❊ جریان حکم شرع بیوم النشور ہے
احمد کی ذات ذات احد سے جدا ہے کب ❊ سمجھے نہین تو فہم کا اپنے قصور ہے
جو صدق دل سے آیا امت مین ہو گیا ❊ اسکے لئیے یہ جنت و رضوان و حور ہے
روز ازل سے تا بابد ذات وان مدام ❊ حسن محمدی کا دو عالم مین شور ہے
لولاک تخت رفعت و اسرٰی محل قدر ❊ رتبہ جناب پاک کا امکان سے دور ہے
والیل زلف مشک فشان والضحیٰ جبین ❊ والفجر صورت و تن پاکیزہ ... نور ہے
کیونکر ملے وہ نعل بلالی کی خاک پاک ❊ انور بصر سے قدر رفیع اسکی دور ہے
ہے آرزو کہ لب پہ اخیر کو ... ❊ مجبور تن ہے جان سراپا صبور ہے
ہے اشتیاق شوق انا اسعد ... ❊ کالنون دل ہے سینہ بریان تنور ہے
انچکان ... ❊ ہردم شرور نفس کا سد مکر و زور ہے
حق کی جناب ... ❊ احمد کی ذات کا جو صبور و شکور ہے
با مصطفیٰ مراد ... ❊ دربار مین خدا کے شفاعت ضرور ہے
سب کو نجات ہووے شفاعت سے آپکی ❊ اشرف امیدوار بہت پر قصور ہے

خمسہ

دو عالم کے شہ ... محمد ہین تو کیا غم ہے ❊ شہ امجد ہمارا نور محمد ہین تو کیا غم ہے
زبان پر آئے جب آدم ... عالم ❊ ہوئی رحمت ہے پیر انبیر محمد ہین تو کیا غم ہے
تمہارا امتی ہووے ... نام کو لیوے ❊ یہ سکرات اسکی آسان تر محمد ہین تو کیا غم ہے
قبرین ... ❊ عجب حالت بخاک اندر محمد ہین تو کیا غم ہے

چراغ ایمان کا آوے قبر مین روشنی لاوے
شب روشن سہ و انور محمد ہین تو کیا غم ہے

فرشتے پوچھنے آوین جواب صاف وہ پاوین
خدا راضی نبی خوش تر محمد ہین تو کیا غم ہے

فرشتے اسکو پوچھین تب تو جانے ہے محمد کو
خدا کا دوست ہے رہبر محمد ہین تو کیا غم ہے

فرشتے اسکو بولین تب تو سو آرام سے اسجا
تیرا والی ہے پیغمبر محمد ہین تو کیا غم ہے

تو ہے بندہ الہی کا محب ہو مصطفائی کا
ہو آل اصحاب کا چاکر محمد ہین تو کیا غم ہے

قیامت مین بلاوینگے جو قبرون سے اٹھاوینگے
شفاعت ہووے در محشر محمد ہین تو کیا غم ہے

وہان دوزخ کا کھو لینگے سبھی نفسی پکارینگے
ہمارے آج سر او پر محمد ہین تو کیا غم ہے

جو ہو توفیق اب تجھکو فدا کر جان محمد پر
حبیب دلدار ہے دلبر محمد ہین تو کیا غم ہے

پڑھا کر کلمہ طیب ادب سے ورد کر ہر دم
دو عالم ہے تیرے سر پر محمد ہین تو کیا غم ہے

محمد کا وسیلہ ہے تجھے پھر کسکی پروا ہے
وسیلے سے نہ ہو منکر محمد ہین تو کیا غم ہے

انھون کی آل کا دامن پکڑ مضبوط ہاتھون سے
فدا کر جان صحابون پر محمد ہین تو کیا غم ہے

محمد کی ثنا خوانی مین اشرف تو ہوا مشہور
کہا کہ یونہی اکثر محمد ہین تو کیا غم ہے

قصیدہ

جواب

عِبَادَ اللّٰہِ رِجَالَ اللّٰہ
وَکُوْنُوْا عَوْنَنَا بِاللّٰہِ

اَعِیْنُوْنَا لِوَجْہِ اللّٰہ
عَسٰی نَحْظٰی بِفَضْلِ اللّٰہ

یقین ہے قطب ربانی وہ ہین محبوب سبحانی
لقب ہے غوث صمدانی محی الدین جیلانی

مریدون کے ہو تم والی تمھارا مرتبہ عالی
ہمین ہے آج خوشحالی محی الدین جیلانی

سبھی ابدال اور اوتاد سبھی انجاب اور انجاد
مدد ہووے مجھے ارشاد محی الدین جیلانی

رجال الغیب آتے ہین تنت شرہ و سناتے ہین | تمہارا ورد بتاتے ہین محی الدین جیلانی
تمہارے سلک مین سارے خدا کے اولیا پیارے | مدد میری کرو بارے محی الدین جیلانی
وسیلہ مرشدون کا کر مین آیا خوش کدورت | تمہ پاس چلو لیکر محی الدین جیلانی
خدا کے اولیا جتنے تمہارے در پہ آ بیٹھے | ولایت انکو دلوائے محی الدین جیلانی
سند پہ اولیاؤں نے تمہارا دستخط ہے جب | تو اعدا انکو سیج پانے محی الدین جیلانی
ہوا ہی نا کوئی ہوگا تمہارا سا ولی حبا | ہے فخر اولاد آدم کا محی الدین جیلانی
یہودی چور آیا تھا ہدایت تم سے پایا تھا | ولی اسکو بنایا تھا محی الدین جیلانی
ہے کمتر اشرف سلطین مرید و بیت آئین | کرو اب اسکا دل تسکین محی الدین جیلانی

جواب قصیدہ

یارب صل علی محمد شفیعنا فوقنا المطہری | بدالھی اجب دعائی الی منادی باضطراری

حبیب خالق شفیع محشر رسول اکرم نبی امی | مطیع صادق کریم مطلق زعیم عالم نبی امی
لدشس صنوبر رخش منور منقش مظہر لبش چو شکر | جمال عنبر بروح اطہر بجسم خاتم نبی امی
سر شریعت شہ طریقت مہ حقیقت شفیع امت | محیط رافت وزیر نبوت بنور اقدم نبی امی
شہان عالم جہانستانش فقیر ایشہ پاسبانش | مطیع و منقاد دو جہانش شہ دو عالم نبی امی
بنور انور بذات اطہر بقدر اکبر بذات منور | بتن معطر بمو معنبر بخلق اعظم نبی امی
امام مرسل بحسن اجمل صفات اکمل بخلق افضل | بنور اول بعقل اشمل بقلب اسلم نبی امی
بہر سپہرش مہ نہ چمکش مع و عطارد مطیع فرمان | زحل غلامش فلک مقامش بحکم احکم نبی امی
بساط عرشش مقام کرسی بہ پیش لوح و قلم بدستش | نجوم چاکر ملک سپاہش بصدر اعظم نبی امی
شفیع محشر بلطف و رحمت ابو خیر الامین سخن | سر ولایت شہ ہدایت بعلم محکم نبی امی

زہر چہ دانی بہ نعت احمد بگو مگوئی اینجا بوصف احمد دبیر افلاک خوش نویسد باسم اعظم بنی اُمّی
بلبل اسری بہ روز اضحیٰ بہ بیت اقصیٰ بمکان تدلّی بلفظ اوحیٰ بنام بشریٰ بفخر آدم بنی اُمّی
ابو البشر شد زنور پاکت سجود گاہ ملک بجنت نجات ایوب شد زنامت چہ نام گویم بنی اُمّی
نجات نوحی ز آب طوفان نجات یونس ز شکم ماہی نگین انگشتری سلیمان چہ اسم خوانم بنی اُمّی
خلیل از آتش ذبیح ز بسمل ز ہجر فرزند پیر کنعان کہ داد پیغمبر و ولی را نجات از غم بنی اُمّی
کلیم و عیسیٰ الشوق رویت بہ بیت اقصیٰ کنی امامت ملایک انجم بپای بوست فلک شود خم بنی اُمّی
تو تخم ہستی جملہ عالم تو اصل موجود و فرع آدم نہال رعنا گل شگفتہ بباغ ہاشم بنی اُمّی
چو برزخ آمد جناب پاکت وجوب امکان ازان ہمہ ثابت اتم شوکت اتم رفعت بجوق ہمقدم بنی اُمّی
تو قی مذکر توئی مصدق خطاب طٰہٰ بنام یٰسین توئی مزمل توئی مدثر لقب مستم بنی اُمّی
درود بر تو سلام بر تو ہمیشہ از حق مدام نازل شمار قطرات و ریگ صحرا بعدد انجم بنی اُمّی
بآل و اصحاب تو ہمیشہ بتابعین و جمیع مومن مدام نازل شود ز رحمٰن ہمین دعایم بنی اُمّی
برو صبائی بہ پیش احمد رسان پیامی ز شوق اشرف فتادہ مضطر بخاک راہت بچشم پرنم بنی اُمّی

قصیدہ صنعت ابجد

امام انبیا افضل شہ اعلیٰ محمد ہے بشر کا بادشہ باذل بڑا بینا محمد ہے
تبسم تازگی بخش گلستان تفضیل ہے ثنا ثابت ہے فرقان سے مستثنا محمد ہے
جمال جان فزا سے جسم و جان میں جاودان رونق حکیم حاذق حسم و اعطینا محمد ہے
خلیق خلق و خوبی خاص ہیں خاصے خدا کے وہ دلیل دولت دین داور دینا محمد ہے
ذرا ذوق محبت ذائقہ دل کو چکھاوے تب رہ رحمت سے عقبی میں رفیق اسکا محمد ہے
زمین زیبا زر گل سے بنی اسکے تصدق میں سرور سینہ غمگین سپہر سری محمد ہے

شہنشاہِ شفیعِ حشر شمسِ آسمانِ دین — صباح صبر و صادق صاحب اوحیٰ محمدؐ ہے
ضیاءاتِ قدرتِ پاک خدا میں رزقِ عالم کا — طہارت طہر ذاتی حضرت طٰہٰ محمدؐ ہے
ظہورِ ظاہرات و ذاتِ احمد رشدِ انسان — علیم و عالمِ علمِ لدنّی کا محمدؐ ہے
غزائی غم غرور نفس پہ غالب رہتے ہر دم — فدائی فدیہ جان فخر او حینا محمدؐ ہے
قدم قربیت قد بیٹھے قایم قیامت تک — کرم کا کار امّت میں کرم فرما محمدؐ ہے
لبالب لب تلک پر شوق جام دل ہے — مطوق سیم مالک سے بنا ایسا محمدؐ ہے
نگاہِ نور سے نعمت دلائی جسم عالم کو — وکیلِ وحدت و کثرت ولی اولیٰ محمدؐ ہے
ہدایت ہے تجھی میں ہے لیا اولاد آدم کو — بنا یار استہ حق کا میرا مولیٰ محمدؐ ہے
یم یاد الٰہی میں نہاں لا الٰہ — اشہد الا اللہ اشرف دل سے جو معنیٰ محمدؐ ہے

قصیدہ صنعت حرفین

بادِ حق الٰہی فرض ہے ادا ... پیغمبری — از زبان اقرار ہے تصدیق دل ہے رہبری
بین ہے ایمان حق پہ باطن اور ظاہر ... — ... کی سمجھنے سے تجھے ہو بہتری
یادری ہو ... الٰہی ... حبیب ... — جن کو ہے حق سے ملی سب انبیا کی سروری
یاور دل خستگان ہے مشفق غم ... گان — رہنمائی بندگان جن و بشر حور و پری
پاس کا ... آس ... — ... محبت کی ہے اکسیر تجھکو ایک ذری
یاد کر دل میں محبت کی ... صبح و شام — ... طواف دل تجھے ہر روز حج اکبری
... حضرت ... شان ... — جس کے رتبے کی ملی کسکو نہیں ہے ہمسری
... یقین ... — ان ہزار حرف سے گر ایک پہنچا سر سری
ادراک ... دل ... — ... کفایت ہے شفاعت کو ہر روز ... ری

یہان پہ نعت احمدی مین شاہ عالم نے لکھا — خود خدا ہی کی کئی خود ہی کئی پیغمبری
یک بیک در نیم شب ہاتف نے یہہ مژدہ کہا — مدح احمد سے ہے روشن تیر نیا طبع انوری
یا واحمد کی بہت ہے پڑھہ قصیدہ ایک اور — جسکو سنکر مست ہون خورشید زہرہ مشتری
ہے یہ مین جوہر نعت احمد جوہری ذات احد — مدح محبوب خدا کا خود خدا ہے مشتری
یا سنے دیکھے قبولے اشرف مسکین کی عرض — کون جانے قدر اس جوہر کی غیر از جوہری

جواب

یا محمد دو جہان مین ہو شفاعت اظہری — عرض اتنی ہو قبول درگہ پیغمبری

دیگر قصیدہ فارسی صنعت حرفیت

یا محمد بر تو زیبا خلعت پیغمبری — یا ہیچ کس مثل تو نامد زیر چرخ چنبری
یا فہم مقصود خود را در طلبات یا رسول — شکر و احسانت چہ گویم کز ہمہ بالاتری
یاد این دل خستہ گاہی در حضورت بگذرد — بہر حق بر حال زارم کن نگاہ سرسری
یک نگاہ فیض تو بخشد گدائے خستہ را — شوکت جمشید و خسرو حشمت اسکندری
یا محمد در جہان عمری گذارم شادمان — باشدم ایمان سلامت از لطفم بنگری
یا محمد در حساب قبر و حشر و پل صراط — کن شفاعت پیش حق ہمرہ بسر چون بگذری
یا محمد بر لب کوثر مرا جامی دہی — لذتی یابم ز دیدار خدا زان ساغری
یا محمد پیش مدّاحت زکاہی کم بود — دولت خاقان چنین محصول ملک قیصری
یا محمد مدح تو افزود شان فضل من — از کمال فاریابی در جمال عنصری
یا محمد لایق تو مدح نتوانم نوشت — بسکہ از وہم و قیاس و فہم و عقلم برتری
یا محمد اشرف دل خستہ ام در کوی تو — کن شفاعت در دو عالم در جنان ہمرہ بری

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

قصیدہ شکریہ

فرض ہم پر سبکے اول اب خدا کا شکر ہی — جسم و جان پیدا کیا ذات بقا کا شکر ہی
نیستی سے ملک ہستی میں لے آیا شکر ہی — ایک قطرہ سے بنایا کبریا کا شکر ہی
پھر کیا انسان اور اسلام پر پیدا کیا — نعمت ایمان دیا فضل و عطا کا شکر ہی
امت احمد میں لایا بے کہے سب کچھ دیا — راہ جنت کی بتایا رہنما کا شکر ہی
علم کی دولت دیا رحمت سے اپنے سرفراز — پھر کیا اس بخشش بے انتہا کا شکر ہی
جسم و جان کے مرض کو صحت دیا شافی نے آج — روز و شب مالک کے احسان و شفا کا شکر ہی
ہی سماعت اور بصارت ان صفت کی ہیچ ہیب — حسن صورت کا دیا عقل رسا کا شکر ہی
سوز و تپش ایسا دیا نور ہدایت سے یقین — دل میں دانائی دیا فہم و ذکا کا شکر ہی
رہ شریعت کی بتایا بھیج کر ایسا کلام — آیت قرآن امام و پیشوا کا شکر ہی
ہی دیا توفیق مدح احمد و نعت شکر کی — اس حبیب اللہ کے مدح و ثنا کا شکر ہی
دمبدم کر شکر اشرف فضل حق تجھ پر ہوا — حرمت روح محمد مصطفی ... کا شکر ہی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

قصیدہ در نعت خصوصیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حمد خدا کہ خالق و پروردگار ہی — واحد ہی لا شریک ہی اور کردگار ہی
جسکی ثنا کریں تو اسی کی ثنا ہی سب — رحمٰن رحیم و مالک و رزاق و بار ہی
نعت محمدی کہ ہی سب درد کی دوا — درمان مرض منقبت چار یار ہی
آل نبی کی اور صحابوں کی مدح بول — جنکے سبب سے دور جہان برقرار ہی

تھی کنیت نبی کی ابو القاسم و اپین
القاب آسمان پہ محمود و بار ہے

انجیل مین ہے حامد و توریت مین ضحوک
تخت زمین محمد و احمد پکار ہے

ماہ ربیع الاول و تاریخ بارھوین
دوشنبہ وقت صبح کا روشن دثار ہے

پیدا ہوئے ہین احمد مرسل جہان مین
تھا عام فیل سال یکم اشتہار ہے

نازل ہوئی ہے وحی چہل سال پر صحیح
تاریخ بیست و ہفت رجب کا شمار ہے

پنجاہ ایک سال پہ معراج ہے نشر
تیرہ برس مین ہجرت شہ عالی تبار ہے

دہ سال و تین ماہ رہے ہین مدینے مین
تیرسٹھ برس مین رحلت خاطر فگار ہے

ماہ ربیع الاول و تاریخ بارھوین
روز دوشنبہ نقل مکان انتشار ہے

تیئیس سال وحی مین گذرے کہ ہوئی وفات
سن یازدہ ز ہجرت آن نامدار ہے

سب انبیا کے معجزے حضرت کو تھے ملے
اسکے سوا تھے خاص بہتر شمار ہے

معراج و سایہ شق قمر صوم اور صلواۃ
امت کے اولیا کی کرامت ہزار ہے

اذن شفاعت امتی و کوثر و مقام
وحی و علوم و اسم خصوصت شعار ہے

محبوب کے طفیل سے اشرف پہ رحم کر
شافی ہے تو کریم ہے آمرزگار ہے

قصیدہ در مدح حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ

حضرت علی نبی کا برا جان نثار ہے
مشکل کشا کے نام سے دل کو ابھار ہے

تھے زوج فاطمہ کے نبی ابن عم مصطفی
ہے بو الحسن وہ کنیت شہسوار ہے

تھا بو تراب انکا لقب مرتضی امیر
شیر خدا اسد ہی شہ ذو الفقار ہے

ختم خلافت آپ نے کی پانچ سال تک
سہ ماہ اور راویہ صحت نگار ہے

انا فتحنا شان مین آیات ہل اتی
من کنت بھی حدیث طہارت شعار ہے

پائی شہادت آپ نے مسجد میں کوفے کی　　ماہِ صیام نوزدہم یادگار ہے
تھا روز جمعہ وقت فجر در نماز فرض　　خون سے خضاب ریش مبارک نثار ہے
تیر ستم سے کیا عمر تھی مدفن نجف ہوا　　چالیس سال ہجرت احمد شمار ہے
ہوئی تحریر شریف درجہ شہادت میں نامور　　اہل عبا ولی خدا باوقار ہے
مظہر العجائب آپ کا القاب ہے نشر　　وہ سلسلے میں فقر کے عالی تبار ہے
آسان ہوں ان مشکلات بطفیل علی الیقین　　اشرف ہے خستہ جان سے زار و نزار ہے

قصیدہ مدح حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

شاید امت احمد کی عالی شان ہے　　جسمیں یہ پیدا امام عارف نعمان ہے
کنیت ہے ابوحنیفہ نام ہے نعمان [illegible]　　ابن ثابت ہے سراج الامتی فرمان ہے
چودہ سو [illegible]　　تابعین سے ذات اقدس صاحب عرفان ہے
پائے تھے صحبت صحابہ ان کی [illegible]　　جیسے انس بن مالک و عبداللہ [illegible] ہے
مصطفیٰ نے شان میں ان کے کہی [illegible]　　چراغ امتی ہاں صاحب ایقان ہے
تابعین میں حماد و [illegible] سے سیکھے حدیث　　جون عطا ای نافع حماد و سلمہ و عدنان ہے
حضرت باقر ابو جعفر کی خدمت میں دو سال　　معرفت دینی حقایق سیکھے تھے اعلان ہے
آپکے شاگرد ہیں علما [illegible]　　ان میں ابو یوسف محمد ابوالحسن شیبان ہے
ہیں زفر داؤد طائی او فضیل [illegible]　　صاحب مذہب امام اعظم ذوالفیضان ہے
لکھو پنجاہ میں نجف [illegible] وفات　　لاکھوں افزون ولی مذہب میں ان کے جان ہے
ہیں [illegible]　　سنت احمد کا عالم بحر بے پایان ہے
[illegible]　　صاحب تقوی و فتوی عاشق سبحان ہے

روز و شب تھا ختم قرآن نفل رکعت ایک ہزار | صوفی صافی ولی ہے شایق رحمان ہے
تھا قیام شب صیام و ہر تعلیم علوم | جن سے حکم دین احمد اب تلک جریان ہے
ہیگا شاگردان شاگردون مین اشرف کمترین | آپ کے لطف و کرم کا اسکو اب ارمان ہے

قصیدہ مدح حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امت احمد کے علماؤن مین کیا دیندار ہے | منقبت کا جسکے ایک شمہ یہان اظہار ہے
ہے امام شافعی الہاشمی قرشی نسب | جو محمد ابن ادریس اسم گوہربار ہے
کنیت انکی ابو عبداللہ مشہور زمان | عالم کامل ولی اور صاحب اسرار ہے
یکصد و پنجاہ ہجری مین ولادت آپ کی | چودھوین ماہ رجب کو راست یہہ گفتار ہے
عمر ہفتم سال کی تھی حفظ قرآن کر چکے | چودھوین سال آپ نے فتوی لکھے اظہار ہے
ذہن ثاقب حفظ کامل عقل حق اندیش ہے | متقی ہے صاحب مذہب و ذوالاذکار ہے
عمر پنجاون کی ہوئی تب غرۂ شعبان کو | سال دو سو چار مین رحلت کا پھر آثار ہے
حضرت سفیان ثوری نے لکھا یون انکی عقل | سب جہان کی عقل سے تولا تو رجحان بار ہے
علم سیکھا ہے محمد بوالحسن شیبان سے | تابعین سے استفادہ آپ کا اقرار ہے
انکے تھے شاگرد امام احمد حنبل بجان | جن سے اس دین محمد مین یہہ استقرار ہے
صاحب باطن تھے بے شک اور اویسی فیض تھا | جان و دل نور محبت سے پرانوار ہے
رحمت امت ہے ان علماے دین کا اختلاف | کیا عزیمت اور رخصت وسع کا اشعار ہے
بو حنیفہ شافعی مالک و حنبل ہین امام | چار ارکان شریعت دین کا استظہار ہے
انکی ہے تقلید مین تحقیق ایمان کا مزا | پیروی کر ایک کی کامل تو بیڑا پار ہے
ہے وراثت دین احمد کی تمہارے ذات مین | آپ کی اشرف پہ شاہا رحمت درکار ہے

قصیدہ مناجات فاتحہ

طفیل احمد مختار ہمکو اب خدا بخشے
رضا ایمان و راحت شادمانی مدعا بخشے

جہان مین زندگی ہو تندرستی اور فراغت سے
سبھی امراض جسمانی کو یارب تو شفا بخشے

رہے ایمان سلامت دین و دنیا کا ملے مطلب
بوقت مرگ رحمت سے گناہون کی دوا بخشے

رکھے توفیق سے اپنے شریعت پر قدم ثابت
ملے لذت عبادت کی ہمین اپنی رضا بخشے

دلا روزی حلال و پاک برکت رزق مین ہووے
ہر ایک مشکل کی آسانی بحق مصطفی بخشے

ہو صالح دیندار و نیک بخت اولاد دنیا مین
تو اپنے فضل سے سبکو فضیلت اور حیا بخشے

رہین سب مومنین قایم رضامندی ابن احمد کے
جماعت کو مسلمانون کے صلح و اتقا بخشے

رہے آباد دنیا مین سبھی امت محمد کی
تمامی حاجیون اور زائرون کو آسرا بخشے

الٰہی امت احمد کا تو حافظ نگہبان ہے
جو اس مجلس مین حاضر ہین سبھونکا مدعا بخشے

کیا ہے جسنے مجلس اسکو دے توفیق رحمت سے
بر آوین مطلب دل دین و دنیا مین جزا بخشے

بحق مولد حضرت یقین ہے دل سے اشرف کو
شفاعت ہو نبی کی سب معاصی کبریا بخشے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

قصیدہ

حُبِّ نبی ہے جسکو وہی خوش نصیب ہے
روح القدس سے جان اُسی کی قریب ہے

ہر سر مین سِرِّ حق ہے تفاوت بشکل و عقل
صورت صفا ہے سیرت خاطر فریب ہے

خالی نہین ہے کوئی مکان عشق یار سے
گر لامکان ہے وہان بھی محبت حبیب ہے

درد مہاجرت سے تڑپتا ہے کیون دلا
مرض گناہ کو تیرے شافی طبیب ہے

پورا ہوا سفر ترا اے دل تو شاد ہو
کر آنکھ بند ملک بقا عنقریب ہے

شادی و غم ہے صحت و مرض اس جہان مین
ہردم رہ حیات فراز و نشیب ہے

نزدیک ہے مکان حبیب اہل دل کے پاس
جان سے گذر کہ منزل جانان قریب ہے

دامن پکڑ حبیب خدا کا بدست شوق
امت کے عاصیون پہ شفیق و لبیب ہے

دربار حشر مین وہ ہے مختار بادشاہ
روح الامین حضور مین جسکے نقیب ہے

مثل بشر ظہور مین باطن مین روح روح
خود بحر ہے صدف ہے گہر ہے عجیب ہے

امت مین احمدی کے ہزارون ہین شاعران
اشرف سبھون سے عاجز و مسکین غریب ہے

جواب

صلاة الله علی الهادی محمد | قصیدہ قومہ | شفیع الخلق فی یوم القیامة

روایت مولد حضرت کی بیان ہے
کہا راوی نے کیا شیرین زبان ہے

کہ بولے آمنہ جس رات حضرت
ہوئے پیدا یہہ اس شب کا بیان ہے

کہ بی بی آسیہ حورون کو لیکر
میرے گھر آئے اب تک وہان نشان ہے

کہے تیرے شکم مین ہے وہ سید
بنا جسکے لئے سارا جہان ہے

تو کچھ مت فکر کر اے میری بی بی
ترا فرزند شاہ دو جہان ہے

کہ اتنے مین ہوا ایک مرغ پیدا
سفیدی رنگ کی اسکی نشان ہے

پھر آیا پر شکم پر میرے اسنے
ہوئی فرحت کہ خارج از بیان ہے

دیا پینے کو ایک جام لبالب
کہ شیرین شہد لذت ہر زبان ہے

سفیدی شیر سے تھی اسکی فایق
شراب خلد تھی بس بے گمان ہے

جو پی مین نے اسنے سیراب ہو کر
تو دیکھی نور ایک جلوہ کنان ہے

کہا اسنے حبیب حق ہو ظاہر
زمین پر تو آخر شاہ بہ سلطان ہے

تو ہے مختار سب خلقت کا والی — مکان پاک تیرا لامکان ہے
سریر آرای ملک آفرینش — دلیل حق شفیع امتان ہے
مہ رحمت ہے برج اصطفا کا — ترے تابع زمین و آسمان ہے
ہوئے تب اشرف المخلوق پیدا — صلوۃ اللہ بر روح و روان

جواب

تعالی شانہ کا وصف کب لکھنے آیا ہے — کہ مشکل یہہ بیان وحشت سے خامہ تھرتھراتا ہے

قصیدہ وجدانی

مبارک باد ای امت ابشاہ رسلان آئے — وجود رحمت عالم شفیع دو جہان آئے
[illegible] اب بلا امت جان امت کو — دوای درد عصیان شافی دلخستگان آئے
ہوئی ہے انتہی اب [illegible] حاصل — کہ نور خاص رحمانی شفیع انس و جان آئے
طبق پر نور [illegible] — کہ گھر میں آمنہ کے وہ شہ کون و مکان آئے
[illegible] — ہدایت کے فلک سے آفتاب عز و شان آئے
بشارت [illegible] شب میلاد حضرت کی — کہ سلطان رسالت باعث امن و امان آئے
پکارے دشت و صحرا [illegible] — محمد رحمت عالم شفیع امتان آئے
[illegible] — چراغ دو جہان نور زمین و آسمان آئے
حقیقت نور حق [illegible] — بصورت قبلہ ایمان امام دو جہان آئے
عجب گوہر صدف سے دو جہان کے بیچ ہے پیدا — [illegible] ظاہر اور نہان آئے
[illegible] — ہوئے ظاہر ہزاروں ایسے ختم مرسلان آئے
قلم یہان وجد کے عالم میں مشکل سے چلتا ہے — کہ یہہ تو خود [illegible] عرب میں بے عیان آئے

گل گلذار محبوبی بہارستان قدسی کے ۔۔۔ بہار باغ جنت کے قدسی باغبان آئے

بھر اول جب فلک کی سیر سے تب صلب آدم مین ۔۔۔ زمین آباد کرنے ساکن باغ جنان آئے

اگر ممکن نہ ہو دوران صفات ذات ہو وجب ۔۔۔ قدم کے حادثے اندر مکان از لامکان آئے

صفات اسکی قدیمی ہے فقط و ہو کا ہے حادثکا ۔۔۔ کہ سیر عرش و کرسی کردہ جان قدسیان آئے

یہان حد ادب ہے کر زبان کو بند ای اشرف ۔۔۔ گناہون کی شفاعت کو ہمارے مہربان آئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم بَارِك عَلَیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد | جواب | قصیدہ | مُلَمَّع | یَا رَبِّ صَلُّوْ عَلَیہِ وَسَلِّم

گر ہوش داری از دل بدانی خود عین عالم جان جہانی ۔۔۔ ظاہر نشانی از بی نشانی اَللّٰہُ بَاقِیْ وَالْکُلُّ فَانِیْ

کب تک رہیگا حیرت کے اندر آنکھہ اپنی دلمین نظر کر ۔۔۔ دنیا و عالم ہے سب ہوا پر اَللّٰہُ بَاقِیْ وَالْکُلُّ فَانِیْ

باطن ہے ظاہر وہ جان جانی اول ہے آخر اسکی نشانی ۔۔۔ پیرونکو طفلی ہے یہ جوانی اَللّٰہُ بَاقِیْ وَالْکُلُّ فَانِیْ

حرف زایان اے دل بخوانی تا کے بغفلت دیوانہ مانی ۔۔۔ غیر خدارا ہستی ندانی اَللّٰہُ بَاقِیْ وَالْکُلُّ فَانِیْ

تو ہے مسافر دنیا مین آیا ہمراہ اپنے کچھ بھی نہ لایا ۔۔۔ کل چھوڑ جاوے تن من کا مایا اَللّٰہُ بَاقِیْ وَالْکُلُّ فَانِیْ

یہہ زندگی ہے غفلت کی مستی جسکی بلندی ہے عین پستی ۔۔۔ کر نیستی کو ثابت بہ ہستی اَللّٰہُ بَاقِیْ وَالْکُلُّ فَانِیْ

گر دم کو اپنے تو نے پچھانا خالق کو اپنے پھر تو نے جانا ۔۔۔ قول پیمبر تجھ کو سنانا اَللّٰہُ بَاقِیْ وَالْکُلُّ فَانِیْ

گر تو نے پایا رمز رانی زندہ رہیگا تو جاودانی ۔۔۔ باقی بحق ہے یہہ زندگانی اَللّٰہُ بَاقِیْ وَالْکُلُّ فَانِیْ

کسکی زمین ہے گھر وار کسکا آیا کہان سے تو کون کسکا ۔۔۔ جاویگا آخر جس جا سے آیا اَللّٰہُ بَاقِیْ وَالْکُلُّ فَانِیْ

دارا کہان ہے خسرو سکندر انکا خزانہ اور انکا لشکر ۔۔۔ تخت سلیمان اڑتا ہوا پر اَللّٰہُ بَاقِیْ وَالْکُلُّ فَانِیْ

یہہ جسم جان ہے صدقہ نبی کا قایم ہے دایم جو اسکو دیکھا ۔۔۔ اشرف یہہ تیرا ہے قول سچا اَللّٰہُ بَاقِیْ وَالْکُلُّ فَانِیْ

قصیدہ ایضاً فارسی

جواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

بشنو حدیثی ای یار جانی اللہ باقی والکل فانی ــ تصدیق آن را از دل بدانی اللہ باقی والکل فانی

رفتم بدریا دیدم تماشا آبش روان بود این عمر آسا ــ باز است نیاید کلا و حاشا اللہ باقی والکل فانی

در باغ دیدم گلہای خندان بلبل بشاخش نالان و گریان ــ افسردہ برگش از درد ہجران اللہ باقی والکل فانی

در کوہ دیدم کبک دری خندان دگر یاران طاوس رعنا ــ بی بال و پر شد طایر سحر؟ اللہ باقی والکل فانی

چون زرع دیدم سرسبز و ریان با برگ و بارش سیراب شادان ــ رفت و درو شد لب خشک تشنان اللہ باقی والکل فانی

بازار دنیا از جنس کاسد و چشم ظاہر مشغول نماید ــ سودای عقبی منظور دارد اللہ باقی والکل فانی

عمر جوانی وقت بہار است ہنگام پیری ناہموار است ــ کاری کن ای دل این وقت کار است اللہ باقی والکل فانی

در خانہ دل مسکین تلاشی گاہی تو باشی گاہی نباشی ــ ہستی حباب است از آب ناشی اللہ باقی والکل فانی

اکنون گذاری عمری بغفلت بیدار گردی در وقت رحلت ــ یکدم نباشد آن گاہ مہلت اللہ باقی والکل فانی

زیر لحد شد از خاک بستر خشت است بالین با حال مضطر ــ از تاج و افسر خاک است بر سر اللہ باقی والکل فانی

روز و شبی نور جہانی در خاک تا کی پنہان بمانی ــ نہ از مکانی نہ لامکانی اللہ باقی والکل فانی

اے خواجہ باشی در کنج عزلت غافل نبودی یک لحظہ غفلت ــ بر ہیچ ہستم کن عزم رحلت اللہ باقی والکل فانی

سلطان ہست رہبر در راہ حقیقت مرشد محمد نور حقیقت ــ از صدق دل خواری ارادت اللہ باقی والکل فانی

از نقد یابان گنج نہانی دیدم تو دل را کن پاسبانی ــ از دزد شیطان محفوظ مانی اللہ باقی والکل فانی

از لطف دلدار ای نجوابی ہر شب بخوابی سیاہ کاری ــ کن یاد از حق گر ہوش داری اللہ باقی والکل فانی

قصیدہ

لالہ غنچہ دل آج کس باد بہار سے ــ کہ بین سرو گریبان گل چمن مین شرمسار ہے

وصال ظاہری بعد از فنا عاشق ہے دوری
نکالا باغبان نے نعش بلبل گل کی کیاری سے

خروشش دل رگ و ریشے میں ظاہر ہے پس از مردن
طپیدن نبض میں باقی ہے جوش آہ و زاری سے

مسیحا غم بڑھاتی ہے نصیحت سے دوا تیری
عجب نشو و نما پاتا ہے یہہ غم غمگساری سے

جو آیا ذکر جانان کب رہے ہے فکر نیک و بد
عداوت سے عدو کے ہے نہ ہے یاروں کی یاری سے

طپیدن سے ملا آرام جنبش سے قیام آیا
جما سیماب معدن میں یہہ دل کی بیقراری سے

بقا گر چاہئے ہرگز فنا سے خوف مت کیجو
حیات جاودان حاصل ہے تجھکو جان نثاری سے

طبیب حاضر ہے مسیحا پر کہاں بیمار صادق ہے
کہ آسایش ملے ہے آخرش کو اضطراری سے

غرض ہے مغز معنی سے سرافرازی کہاں ہووے
سر بے مغز کو زینت کلاہ زرنگاری سے

بنا گوہر سخن جب سے نثار بحر خوبی ہے
ہوا آویزہ گوش ہوش میں در آبداری سے

ملا یا ہے خودی کو خاک میں جب اسکا پھل پایا
ملا اشرف کو عالی مرتبہ اس خاکساری سے

قصیدہ

محبوب خدا ہر خلق سلطان دو عالم ہے
جس شان کی نسبت میں تعریف جہاں کم ہے

پر تو سے اسی قد کے ہے سرو کا نقشا رم
اس دیدہ نرگس میں شبنم سے ابھی نم ہے

ہے جان جہان برزخ نقاش کی صنعت کا
تصویر دو عالم میں اس جان سے ہمدم ہے

بخشے ہے گداؤں کو کونین کی سب نعمت
بخشندہ جو ہے ایسا داریں کا کیا غم ہے

وحدت کی طراوت ہے اس گرمی کثرت میں
رخسار پہ اس گل کے اس عرق سے شبنم ہے

کیا آب ہے تازہ تر ہر تخم و شجر میں خوش
گر غنچہ و برگ و گل کم شاخ مجسم ہے

مدح رخ و گیسو گر مرقوم ہو کاغذ پر
جوں کاکل عنبر بو رخسار پہ برہم ہے

سنبل کو بنفشہ کو کب راست ہوئی تشبیہ
اس زلف معنبر کے ہر پیچ میں ایک خم ہے

انوار اضافت ہین ہی نور بصر جان کا
گر مردم دیدہ ہی پر مفخر آدم ہی

اعجاز ہی قرآن کا اس لعل مسیحا سے
یہہ حرف سخن شیرین اس نعت کا مبہم ہی

اشرف ہی سخن نازک خامے کی زبان الکن
اب حد ادب رکھنا یہہ درگہ افخم ہی

قصیدہ

یا الٰہی یا الٰہی انت لی نعم الوکیل
انت حسبی انت ربی کن لنا خیر الدلیل

نور کے جلوے سے اب دل کا مکان معمور ہی
نور احمد مصطفی بر حق خدا کا نور ہی

کیا ہوئی طور فلک سے یہہ تجلی آشکار
جسکے یک پرتو سے موسیٰ سوی کوہ طور ہی

شعلۂ عشق حقیقی کے ہین پروانے ملک
گل پہ جلتا ہی دل بلبل عجب دستور ہی

جسنے پایا معرفت ذات رسول اللہ سے
وہی بندہ روز محشر کو یقین مغفور ہی

اور شناسائی رسول اللہ کی ہی پیر سے
وہ شناس نفس خود ہی جو بڑا مغرور ہی

گر پچھانا نفس کو اپنے تو ہو عرفان حق
وہ شریعت کے طریقے مین سبھی مذکور ہی

من عرف سے گر ہی واقف تب فنا ہی فی الوجود
پھر فنا فی الشیخ کا درجہ وہان مسطور ہی

شیخ نے لایا ہی تک تب فنا ہی فی الرسول
پھر فنا فی اللہ کی وہ منزلا پر نور ہی

جا بقا باللہ کا سیر و تماشا پھر کے کر
صاحب وجد و شہودی کو یہی منظور ہی

ہی حقیقت مثل مسکہ ہی شریعت مثل شیر
جنبیت اور وحنبیت سے مائیت موفور ہی

شیر کب مسکے سوا ہو کیب سنیے بے پیر پیر
رہنما کی پیروی کرنا کہ منزل دور ہی

قافلے ہین روز شب ملک عدم کو قطرہ زن
جان سلامت منتقل جانان سے کیا مقدور ہی

خیر و شر کی قدر مین ہی جبر امر بین بین
ہر بشر تقدیر سے اس جای پر مجبور ہی

فاعل مختار ہو فاعل حقیقی کو پچھان
عاصی بدکار نفس شوم سے معذور ہی

یا رسول اللہ اغثنی درد و عالم پیش حق ... کمترین اشرف تمہارا قدویت یا سور ہے

قصیدہ

وہ شمع نور کا ارض و سما مین شہرہ ہے
وہ روح روح کا سب انبیا مین شہرہ ہے

ہوئی جو صبح ازل اُسکی ذات سے تابان
یہہ روی شمس کا سب اولیا مین شہرہ ہے

ہوئے ہین جن و ملک تابع رسول کریم
یہہ نور پاک کا ہر ایک جا مین ... شہرہ ہے

نہنگ لا کے وہان سے صدا ہی ہو سُنکر
تلاطمی کا یہہ بحر فنا مین ... شہرہ ہے

کیا وجود کو ثابت جو لفظ الّا سے
اسی وجود کا ملک بقا مین .. شہرہ ہے

نفی کو کر دے نفی تا نمود ہوا ثبات
یہہ ذکر خیر کا شاہ و گدا مین شہرہ ہے

کہان ہے نرگس شہلا کو وہ بصارت نور
نگاہ ناز کا اہل حیا مین شہرہ ہے

گیا کوئی نہین اور سے اب تلک سحر و مر
یہہ فیض عام کا ملک خدا مین شہرہ ہے

صفائی قلب کا آئینہ منہہ سے تکے ہر بار
جو صوفیان تصوف نما مین ..... شہرہ ہے

جنکی براق نے طی عرصۂ جہان در کام
وہ شہسوار کا عرش علا مین شہرہ ہے

عجب نظر ہے قدم پر رسول کے اشرف
چلا ہے عرش پہ تحت الثری مین شہرہ ہے

قصیدہ

اللہ اللہ یا سامع الدعاء **جواب** یا دافع البلایا یا واسع العطا

مدح نبی کہو کوئی کیسا ادا کرے
جسکی صفت بیان ہمیشہ خدا کرے

بلبل کو گل سے عشق ہوا اس لیئے کہ وہ
وصف رخ رسول کو دل مین کیا کرے

پروانہ عشق شمع پہ کیون مفت دے ہے جان
دل سوختہ وہ نور نبی پر ہوا کرے

شاید گذر ہوا ہے چمن مین صبا کا آج
ہاتون کو اپنے شاخ اٹھا کر دعا کرے

پروردہ رنگ و بوی محبت کی ہے نسیم ‏— اطفال گل کو شاخ پہ جھولا دیا کرے
ہے صاف سینہ سیل خروشان کا اسطرح ‏— اسکی رہ تلاش مین ہر سو بہا کرے
آتش کے دل مین کیا اثر درد و شوق ہے ‏— گریان بخندہ ظاہر و باطن جلا کرے
ہے دل مین خاک کے بھی اثر عشق یار کا ‏— جون گرد باد آہ سے اپنے اٹھا کرے
دیوانہ وار کوہ و بیابان مین باد ہے ‏— کوچہ بکوچہ خانہ بخانہ پھرا کرے
باد بہار مغز خرد کو دے تازگی ‏— ذکر حبیب خاص کا یون جا بجا کرے
ہر وقت ہر جگہہ مین ہمیشہ بروز شب ‏— ہر ایک بنی ثنائے شہ انبیا کرے
کب ہووے بھوک پیاس کی حاجت ذرا اسے ‏— جو گوش دل سے نعت محمدؐ سنا کرے
صلوات کو قبول کرے خدا کس خوشی کے سات ‏— اسکے حبیب کی کوئی مدح و ثنا کرے
مقبول ہو دعا بعد طفیل درود کے ‏— بعد از درود عرض یہی مدعا کرے
صلوات اور سلام محمد پہ ہر زمان ‏— نازل ہزار بار بہ ہر دم ہوا کرے
اور اسکے آل اور صحابون پہ بھی مدام ‏— جب تک جہان مین باد نفس کی چلا کرے
بعد از سلام عرض ہے اشرف کی یا رسول ‏— اللہ دو جہان مین اس کا بھلا کرے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

قصیدہ

شہ سریر بقا ہے محمدؐ عربی ‏— مہ سپہر ہدی ہے محمدؐ عربی
مقام قرب مین قوسین سے ادنی ہے ‏— حبیب خاص خدا ہے محمدؐ عربی
جو عرش و لوح و قلم کا مقام اعلی ہے ‏— وہان پہ نام لکھا ہے محمدؐ عربی
کوئی رسول و ملایک کا یہہ نہین رتبہ ‏— جو اسکو حق سے ملا ہے محمدؐ عربی

قبول توبہ ہوئی حضرت صفی کی تب — جب اُسنے دل سے کہا ہے محمدؐ عربی

جہان کے خلق کے اول سے جبرئیل غیب — وہ نام پاک سُنا ہے محمدؐ عربی

کلام حق سے ہے تعریف مصطفیٰ ثابت — سزا ہی مدح و ثنا ہے محمدؐ عربی

ہر ایک نبی نے کہا نعت خاتم رسل — جناب عز و علا ہے محمدؐ عربی

یقین دل ہے سبھی عاصیان امت کو — شفیع روز جزا ہے محمدؐ عربی

درخوش آب نبوت سحاب چشمۂ فیض — کمال صدق و صفا ہے محمدؐ عربی

یقین ہے مومن صادق کے دل میں ایسا شرف — ظہور نور خدا ہے محمدؐ عربی

قصیدہ سلام

یہہ سلام میرا لیجا صبا کہ جہان پہ سکن یار ہے — وہ حبیب خالق کبریا بکمال عز و وقار ہے

شہ انس و جان سہ لامکان ہے بدن میں روح کے جا بجا — ہے زمین عطر فشان وہان کہ عبیر درکا غبار ہے

ہے براق مرکب خوش روان ہیں ملک جلو میں قدم فشان — سبھی انبیا ہیں عنان کشان وہ سبھوں کا شاہ سوار ہے

ہے وہ رخ جو شمس خجل ہوا کہ حجاب ابر میں جا چھپا — ہے قمر غلام وہ شاہ کا دل و جان سے اسپہ نثار ہے

دو جہان اسی کے لئے بنا زہی ابتدا زہی انتہا — ہے وسیلہ دونوں جہان کا سبھی اسپہ دار و مدار ہے

کہو پھر درود ہزار ہا بحضور سرور انبیا — کہ نزول ہو رخ خدا سدا یہی تحفہ لاکھ ہزار ہے

میں پڑھوں صلوٰۃ و سلام کو بڑے شوق وجد و قیام کو — کہ سنا ہوں جب سے وہ نام کو نہیں دل کو میرے قرار ہے

تو حضور قدس ہے مقتدر یہہ گدای خستہ و منتشر — ہے نگاہ لطف کا منتظر کہ سر اسکے دوش پہ بار ہے

تو کریم ہے تو رحیم ہے یہہ گناہ گار سقیم ہے — یہ امیدوار قدیم ہے تیرے در پہ زار و نزار ہے

تیرے در سے ای شہ انبیا کوئی بے نصیب نہیں پھرا — مجھے حسب دل وہی مدعا تو شفیع روز شمار ہے

یہہ ہے تشرف آپ کا مدح خوان اُسے بخش دے تو دو جہان — چمن دل اسکا بنے جنان یہہ عجب خزان میں بہار ہے

قصیدہ تسلیم

صلوات وسلام حق سے احمد پہ سدا ہووے — تسلیم ہماری اس درگہ مین ادا ہووے
دل جان سے جو مومن ہے احمد پہ فدا ہووے — حامی بخدا اُسکا محبوب خدا ہووے
بندہ ہون محبت کا محبوب کا طالب ہون — یہ عشق حقیقی ہے کب دل سے جدا ہووے
دنیا سے نہین مطلب زر خاک برابر ہے — دربار کا شہ ہووے یا در کا گدا ہووے
مردہ یہہ تیرے در پر زندہ ہوا بھی پل بت — رحمت کے لئے لب سے گر ایک صدا ہووے
کیون کر نہ ہو قربان جان اللہ رے بانکی — ایک بات مین جس گل کے سو ناز و ادا ہووے
مقتل ہے شہیدون کا محراب خم ابرو — اللہ کے سجدے مین سر تن سے جدا ہووے
کیا حسن و ملاحت ہے دل چاہ مین ہے جسکے — یوسف بھی اگر دیکھے سو جان سے فدا ہووے
بینائی کی کیا طاقت بجلی بھی جھپک جاوے — گر ماہ کے ہالے مین وہ شمس ہدیٰ ہووے
کیا حسن کی گرمی سے سہ عرق مین ڈوبا ہے — خورشید کے چہرے پر تارون کی دا ہووے
ہے ذکر سے جس گل کے خوشبو سبھی عالم مین — اشرف سے بھلا اسکی کب نعت ادا ہووے

قصیدہ

در دل کا کرو سجدہ کہ سو کعبے سے بہتر ہے — یہہ محراب عبادت خانۂ اللہ اکبر ہے
طواف خانۂ دل ہر نفس مین حج اکبر ہے — زہی قسمت کہ تجکو استطاعت بھی میسر ہے
خلیل اسکو کیا ہے آب گل سے ہر زمین ظاہر — جلیل اسکو بنایا نور سے ہر عرش انور ہے
شریعت سے بستن احرام سالک راہ مولی مین — طریقت طوف کعبے کو صفا سینہ مقدر ہے
حقیقت عمرہ لانا ہے حصول دانش معنی — سمجھ عرفات اسکی معرفت جو ذات اطہر ہے
چمکتا ہے نور ابیض کے ہے کعبہ پھرتا بندہ — فرشتہ سنگ اسود جسکے ایک گوشے کا پتھر ہے

نہیں لبیک کی حاجت ہر ایک پست و بلندی میں   بیک تکبیر قربانی یہاں فدیہ مقرر ہی

ادا کرنا امانت جان فدا کرنا ہی جانان پر   محبت کا ذبیح اللہ کی گردن پہ خنجر ہی

ہی محراب خم شمشیر بسم اللہ ابرو جانان   طپیدن کب ہو مانع جان قربان مرغ بے پر ہی

مطوف کے کہے پر سب مناسک تھے ادا کر لے   کہ ہادی رہنما ہی ہر دو عالم شاہ محشر ہی

ہوئے شاعر ہزاروں آپکے مداح پر شاہا   تمھارا مدح خان اشرف گدا ہی سب سے کمتر ہی

قصیدہ

جواب

یَارَبَّنَا یَارَبَّنَا یَاسَامِعَ دُعَانَا   فِیْ یَوْمٍ غَدٍ مِنْ ہَوْلِنَا اَلاَّ مَوْلَیٰنَا

جس گل کے لئے بلبل دل خستہ یہان ہی   تعریف مین اس گل کے میری کند زبان ہی

کیا گلشن ہستی مین نسیم سحری نے   خوشبو سے تر و تازہ کیا مغز بیان ہی

کیون کر نہ گلستان سخن ہو ئیگا سرسبز   ہی شکر خدا نام نبی ورد زبان ہی

باعث ہی بہار چمن ہستی گل کا   صورت سے عجب نور خدائی کا عیان ہی

کب سرو کو شمشاد کو تشبیہ ہو قد سے   جون نقش قدم نرگس حیران نگران ہی

واللیل کہین سنبل گیسو کو بجا ہی   خورشید کے چہرے کے عقب جلوہ کنان ہی

اس روی منور کو کہین روز تو سچ ہی   رخشندہ ہوئی نور سے جسکے دو جہان ہی

ہی عرق گلاب اور بدن خرمن گل ہی   اعجاز ہی گفتار عجب غنچہ دہان ہی

یہہ شاخ صنوبر کو کہان ہاتھ سے تشبیہ   وہ سبزہی یہہ سرخ ہی اعجاز کی شان ہی

یہہ روح قدس عرش سے قوسین بیچ گذرا   اللہ رے قدرت یہہ مکین ہی وہ مکان ہی

ہی صورت انسان ملایک کی ہی سیرت   اشرف کو یہان عجز کے ہاتون سے فغان ہی

قصیدہ

صلوۃ اللہ علی ھذا الامین اللہ اللہ — امام الانبیا والمرسلین اللہ اللہ

محمد سرور عالم بنا ہے — کہ ذات پاک وہ نور خدا ہے

فرشتہ کو کہاں رتبہ ہے ایسا — کہ جسکے نور سے ارض و سما ہے

ہے مرجع روح و جسم غیب کا وہ — سبھی مخلوق کا قبلہ نما ہے

بنے شمس و قمر تشبیہ خدین — بہت اعلی مرتبہ کسکو ملا ہے

ہے میم اسکی سر ملک و ملک ماہ — مدار کل امام انبیا ہے

ہوئی حا کی حکایت علم حکمت — حکیم و حاکم شاہ و گدا ہے

ہے منبع میم ثانی مظہر مہر — سطیع امر مالک کا ہوا ہے

بنی ہے دال تاج دین داران — دلوں کو درس عرفان کا دیا ہے

عبادت نام احمد سے ہے مشتق — صلوۃ اسپر سلام اسپر سدا ہے

الف سے ہے قیام عبد ظاہر — نمازی کو جو فرض اسکا ادا ہے

ہے شکل حا رکوع خاص نسبت — حمایت عاصیوں کی یہاں بجا ہے

بنی ہے میم سجدے کی شباہت — فرشتوں کا یہاں پر سر جھکا ہے

ہوا ہے قاعدہ جوں دال تعلیق — کہ جان خلق پیروں سے لگا ہے

یہہ چاروں ہیئتیں ہیں فرض معبود — کہ عابد عبد کو اس کا مزا ہے

ہر ایک الفاظ و اسماؤں سے پیدا — اسی نور محمد کا سما ہے

وہی نام مبارک سب ہیں ظاہر — وہی نور منور جابجا ہے

معا دیکھا اشرف نشان ہو جو — اگر علم ادب عقل و نو کا ہے

قصیده فارسی در وزن جدید عربیه

الصلوٰة علی النبیؐ | والسلام علی الرسولؐ | الشفیع الابطحیؐ | ومحمد عربیؐ

ای شاه کل مرسلین ٭ ماه سمای اوج دین ‌‌ کامل علم و نور یقین یا محمد عربی

ای حامی خائفین ٭ وی ماحی ظلم و شین ‌‌ جد الحسن و الحسین یا محمد عربی

ای سرور عرب و عجم ‌ وی قاطع کفر و ظلم ‌‌ ای صاحب بیت الحرم یا محمد عربی

حاجت روای مسکین ٭ والی دنیا و دین ‌‌ محبوب رب العالمین یا محمد عربی

سر دفتر کل انس و جان ‌ مصدر کون و مکان ‌‌ پاکیزه از روح و روان یا محمد عربی

مرشد راه هدیٰ ٭ معدن جود و سخا ‌‌ منبع فضل و عطا یا محمد عربی

شافع روز جزا ‌ دافع رنج و بلا ‌‌ باعث هر دو سرا یا محمد عربی

ای حبیب خوش لقا ‌ گم رهان را رهنما ‌‌ سلطان کل انبیا یا محمد عربی

مفتاح گنج معرفت ‌ شاه عالی منزلت ‌‌ ماه رفیع المرتبت یا محمد عربی

شاه غمخوار است ‌ در فقر هستی شاه همت ‌‌ قاسم نار و جنت یا محمد عربی

یا رسول الکبریا ‌ احفظ عن کل البلاء ‌‌ استجب هذا الدعا یا محمد عربی

عمرم در غفلت گذشت ٭ کاری نامده از دست ‌‌ امید شفاعت هست یا محمد عربی

نامت بر زبان دارم ‌ از تو لطفت می خواهم ‌‌ دامان تو نگذارم یا محمد عربی

خواهی بخشی یا بزنی ‌ یا ساکن المدنی ‌‌ هرچه خواهی آن بکنی یا محمد عربی

اشرف افتاده بر در ٭ جز تو ندارد کس دیگر ‌‌ تاج رحمت نه بر سر یا محمد عربی

اللّٰهم صل وسلم وبارک علیه ٭

قصیده مدح متصلقه ٭

اب اُس دلبر کے کوچے سے خجالت مجھکو آتی ہے
کہ جان خستہ اور وہ شکل آنکھون مین سماتی ہے

ہوئی ہے شام عمر اس زندگی مین دیکھئے قسمت
کہان تک در بدر کوچہ بکوچہ اب پھراتی ہے

طفیل رحمت و محبوبیت اپنے نظر فرما
ترے اس کشتۂ ناز و ادا کی جان جاتی ہے

سر بے مغز ہے مثل حباب ایسا مجھے سوجھا
کہ خوف زیست سے ای مرگ کیا آنکھین بتاتی ہے

ہوئی برباد مشت خاک تب ایسے تجمل سے
اُسے باد صبا اُس گل کے کوچے مین لیجاتی ہے

کھڑے ہین صف بصف روحانیان حور و ملک مرسل
سواری عرش اعظم پر شہ اسریٰ کی آتی ہے

تو ہے مداح شاہ مرسلین کا شکر کر دل مین
کہ مدح احمدی ذات احد کو کیا ہی بھاتی ہے

عربی فارسی مدحون کا مضمون ہند مین آیا
اب ہندی مدح احمد یثرب و بطحی اکو جاتی ہے

بڑھے ہے قدر مداحی بقدر نعت ممدوحی
خدا مداح ذاتی ہے ہم مداح صفاتی ہے

ہکیونکر فخر ہو مداح کو ممدوح ہے کیا
حدیث نعت جسکی تیرے دیوان مین سماتی ہے

دکن کے شاعرون مین کمترین اشرف ہے پر اسکو
محبت یاد ہر دم نعت احمد کی دلاتی ہے

قصیدہ وله

آج مین نے خدا کو پایا ہے
خانۂ دل مین یار آیا ہے

دردِ ہجران غم فراق وصال
اسکو رو رو سبھی سنایا ہے

وصل مین ہجر کے خیال نے آہ
کیا مزا عشق کا بتایا ہے

خوف و امید ہجر و وصلت کی
محویت نے سبھی مٹایا ہے

اپنی ہستی کو جب کیا بے رنگ
سب کو اس رنگ مین ڈبایا ہے

خود کو کر نیست ہست ہو و عیان
اسپہ ایمان اگر تو لایا ہے

کیون ہے قائم خودی سے ہستی مین
کفر مین خود کو کیا پھسایا ہے

ہست محسوس سب ہے خواب و خیال ‏   جو تیری عقل مین سمایا ہے
غیر محسوس نیستی ہے غیب ‏   جسپہ ایمان ثبوت پایا ہے
بھید کیسا الٹ پلٹ کا ہے ‏   جسمین وسو کا ہمنے کھایا ہے
مرشد اسکا ہے اشرف و اعلیٰ ‏   جسنے اس رمز کو سکھایا ہے

ولہ

مژدہ باد صبا نے لایا ہے ‏   نام محبوب کا سنایا ہے
اسکے اوصاف کی شناس مین خوب ‏   بےخبر عقل کو بنایا ہے
عقل محسوس کو پچھانے ہے ‏   جسنے ہستی کا نام پایا ہے
جسم و جان مین کہو تو کیا ہے فرق ‏   ایک کا ایک مین سمایا ہے
غیر محسوس نیست ہو کیونکر ‏   اصل ہر شی اسی کا سایہ ہے
اصل واجب ہے سایہ ممکن ہے ‏   ایک سے دو جہان بنایا ہے
ذات احمد پچھان وصف احد ‏   محو ہے جسنے بھید پایا ہے
خالق و خلق مین وسیلہ ہے ‏   عبد و معبود دونون ملایا ہے

اشرف اپنا خودی سے ہے بیخود
بیخودی سے خودی کو پایا ہے

جواب

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ خَیْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدًا ‏   وَارْزُقْ شَفَاعَتَہُ لَنَا وَلِمَنْ عَصٰی یَوْمَ الْاَبَد

یہہ سلام میرا لیجا صبا کہ جہان پہ اسکا مقام ہے ‏   شہ انس و جان یہ لا مکان سبھی انبیا کا امام ہے
ہے حبیب خاص خدا وہی ہے طبیب درد بلا وہی ‏   ہے شفیع روز جزا وہی مجھے اسکی مدح سے کام ہے

مجھے اب وسیلہ نہین ہی مگر ایک وسیلہ ہی آپکا
کروا نہ برای خدا دوا کہ اب اسکا کام تمام ہی

جو کشیدہ درد و ہجور ہی بہزار عیب و قصور ہی
یہ یہہ مدح خوان حضور ہی کہ زبان پہ آپ کا نام ہی

شب و روز آہ فغان رہی نہین تاب صبر و توان رہا
رہی ایک باقی ہی جان رہی ذرا انتظار سلام ہی

ای حبیب فضل و عطا کرو کہ یہہ فکر و غم سے نجات ہو
میرے دل کی جلد مراد دو یہی خستہ دل کا پیام ہی

شہ بحر و بر کی عجب ہی شان کرے مردہ زندہ بیک زبان
دے گدا کو خوبی دو جہان وہ کریم فخر انام ہی

نہین ایسا کوئی نبی ہوا نہین ویسا ہوویگا دوسرا
کہ گدا کو پل مین ہی شہ کیا وہ کفیل خاص و عوام ہی

ہو صلوٰۃ اسپہ سلام ہو بشمار ذرہ و قطرہ جو
بزبان درود بھی پڑہو یہی مدعا و مرام ہی

ای حبیب لطف سے آپ کے ہی دوبارہ جان ملی مجھے
کہون شکر لاکھ زبان سے کہ شکر ختم کلام ہی

جو زبان بنے سر مو ہو کبھی حق شکر ادا نہ ہو
یہی اشرف اسکا ہی شکر جو کہ نبی کا دل سے غلام ہی

قصیدہ

یاربنا یاربنا یاسامع دعانا
فی یوم غدٍ منہ لنا الّا مولانا

کیا سید کونین عجب فخر بشر ہی
جس نام مین رحمن کی رحمت کا اثر ہی

دارین کی آفت کا نہین غم نہین ڈر ہی
وہ نام مجھے ورد زبان شام و سحر ہی

وہ نور خدا ہی کہ ہوا نام سے اسکے
سرسبز بیان مدح مین ہر برگ شجر ہی

مشکل سبھی آسان ہوا ہمدرد سے قدرت
زندہ تو اسی نام سے الیاس و خضر ہی

وہ شان خدا آنکھ سے دیکھی ہی یقین کر
اس برزخ احمد پہ اگر تجھ کو نظر ہی

مشکات رسالت ہی یہان آئینہ روشن
ہر ذرہ امکان کا وہ نور بصر ہی

کب ہشت کا اور بہشت کا غم رہو ہی تجھکو
جب حب نبی دل مین بھرا گوہر و زر ہی

اس پست و بلندی کی جہان کے تو نکر فکر
دل شاد رہو دولت ایمان اگر ہی

سرسبز بہار ہووے برہنہ ہو خزان مین
ہر جھاڑ جہان مین کبھی خشک و کبھی تر ہے

دولت کا غنی رہتا ہے محتاج ہمیشہ
جو دل کا غنی ہووے وہی مرد ہنر ہے

دن رات نہین غیب کے عالم مین یقین جان
اُس زلف و رخ یار سے وہان شام و سحر ہے

ہین عالم جبروت کے روشن سبھی ذرات
عکس رُخ محبوب بہ از شمس و قمر ہے

تاریک شب گور کا ہے مشعلہ افروز
کیا نام خدا صلّ علی نور بصر ہے

ہر موے بدن ہووے زبان شکر مین ایسے
اس مدح محمّد کی جو خالق کو قدر ہے

اشرف تو فدا جان کو کر اسکے قدم پر
دارین کے پھر غم کا نہین خوف و خطر ہے

جواب قصیدہ وعظ

چہ بندی دل درین دنیا کہ روزی چند مہمانی
کہ ناگہ مرگ پیش آید خوری آن دم پشیمانی

قصیدہ

لگا مت دل کو دنیا مین کہ یہہ ہے عالم فانی
کیا تیری خدا نے اب یہان چند روز مہمانی

مسافر تو ہے جہان چار دن رہنا ادب سے یہان
جو کچھ مولا دلاوے شکر ہے یار من جانی

خواص و عام سب دنیا کے دستر خوان پہ مہمان ہین
ہزارون نعمتین بن مانگے دیتا ہے وہ لاثانی

نہین مہمان کو لایق صاحب خانہ پہ فرمایش
ہے تیرا ناز بیجا اور ہے بے حد تیری نادانی

رضا مندی سے رہ اس رازق یکتا کی خدمت مین
وہی بندہ نوازی سے کرے سب کی نگہبانی

تو بندہ بندگی کرنے کو ہے گندہ نہ ہو اتنا
نہین تو عاقبت مین کھاویگا آخر پشیمانی

مریگا ایک دن بیشک یہی بہتر ہے تجھکو اب
کہ کر راہ شریعت پر تو اپنی جان قربانی

محبت مین رسول اللہ کے کر جان فدا ہووے
تو پاویگا مرادین دو جہان کی تو بآسانی

سفر در پیش عقبیٰ کا مہیا زاد و توشہ کر
وہان پھر کون پوچھیگا کدھر نا نا کہان نانی

یہان سے سات لے توشہ کہ پہلی منزل اب آئی
نہین جو ہان کچھ ملیگا ہو ویگی آخر کو حیرانی

کیا ہی زاد عقبی خوب اشرف نعت احمد سے
نہ ہوگی دو جہان مین اس سبب تجھ کو پریشانی

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک وسلم

غزل

سینہ ہے شعلہ زنان دیدۂ گریان کے تلے
آگ جلتی ہے عجب دیکھئے باران کے تلے

نام بتلایا ہمین بھیج کے اپنا پیغام
گردن شوق ہے خم یار کے احسان کے تلے

شل خورشید ہے طالع جو ظہور واجب
کب ہو پوشیدہ بھلا پردۂ امکان کے تلے

دل مجروح کو لذت کی خوشی ہے حاصل
خندہ زن زخم جگر تیر کے پیکان کے تلے

کر لیا طائر جان قید مین ہنستے ہنستے
دانۂ خال ہے پنہان لب خندان کے تلے

پا برہنہ ہی گیا دشت جنون سے شیدا
چشمۂ خون ہے ہر ایک خار مغیلان کے تلے

کیا خزانہ ہے ملا غم کی بدولت ہمکو
معدن و بحر خجل چشم در افشان کے تلے

گرو ہو کر جو گیا کوچۂ جانان مین یہ دل
پائی جاسکنے وہان گوشۂ دامان کے تلے

گر فلک پر تھا سخن تو نے سے لے آیا اشرف
نہین مضمون چھپا فہم سخندان کے تلے

غزل

مژدہ بلبل صبا کا لاتا ہے
تازہ مضمون جنون سناتا ہے

کھینچ تلوار یار آتا ہے
دل مشتاق سر جھکاتا ہے

اسکے شمشیر کے شہیدونکو
کیا مزہ عشق اب بتاتا ہے

اپنے محبوب کے وصال بغیر
جان دینا بھی کسکو بھاتا ہے

ہاتھ سے اسکے زہر ہے تریاق
مجھکو ایسا یقین آتا ہے

شربت زہر یا ہی آب حیات
تشنۂ وصل کو پلاتا ہی

ظاہری وارد باطنی ہی دوا
کون تلخی سے منہہ پھراتا ہی

گر قضا ہی رضا تو بسم اللہ
کوئی کس طرح جی چھپاتا ہی

یہہ مثل ہی جہان مین مشہور
کشتۂ ناز جان پاتا ہی

تیرا دیوانہ آج ہی سرمست
غم کے بدلے خوشی کو کھاتا ہی

رحم کر اس ضعیف اشرف پہ
بندۂ بارگہ کھاتا ہی

غزل

وجود اس یار کا کیا بے نشان ہی
اُسے ظاہر جہان دیکھو ہان ہی

انا الموجود فاطلبنی کو سنکر
طلب مین سب مین وآسمان ہی

نہین دیکھا کسونے اسکو لیکن
وہ چشم منتظر یہہ دو جہان ہی

اگر باطن کہین ظاہر ہی دیکھو
اگر ظاہر کہین سب سے نہان ہی

چمک سے میری آنکھین تیج گئین ہین
بصارت دیدۂ حیران یہان ہی

ہوئی ہی خیرگی سے چشم روشن
مشاہد شاہد اجسام و جان ہی

کھلی جب آنکھ دیکھا خواب کا حال
بیان کرنے سے اشرف بے زبان ہی

غزل

دو عالم مین نشان اُسکا کہان ہی
مکان پاک جسکا لامکان ہی

نہین ہستی بغیر اُسکے ہی قایم
یہی اُس بے نشان کا ایک نشان ہی

نفی کو کر نفی تا ہووے اثبات
معانی کا اسی کے یہہ بیان ہی

سُنا ہی خواب گنگے سے کسو نے
یہہ خاموشی فصاحت کی زبان ہی

کھڑا ہے وہ چمن مین سرو آزاد — مگر نرگس کو چشم دل کہان ہے
ذرا دنیا سے آنکھین بند کر دیکھ — جمال شاہد معنی عیان ہے
لگا دی مہر و مہ کی خوب عینک — فلک نے پھوڑ بھی کب پایا نشان ہے
کھلے گر دیدہ بیدار تجکو — در و دیوار سب آئینہ سان ہے
اگر بہکا کبھی اشرف خودی سے — تو عقل پیر ہے بخت جوان ہے

غزل

اگر تو شایق دار الجنان ہے — تو دل مین دیکھ لے اسکا نشان ہے
کھلا گلزار داغستان فرقت — ترا سینہ گلستان بوستان ہے
ذرا دل کا خیابان صاف کر دیکھ — ترا ہمسان حقیقی باغبان ہے
بہس گل رو کا چرچا ہو رہا ہے — کہ خندان گل ہے گریان بید خوان ہے
در یکتا محل مین آئینے کے — جدھر دیکھو اودھر اسکا نشان ہے
وہ جیسا تھا ابھی ایسا ہے قایم — یہ اسکے عکس کا دھوکا جہان ہے
خودی سے گر لکھے ایک شعر اشرف — ٹھکانا اسکا پھر دیکھو کہان ہے

شفاعت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خدا کے بعد کہون نعت مصطفیٰ — نعت نبی ہے عین ثنا خوانی خدا
انکو کیا ہے مالک و مختار دوسرا — انکو دیا ہے مہر نبوت کا ارتقا

گوید ز دل ہر آنکہ ثنا خوان احمد ست
ای جان فدای آنکہ غلام محمد ست

حضرت نبی کی شان کا کوئی نہیں ہوا | مانند انکے کوئی نہ ہوویگا دوسرا
ختم الرسل ہے ذات نبی کی بحق بجا | قطرے سے انکے نور کے لوح و قلم ہوا

گویند دل ہر آنکہ ثنا خوان احمد است | ای من فدای آنکہ غلام محمد است

عرش بریں و شمس و قمر ساتون آسمان | دوزخ بہشت و حور و فرشتے سبھی جہان
قطرے سے انکے نور کے سب روح جسم و جان | پیدا ہوا ہے تحت ثرا اور لامکان

گویند دل ہر آنکہ ثنا خوان احمد است | ای من فدای آنکہ غلام محمد است

کیا نور ہے محمد خیر البشر کا آج | دونون جہان کا حق سے انھونکو ملا ہے راج
ہے ہل اتی و راعنا و لولاک سر پہ تاج | والشمس آفتاب ہے اور والقمر سراج

گویند دل ہر آنکہ ثنا خوان احمد است | ای من فدای آنکہ غلام محمد است

آدم خلیل و نوح سے موسی مسیح جان | سب آرزوی مقدم احمد مین تھے پچھان
اقصی مین آپ کی جو امامت ہوئی عیان | پیغمبرون نے جان سے کی اقتدا وہان

گویند دل ہر آنکہ ثنا خوان احمد است | ای من فدای آنکہ غلام محمد است

پیغمبرون نے ان سے کہا ہم ہین مستمند | امت مین آپ کے جو اگر ہوتے ہم پسند
ہرگز غم حساب سے ہوتے نہ دردمند | رہتے تمہارے لطف و شفاعت سے سربلند

گویند دل ہر آنکہ ثنا خوان احمد است | ای من فدای آنکہ غلام محمد است

نفسی کہینگے سارے نبی پیش کبریا | حضرت ہمارے بولینگے تب امتی صدا
قفل در شفاعت و رحمت کرینگے وا | معلوم ہوگا سب کو وہان انکا مرتبا

گویند دل ہر آنکہ ثنا خوان احمد است | ای من فدای آنکہ غلام محمد است

اشفع تشفع آوے گی تب غیب سے ندا | سجدے سے اپنے سر کو اٹھاوینگے مصطفی

امت کو میرے بخش دے اے میرے کبریا　　وعدہ دیا ہے مجھکو شفاعت کا کر بجا
گوید زدل ہر آنکہ ثنا خوان احمد است　　ای من فدای آنکہ غلام محمد است

9 دریای رحمت و کرم آویگا جوش مین　　عاصی گناہگار بھی آوے گا ہوش مین
دوزخ کھڑا ہوا ایک طرف یون خروش مین　　کوثر کا جام دور سے آوے گا نوش مین
گوید زدل ہر آنکہ ثنا خوان احمد است　　ای من فدای آنکہ غلام محمد است

10 آوے ندای غیب کہ محبوب من رسول　　مختار تو ہے جو تو کہے سب وہ ہے قبول
رحمت ہے تیری امت مرحومہ کو حصول　　مومن نہ ہوگا آتش دوزخ سے اب ملول
گوید زدل ہر آنکہ ثنا خوان احمد است　　ای من فدای آنکہ غلام محمد است

11 اذن شفاعت آپ کو احد نے دیا　　وعدہ ہے راست اسکا نکر اس مین شک ذرا
بیشک نبی ہے شافع امت بہر خدا　　اشرف وسیلہ تیرا محمد ہے پیشوا
گوید زدل ہر آنکہ ثنا خوان احمد است　　ای من فدای آنکہ غلام محمد است

مسدس قیامت نامہ

1 حشر کے میدان مین جس دم سارا عالم آئیگا　　دل سبھون کا خوف سے اس دن کے یون تھرائیگا
سیدھے بازو عرش کے جنت کا در کھل جائیگا　　اور دوزخ بائین بازو پر اقامت پائے گا
شور و غل مین ہر طرف ہو نفسی نفسی کی صدا　　خوف سے تب ہر کوئی کہوے بچا ہمکو خدا

2 تخت رب العالمین ہو عرش پر جلوہ گزین　　ہیبت و شوکت سے لرزے دل فرشتونکا یقین
صف بصف ہووین کھڑے سب انبیاء مرسلین　　ہو نقیبون کی طرح اس جائے پر روح الامین
کسکو طاقت ہو جو کوئی آواز سے رووے پکار　　لیکے اپنے چشم تر سے رووینگے سب زار زار

3 ہے روایت جبکے ہووےگی قیامت آشکار　　صور اسرافیل پھونکینگے فنا کا ایک بار

جس سے ہونا بود ارض و آسمان لیل و نہار ۔۔۔ بار دیگر صور پھو کا جاوے گا روز شمار

۴ حضرت ختم الرسل پہلے اٹھینگے قبر سے ۔۔۔ امتی اور امتی کہتے چلینگے قبر سے

قبر سے اپنے ہر ایک اٹھکر چلا آوے ادھر ۔۔۔ دل پریشان سینہ بریان عقل حیران چشم تر

سر برہنہ پا برہنہ بار عصیان دوش پر ۔۔۔ غرق غرق شرم سے ہو کوئی قدم سے تا بسر

۵ فکر نا ہووے کسی کو خویش اور اولاد کی ۔۔۔ ہول سبکے دل بین ہوگی داد اور بیداد کی

آفتاب آوے سوا نیزے کے اوپر تیز و گرم ۔۔۔ ہو طپش سے جسکے سنگین دل پگل کر موم نرم

ہر کسی کے دل بین آوے ہیبت قادر سے شرم ۔۔۔ نفسی نفسی بولتا ہر ایک بشر با درد جرم

۶ ناکوئی دلدار اس جا نا کوئی غمخوار ہے ۔۔۔ امت عاصی کا وہان پر حق محمد یار ہے

ناکو بیٹے پر محبت نار ہے اس دم ذرا ۔۔۔ نا پسر کو اپنے والد سے مدد کی ہو رجا

دوست بھاگے دوست سے جور و ہو نا وند سے جدا ۔۔۔ کوئی نہ پوچھے کس کو تجھ پر ما جرا یہہ کیا ہوا

جز عمل ساتھی نہین ہمراہ اس جا کوئی یار ۔۔۔ بیکسون کو ہو محمد کا وسیلہ برقرار

۷ وھان نبی تب اپنی امت کو سناویگا پکار ۔۔۔ ہین کیا دنیا مین ظاہر تمکو اہر کردگار

تم نے کیا کیا حکم مانے اپنے ایمان کو سنوار ۔۔۔ ایک عبادت کے ادا کرنے مین کی سستی ہزار

وقت پر کیسی نمازون کو ادا کرتے تھے تم ۔۔۔ اپنے خالق کی عبادت کیا بجا کرتے تھے تم

۸ نامہ اعمال لاوینگے سبھون کے درمیان ۔۔۔ ذرّہ ذرّہ اسمین نیکی اور بدی ہے سب عیان

شرم سے سر در گریبان سب کا رہویگا وہان ۔۔۔ اشک انکھون مین بھرے اور خوف سے بستہ زبان

اپنے اعمالون کی رسوائی سے ہر ایک سر بسار ۔۔۔ خوف سے دوزخ کے کانپیگا کلیجا بار بار

۹ منہہ تکیگا ایک دوسر یکا وہان ہر ایک بشر ۔۔۔ غفلت دنیا مین کیسے ہو گئے تھے بے خبر

عمر ساری مفت کھوئے جمع کرتے مال و زر ۔۔۔ امر حق کا نا کئے اور رات دن کھوئے بشر

١٠	کس لیئے دنیا مین آئے تھے کیئے کیا کام وہان	یہہ پشیمانی ندامت ہوویگی سب پر عیان
	نفر نکلیگا حرارت سے جگر جلتا ہوا	عمر کی پونجی گما کر اس خسارت مین گرا
	سوچ کرتا نفسی نفسی بولتا شاہ و گدا	ہو حساب آسان اگر احمد کا پاوین آسرا
	آج دنیا مین کرین فکر قیامت دمبدم	نامہ اعمال دھونے کے لیئے روتے ہین ہم
١١	تب فرشتے بولینگے کیا تم کو نہین معلوم تھا	وقت توبہ کرنیکا دنیا مین تمکو تھا ملا
	یہان پشیمانی سے اور رونے سے کیا ہے فایدہ	جنس دنیا مین خریدا اسنے پایا مدعا
	یہہ ہے بازار قیامت نقد سودا ہوویگا	جو ہے آیا ہاتھہ خالی خوب رسوا ہوویگا
١٢	تب کہے عاصی کہ مین کھایا فریب اس جائے کا	مجھکو ایک دلال شیطان جو فروش ایسا ملا
	عمر کی پونجی گما کر جنس عصیان کو لیا	کسکو بولون کون مانے حال جو میرا ہوا
	شافع کی امید پر یہہ جنس عصیان لائے ہین	رحمت حق پر نظر ہے ہاتھہ خالی آئے ہین
١٣	جب کہ میزان عدل کی ہو عرش کے نیچے عیان	تولتے ہون جسمین نیکی اور بدی کی گٹھڑیان
	جسکی نیکی ہووے بھاری پاوے جنت کا مکان	گر بدی بھاری ہو جاوے در جہنم بیگمان
	پونجی والون کا یہان دہشت سے دل گھبراویگا	ہاتھہ خالی مفلسون کا حال کیسا ہوویگا
١٤	آج چلتی ہے زبان توبہ کرو اے مومنین	آنکھہ سے آنسو بہاؤ کر پشیمانی یقین
	جان و دل سے ہو مرید شافع دنیا و دین	تا وسیلہ ہو قیامت مین وہ ختم المرسلین
	جسکا ایسا ہو وسیلہ اسکا بیڑا پار ہے	بندۂ عاصی کو اب ایسا شفیع درکار ہے
١٥	لب کھلے جسوقت بخشایش کی خاطر آپ کا	رحمت حق ہو گنہگارون پر خطا ہر او رعطا
	ہووے امید شفاعت عاصیون کو برملا	اشرف دل خستہ پر بھی ہو عطا یا مصطفی
	دو جہان مین آپ کی بخشش کی ساری دھوم ہے	آپ کے در سے گیا کوئی نہین محروم ہے

مدح مخمس

١

ولا تجکو اگر ہے بعد حمد حق سخن رانی — تو کہہ نعت نبی شاہ رسل محبوب ربانی
نہین اون کا کوئی ہمسر نہین انکا کوئی ثانی — کہ ہے حق سے ملی دونون جہان کی انکو سلطانی

کرے جبریئل جان و دل سے جنکے ور کی دربانی

٢

کہون کیا وصف احمد ہے میری اعجاز بان قاصر — کہا قران مین حق نے سبھی تعریف ہے ظاہر
وہی ہے رحمۃ للعالمین لولاک سے باہر — احد احمد کے پردے کو کیا ہے میم سے باہر

معما ہے جو دانائی کو سمجھے عین نادانی

٣

پڑھو صلوات انپر انکی ال اصحاب پر ہر دم — خصوصًا حضرت صدیق یار غار سے باہم
عمر فاروق عادل مفخر نوع بنی آدم — غنی عثمان حیا دو علم مین مشہور در عالم

علی مشکل کشا شاہ ولایت کی ثنا خوانی

٤

بتول پاک زہرا بضعۃ منی ہے جنکی شان — حسن ہین مجتبی شاہ ہدی انکے خلف پہچان
حسین ابن علی شاہ شہیدان ماحی عصیان — انھون کا مرتبہ برتر قیاس و وہم سے ہے جان

گئے ہین فی سبیل اللہ اپنی جان قربانی

٥

چچا ہین حمزہ و عباس حضرت کے بہت مشہور — وہ باقی کے مبشر ہے صحابی جنتی مذکور
جو اہل بیت اور اصحاب سب انجم سے ہین پر نور — نجوم آسمان اہتدا بیشک ہین کل مسطور

محبت سے انھون کے پائے ہے رونق مسلمانی

٦

محبت فرض ہے آل اور اصحابون کی امت پر — مثال آئی ہے جون کشتی یہہ حب ال پیغمبر
امان ہے سب بلاؤن سے نہ نازل قہر ہو سر پر — نبی کی ال شاہد ہے عمل کے واسطے اکثر

ہو تابع ال اور اصحاب کے گر اہل ایمانی

خداوندا طفیل مصطفیٰ ہین شافع محشر
انھون کی آل و اصحاب اولیا است کے سب سَرور
طفیل عالمان و مرشدان صالح و رہبر
رہے ایمان سلامت دین و دنیا مین نہ ہو مضطر
یہہ ہے امید اشرف کی طفیل شاہ جیلانی

مدح مسدّس

۱ روز ازل سے ہستی عالم کا شور ہے
عرش و نجوم و جنت و حور و قصور ہے
دنیا مین غم ہے خانۂ عقبیٰ سرور ہے
سمجھین نہین تو فہم کا اپنے قصور ہے
دونون جہان مین نور کا جو کچھ ظہور ہے
دل سے یقین جہان محمد کا نور ہے

۲ گنج خفی مین عشق کی بو سے ہوا ہے مست
ملک عدم سے عالم ممکن بنا ہے ہست
سرشار کر رکھا ہے بیک نغمۂ الست
سر کی خبر یہان ہے نہ پروائی پا و دست
دونون جہان مین نور کا جو کچھ ظہور ہے
دل سے یقین جہان محمد کا نور ہے

۳ چودہ طبق زمین و سما کے بنے تمام
خورشید و ماہتاب و ستارے ہیں مثل جام
ساقی ہے غیب و در مین ہین خاص اور عوام
خمخانۂ ازل سے ہین سنتا ہون یہہ کلام
دونون جہان مین نور کا جو کچھ ظہور ہے
دل سے یقین جہان محمد کا نور ہے

۴ عنصر کی کیفیت مین عجب کچھ حساب ہے
نوری فرشتے نار سے جنون کی تاب ہے
برباد سب جہان یہان زیر آب ہے
سردار سب کا آدم خاکی جناب ہے
دونون جہان مین نور کا جو کچھ ظہور ہے
دل سے یقین جہان محمد کا نور ہے

۵ پیدا ہوئے ہین تین موالید خوش نما
پہلا جماد سیم و زر و لعل بے بہا
گل ہے شجر ثمر ہے نباتی یہہ دوسرا
حیوان سب کا مالک و مختار تیسرا

دونون جہان مین نور کا جو کچھ ظہور ہے — دل سے یقین کہ جہان محمد کا نور ہے

٦
انسان اسمین اشرف مخلوق ہے پہچان — ایمان دار ساری خدائی کا جان جان
تقلید مین اگر ہے تو تحقیق کر سکا ن — اس بے نشان جان جہان کا کہان نشان

دونون جہان مین نور کا جو کچھ ظہور ہے — دل سے یقین کہ جہان محمد کا نور ہے

٧
سو جو وہ ہے قدیم ہے حی و قدیر ہے — قایم مرید و بار و سمیع و بصیر ہے
دایم عزیز و قادر و عدل و کبیر ہے — فتاح و رب و خالق و واحد خبیر ہے

دونون جہان مین نور کا جو کچھ ظہور ہے — دل سے یقین کہ جہان محمد کا نور ہے

٨
نور و رحیم و سعید و محمد و کیل ہے — جامع رؤف ناصر و طاہر کفیل ہے
طہ و حمید و حاشر و شاہد ولیل ہے — عفو و کریم و حق و ولی و جلیل ہے

دونون جہان مین نور کا جو کچھ ظہور ہے — دل سے یقین کہ جہان محمد کا نور ہے

٩
واحد اگر خدا ہے محمد وحید جان — رحمان اگر خدا ہے محمد رحیم مان
نور کریم و ناصر و حق و ولی پہچان — کیون جاننا نہین ہے ذرا کھول اپنے کان

دونون جہان مین نور کا جو کچھ ظہور ہے — دل سے یقین کہ جہان محمد کا نور ہے

١٠
احمد احد بنا ہے مگر میم ہے حجاب — مشکل ہے راہ پیر سے ارشاد لے شتاب
عاشق ہے آپ اور ہے معشوق بے نقاب — حب خدا ہے حب نبی کیف بے شراب

دونون جہان مین نور کا جو کچھ ظہور ہے — دل سے یقین کہ جہان محمد کا نور ہے

١١
اشرف پہچانے رمز کو مومن ہے خوش سیر — کر مصطفی کی خاک قدم سر پہ بصر
یا مصطفی تمہارے قدم پر ہے میرا سر — بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر

دونون جہان مین نور کا جو کچھ ظہور ہے — دل سے یقین کہ جہان محمد کا نور ہے

مدح مسدّس

معطر مشک عنبر سے نہ کیون میرا دہان ہووے
حدیث سید مرسل کی جاری بر زبان ہووے
فلک پر سے فرشتون کا ہجوم اتنا وہان ہووے
منور نور رحمت سے وہ روشن سب مکان ہووے
٢ رسول اللہ کی جس جا حدیثون کا بیان ہووے
وہان رحمت کا سایہ از زمین تا آسمان ہووے

طبق ہاتھون مین لے نوری فرشتے آتے ہین اکثر
لکھین ہین اہل مجلس کا ثواب از خامہ عنبر
جو ہو مجلس مین حاضر اسکو رحمت دیوین جھولی بھر
مٹاوین سب گناہ اسکے جو ہون ہر قوم در دفتر
٣ رسول اللہ کی جس جا حدیثون کا بیان ہووے
وہان رحمت کا سایہ از زمین تا آسمان ہووے

فرشتے تب کہین آپسمین یہہ مجلس ہے علما کی
کلام حق بیان ہوتا ہے اور تعریف عقبی کی
کلام مصطفی تحقیق از دین و دنیا کی
یہہ بیٹھی ساری امت ہے محمد شاد بطحا کی
٤ رسول اللہ کی جس جا حدیثون کا بیان ہووے
وہان رحمت کا سایہ از زمین تا آسمان ہووے

فرشتے تب دعا مانگین ہین حق سے یون کہ ای خالق
تو ہی ستار و غفار و رحیم و راحم و رازق
ہماری نیکیون کا سب ثواب انکو تو دے لایق
کہ یہہ ہین امتی حضرت محمد کے بڑے شایق
٥ رسول اللہ کی جس جا حدیثون کا بیان ہووے
وہان رحمت کا سایہ از زمین تا آسمان ہووے

خدا اسوقت فرماوے فرشتون کو بدین رحمت
یہہ امت ہے میرے محبوب کی بے عیب بے علت
بیان علم سننے دل سے میری یاد کر قدرت
کرین ہین عالمون کی یہہ دل و جان سے بڑی خدمت
٦ رسول اللہ کی جس جا حدیثون کا بیان ہووے
وہان رحمت کا سایہ از زمین تا آسمان ہووے

تمہاری نیکیون کا تم ثواب انکو جو دیتے ہو
مین اپنے خاص رحمت کے خزانے سے جو دون انکو
ثواب ہفتاد نیکی ہر سخن کا طالبون کو دو
طالب انکی بڑھا دو عالمون مین انکو اب لکھو
رسول اللہ کی جس جا حدیثون کا بیان ہووے
وہان رحمت کا سایہ از زمین تا آسمان ہووے

جو کوئی علم دین کا مسئلہ ایک یاد کرتا ہے
ثواب ایک سال کی روزہ نماز ان اسکو ملتا ہے
عمل کر مسئلے پر دین کے وہ شخص رکھتا ہے
ثواب ہفتاد سالہ کی عبادت اسکو ہوتا ہے
۸ رسول اللہ کی جس جا حدیثون کا بیان ہووے
وہان رحمت کا سایہ از زمین تا آسمان ہووے

جو عالم کی کرے عزت کلام اسکا سنے وے
تو گویا اسنے کی عزت محمد مصطفی کی جان
کرے عزت نبی کی وہ ہے بیشک متقی انسان
گویا عزت خدا کی کی اُسے راضی رکھے سبحان
۹ رسول اللہ کی جس جا حدیثون کا بیان ہووے
وہان رحمت کا سایہ از زمین تا آسمان ہووے

خداوندا ہمین توفیق دے علما کے عزت کی
وراثت ہے رسول اللہ کی تعظیم و حرمت کی
عمل کی پھر ہمین توفیق دے اور اسکی سنت کی
تو دے توفیق اشرف کو بھی استادون کے خدمت کی
رسول اللہ کی جس جا حدیثون کا بیان ہووے
وہان رحمت کا سایہ از زمین تا آسمان ہووے

مدح مسدس

صاحب لولاک حضرت مصطفی کی ذات ہے
سورۂ طہ و یسین جنکی توصیفات ہے
حق کلام اللہ مین حضرت پہ سب صلوات ہے
وصف اس سالار کا ہر صفحۂ و آیات ہے
۲ والضحی و نجم دندان اور جبین تھی والقمر
صاد چشم و نور خدا انا فتحنا زیب سر

ہے ابو الارواح نام اس سید مختار کا
باپ سب روحون کے ہین کچھ شک نہین اسمین ذرا
جس زمانے مین نبی تھے سرور ہر دو سرا
آب و گل مین تھے پڑے آدم صفی زیر سما
۳ بل نہ تھا کچھ آب و گل افلاک و آدم کا نشان
نام تھا جس دن نبی کا از احد احمد عیان

تھا جناب پاک مین روح الامین خادم سے کم
خاکبوسی در کی گنتا بہتر از شاہی جم
گرچہ قرآن کو لے آیا بر رسول محترم
آیتون کے بھید کا ہرگز نہین بہتر تھا دم
کیونکہ آن حضرت کو تھا علم لدنی اسکا
علم اول اور آخر کا کھلا تھا ایک بار

۴ جب گئے معراج کو حضرت نبی مقبول رب — اور پا انداز کرتا تھا فلک اطلس کو تب
رتبۂ عالی بڑا کروبیون کو اس سبب — حاملان عرش تعظیماً اٹھے تھے سب کے سب
بو مئی گل ساتھا منزہ آپ وہ خیر الانام — لے گئی پشت نسیم برق نے وریک خرام

۵ جب مقام سدرہ پر پہنچے ہین با صد عز و جاہ — تھک رہے جبریل اس جا اور نکی پھر عزم راہ
تب رسول مجتبیٰ نے پیچھے پھر کرکے نگاہ — اور فرمایا کہ اے جبریل کیون ہو تم تباہ
کیا سبب ہے جو رفاقت سے مرے انکار ہے — کیون نہین آتے یہہ کیسی بات کیا تکرار ہے

۶ تب کیا روح الامین نے عرض اے شاہ زمان — ہے مقام سدرہ یہہ میری سکونت کا مکان
پر زدن کی ایک سر ہو مجھکو طاقت ہے کہان — مین اڑون اوپر ابھی ذرہ تو جل جاؤن یہان
ایک قدم گر مین بڑھونگا اے نبی ذو الکرام — پر مرے نور تجلی سے جلین گے لاکلام

۷ کرکے میکائیل نے پھر وہان سے رفرف پر سوار — عرش و کرسی پر لیجا پہنچائے حکم کردگار
تحفۂ صلوات و سلام آیا ہے اُن پر لو ربار — راز عرفان حق نے سب ظاہر کیا اور آشکار
لامکان پر جاکے پہنچے پائے دیدار مجیب — جس سے تھا او ادنیٰ مقام قاب قوسین عنقریب

۸ ہے محمدؐ نام پاک اس اشرف المخلوق کا — میم ہے مظہر عجائب مرجع کل انبیا
حی حمایت اسکی بس ہے مجھکو ور پھر دوسرا — میم راس کل بنا یک ملک کا سرور ہوا
دال دین دارون کے سر پر [illegible] — جسطرح خورشید سے روشن ہون ذرات جہان

۹ بھیجو صلوات و سلام اس مالک و مختار پر — جسنے روشن کردیا اسلام کو ہو راہبر
ہو درود اس ذات عالی پر زیادہ بیشتر — از شمار روح و جسم و ریگ و قطرات مطر
کمترین اشرف کی ہے یہہ آرزو یا مصطفیٰ — ہو شفاعت آپکی عاصی کو در روز جزا

مدح مخمس

مدح مخمس

١ دل مین آتا ہے کہ نعت احمدی املا کرون — صفحۂ قرطاس رشک گنبد خضری کرون
کحل البصار ملایک سے مداد اسکا کرون — شاخ طوبی کا قلم ہو جس سے یہہ انشا کرون
والضحی والنجم کا اسپر عجب طغرا کرون

٢ جسم نورانی واطہر جسکو سایہ بھی نہ تھا — عالم ارواح جسکے فیض سے پیدا ہوا
تھا ابوالارواح بیشک باعث ہر دو سرا — اس حدوث پاک سے سب جان مین جان آگیا
راز اول کا یہہ آخر تھا بیان مین کیا کرون

٣ تھا کلیم اللہ گویا جسکے باعث درجہان — کیا حجر اور کیا شجر گویا تھے احمد سے بیان
معجزہ شق القمر کا جسکی انگلی کا نشان — ہے یہہ نادانی بعید الفہم میری گر یہان
اس ید اللہی کو تشبیہ ید بیضا کرون

٤ آسمان کو تھا زمین پر فخر با چندین ولیل — اسپر ہے عرش معلا اور مقام جبرئیل
تھی زمین خاموش تا ہیلا و محبوب جلیل — جب ہوا بالا یہان وہ سرو بستان خلیل
تب زمین بولی کہ اسکا شکر مین کیا کیا کرون

٥ عاجزی سے جب زمین کو درجۂ اعلی ملا — آسمان نے آستان پر اسکے تب سجدہ کیا
انکی پابوسی کی حق سے اسنے پھر مانگی دعا — اس لئے معراج جسم پاک سے اسکا ہوا
ہے بجا گر عرش سے بہ فرش استثنا کرون

٦ کیا ہے رتبہ ذات احمد کا زبان ہے جسمین لال — باوجود کبریائی ذات پاک ذوالجلال
خود سلام آنیر کہے قرآن مین نازل یہہ حال — اس لئے تاکید ہے ایمان وارون پر کمال
ہر نفس لاکھون درود اس ذات پر بھیجا کرون

نظم

۷
نام احمد کا مجسم ہے نمازی کی نشان — ہے قیام اسکا الف اور حا رکوع اسکا پہچان
میم سجدہ دال جیسا قاعدہ آخر کا مان — فرض ہین یہہ چار ہیئت ہووے ساجد آسمان
گر حجاب میم سے اس بھید کا افشا کرون

۸
برکت نام محمدؐ سے سبھی مشکل ٹلے — جسم و جان کے مرض کو اس سے شفا جلدی ملے
موت ہووے میری آسان ساتھہ ایمان لیچلے — گلشن دل اس ہوا سے خوب سا پھولے پھلے
ورد نام مصطفیٰ کو روز و شب اپنا کرون

۹
آج کل فکرون مین ہے اشرف تمھارا یا رسول — صبح سے مغرب تلک تمکو پکارا یا رسول
تم سوا نہین ہے وسیلہ کوئی ہمارا یا رسول — راز مین نے کر دیا سب آشکارا یا رسول
آرزو ہے روضۂ دل روز و شب دیکھا کرون

مدح مسدس

١
نہ جانا مین نے خود کو اب تلک آہ — گئی ہے عمر ساری ڈھونڈتے راہ
رفیقون سے کوئی آیا نہ ہمراہ — اندھیری رات مین طالع ہوا ماہ
ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ — ہوئے ہم اُمّتی الحمد للہ

٢
عجب تھا گنج مخفی آشکارا — نہ دوزخ نا جنان آدم نہ حوّا
حیات و موت نا دنیا نہ عقبیٰ — فقط ایک نور ذات پاک کا تھا
ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ — ہوئے ہم اُمّتی الحمد للہ

٣
نہ تھا لوح و قلم عرش بریں جب — زمین و آسمان نا جسم و جان سب
نہ تھے جن و ملک نا روز نا شب — مگر تھا نور احمد منجلی تب
ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ — ہوئے ہم اُمّتی الحمد للہ

٤	جو چاہا معرفت اپنی ہو ظاہر کیا ہے نور احمد ہے سراسر	نکالا نور ایک پردے سے باہر شہ مرسل ہوا ہے دین کا رہبر
	ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ	ہوئے ہم امتی الحمد للہ
٥	حضور حق میں تھا وہ نور تابان ہزاروں لاکھ برسوں تک درخشان	نظر سے عشق کے دیکھا جو سبحان عرق آیا اُسے جوں دُرِّ غلطان
	ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ	ہوئے ہم امتی الحمد للہ
٦	وہ قطروں سے بنے افلاک سیّار بنا ہے عرش سے تا فرش دوّار	ملایک حور و غلمان روح و تن یار سبھی مخلوق ہوئی اُس سے نمودار
	ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ	ہوئے ہم امتی الحمد للہ
٧	شراب عشق کی مستی جو آئی جو ہے ظاہر سو ہے باطن سمائی	تمیز شرع سے پھر راہ پائی وہی اول وہی آخر خدائی
	ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ	ہوئے ہم امتی الحمد للہ
٨	پڑا ہے دور خود سے اس طرح پر بہت نزدیک ہے منزل سراسر	قدم رکھ تو خودی سے ہو کے باہر نبی کی پیروی کی راہ چل کر
	ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ	ہوئے ہم امتی الحمد للہ ۔
٩	پھٹے گر پردۂ غفلت نظر سے کھلے دروازۂ دل اس فکر سے	عناصر کے نکل آوے تو گھر سے پتا منزل کا پاوے راہ سے
	ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ	ہوئے ہم امتی الحمد للہ
١٠	جو یہاں دیکھا وہاں دیکھے گا اسکو	جو یہاں اندھا وہاں اندھا ہے جانو

	ذرا تم دل کے آئینے میں دیکھو	چمک نور محمدؐ کی ہے سمجھو تو
	ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ	ہوئے ہم اُمتی الحمد للہ
١١	شریعت ہے رسول اللہ کا اقوال	طریقت ہے رسول اللہ کا افعال
	حقیقت ہے رسول اللہ کا اعمال	وہی ہے معرفت احمد کا احوال
	ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ	ہوئے ہم امتی الحمد للہ
١٢	پہچانا جسنے احمد کو یہاں پر	احد کا ہوا اسے دیدار وہاں پر
	شفاعت ہو نبی کی انس و جان پر	جیسے کلمہ رہے جاری زبان پر
	ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ	ہوئے ہم امتی الحمد للہ
١٣	خدا مخفی نہیں سب پر کھلا ہے	ظہور مصطفیٰ نور خدا ہے
	جو سنتا ہے سو کہتا ہے بجا ہے	یہاں ایک بھید کا پردہ پڑا ہے
	ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ	ہوئے ہم امتی الحمد للہ
١٤	اگر ہے مرشد کا دل ہمارا	چلے گا ساتھ لے دیتا سہارا
	جو دنیا سے بایاں ہے سدھارا	ولے ہے دو جہان میں آشکارا
	ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ	ہوئے ہم امتی الحمد للہ
١٥	خداوندا طفیل ذات احمد	طفیل آل و اصحاب محمدؐ
	طفیل شاہ جیلانی محمدؐ	بخش اشرف کے سب عصیاں بیحد
	ملا حق سے رسول اللہ کو جاہ	ہوئے ہم اُمتی الحمد للہ

مدح مسدس

١	بعد حمد حق لکھوں نعمت محمدؐ مصطفیٰ	جو ہے مختار دو عالم بادشاہ دوسرا

مالِک مُلک رسالت شافع روز جزا — برزخ جامع شہ مرسل ہے احمد مجتبیٰ
جب قلم نے لوح پر اس نام کی تحریر کی — علم کا نقطہ بنا یا نور کی تفسیر کی

٢
احمد بے میم نے احمد کو جب پیدا کیا — نور سے انکے ہوا ظاہر یہہ سب نور خدا
مومنوں کو ہے یقین کچھ شک نہیں اسمیں ذرا — اسمیں ہے قرآن شاہد اور حدیث مصطفیٰ
اہل سنت اور جماعت کا طریقہ ہے یقین — ذات احمد کو سمجھنا رحمۃ للعالمین

٣
حق رؤف و نور ہادی نام احمد کے پچھان — ہے رحیم و راحم و طٰہٰ و یاسین انکی شان
ہے وحید و صادق و عفو و جلیل انکی نشان — عبد و طاہر ذاکر و روح القدس عالم کی جان
ہے حبیب خالق و محبوب رب العالمین — حامی امت نبی برحق شفیع المذنبین

٤
گر نہ ہوتی ذات انکی وحدت و کثرت میں جان — تو نہ ہوتے دو جہان نار و جنان کون و مکان
نا ملایک حور و غلمان نا زمین نا آسمان — کون لیتا نام حق کا عشق رہتا در نہان
ہے وہ محبوب خدا نزدیک تر قوسین سے — اسکا سایہ دو جہان ہے پاک ہے کونین سے

٥
یا رسول اللہ تمھارے نام کا ہے آسرا — سب طفیلی ہین تمھارے تم ہو محبوب خدا
آدم و نوح و خلیل عیسیٰ کلیم و ذکریا — سب تمھارے نام کا ہے ورد کرتے تھے سدا
والضحیٰ واللیل رو می و زلف کی تعریف ہے — سارا قرآن مصطفیٰ کی نعت اور توصیف ہے

٦
ہے زبان منہہ مین ہمارے وصف احمد کے لئے — خو کیا پیدا یہان سب کو محمد کے لیئے
ذکر حق ہوتا بیان نعت محمد کے لئے — خود خدا کہوے سلام اس ذات امجد کے لئے
لا الٰہ کہکے الا اللہ توحید خدا — ہے محمد وہ رسول اللہ شاہ انبیا

٧
یا محمد اسم عالی باب جنت پر لکھا — علم سب لوح و قلم کا ذرّہ از علم شما
جبرئیل ہے جان و دل سے ایک دربان آپکا — کوئی تم سا نا ہوا نا ہو ویگا پھر دوسرا

۸ تم ہو مختار دو عالم تم ہو محبوب الٰہ — دین و دنیا مین ہمارے ہو وسیلہ اور پناہ

آپکی امت ہوئی خیر الامم روی زمین — کیونکہ تم سرتاج ہو سارے رسولون کے یقین
حامی امت ہو بیشک اور شفیع المذنبین — نائب حق شافع محشر امام المتقین

٩ تم سوا کسکو پکارین یارسول اللہ ہم — انت شافع فی القیامہ للکبائر واللمم

آرزو رکھتا ہے دیکھے روضۂ پر نور کو — دل کی آنکھون کو بھی اسکے روشنی معنی کی ہو
جام کوثر آپ کے ہاتھون سے اس فدوی کو دو — کر شفاعت ساتھ جنت مین اسے بھی لے چلو

کمترین اشرف تمہارے ہے غلامون کا غلام — یارسول اللہ علیکم الصلوٰۃ والسلام

مناجات

پیران سلسلہ شجرہ قادریہ قدس اللہ اسرارہم

١ کرون حمد خدائی پاک رحمان — بنایا خاک سے ہے جسم انسان
ملی احمد سے ہمکو راہ ایمان — ولی اور انبیا کے شاہ و سلطان

مدد ہو غوث اعظم پیر پیران — محی الدین بر حق شاہ جیلان

٢ درود ان لک ہزاران بے نہایت — نبی پر آل و اصحابون پر ہو رحمت
پیر انکے اولیا سے تو ہی کرامت — جو ہین سب رہنما سوی ہدایت

مدد ہو غوث اعظم پیر پیران — محی الدین بر حق شاہ جیلان

٣ خدا نے علم عرفان اور رسالت — محمد کو دیا عز و وجاہت
انھون نے خرقۂ فقر و ولایت — دیا حضرت علی کو باکرامت

مدد ہو غوث اعظم پیر پیران — محی الدین بر حق شاہ جیلان

٤ ملا خرقہ حسن بصری کو پہلا — وہان سے ہین حبیب عجمی ہویدا

٤	ملے داؤد طائی اُن سے پھر جا	بنے معروف کرخی اُنکے شیدا
	مدد ہو غوث اعظم پیر پیران	محی الدّین برحق شاہ جیلان
٥	ہیں پھر سرّی وسقطی صاحب جاہ	ہیں بغدادی جنید اُن سے دل آگاہ
	انھوں سے شیخ شبلی ہیں مرے شاہ	ہیں عبدالواحد اُن سے حق رسِ راہ
	مدد ہو غوث اعظم پیر پیران	محی الدین برحق شاہ جیلان
٦	انھوں سے بوالفرح یوسف ہیں مشہور	محمد ابن ہنکاری ہیں پر نور
	مُبارک بوسعید انکے ہیں منظور	ہوئے ہیں غوث اعظم اُنسے معمور
	مدد ہو غوث اعظم پیر پیران	محی الدین برحق شاہ جیلان
٧	وہاں سے عبدالرزاق ہیں مقرر	انھوں سے ہیں ابی صالح موقرّ
	ہوئے ہیں بونصر اُن سے مطہرّ	محمدّ صنوان سے صاحب فرّ
	مدد ہو غوث اعظم پیر پیران	محی الدین برحق شاہ جیلان
٨	ہیں پھر سید حسن اُن سے ہویدا	ہیں پھر سید محمد اُن سے پیدا
	ہوئے سیّد علی پھر شیخ دانا	انھوں سے پھر ہوے موسیٰ توانا
	مدد ہو غوث اعظم پیر پیران	محی الدّین برحق شاہ جیلان
٩	ہوئے ہیں قادری سید حسن جان	انھوں سے احمد حلبی ہیں پہچان
	ہوئے شیخ بہاء الدّین ذی شان	ہیں شمس الدّین ملتانی بدوران
	مدد ہو غوث اعظم پیر پیران	محی الدّین برحق شاہ جیلان
١٠	ہیں بدرالدین اُن سے صاحب راز	محمد ہیں شریف القادری باز
	ہوئے عبدالرحیم اُن سے ہیں ممتاز	ولی اللہ شہ اُن سے سرافراز

مدد ہو غوث اعظم پیر پیران — محی الدین بحق شاہ جیلان

شہ عبدالعزیز ان سے ہین مشہور — انھون سے مولوی اسحاق معمور
ہوئے ان سے علی شہ صاحب نور — انھون کی اتباع اشرف کو منظور

مدد ہو غوث اعظم پیر پیران — محی الدین بحق شاہ جیلان

مناجات پیران نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم

بحمد ذوالجلال پاک سبحان — بنعت سید مختار دوران
بوصف آل اور اصحاب ہر آن — بروح پاک ہر مقبول انسان

مدد ہو نقشبندی پیر سلطان — برای حق کرو مشکل کو آسان

بحق سید الابرار احمد — بحق حضرت صدیق امجد
بحق حضرت فاروق ارشد — بحق حضرت عثمان ممجد

مدد ہو نقشبندی پیر سلطان — برای حق کرو مشکل کو آسان

بحق حضرت کرار حیدر — بحق حضرت شبیر و شبر
بحق حضرت زہرا مطہر — بحق حمزہ و عباس سرور

مدد ہو نقشبندی پیر سلطان — برای حق کرو مشکل کو آسان

بحق باقی عشر المبشر — صحابی جملہ اہل بدر و خیبر
مہاجر اور انصاری سراسر — نجوم آسمان سے ہین وہ برتر

مدد ہو نقشبندی پیر سلطان — برای حق کرو مشکل کو آسان

ہوا اس نقشبندی سلسلے کا — ہے زین العابدین کو خاص پہنچا
محمد باقر و جعفر سے آیا — پھر ان سے بایزید ہے شیخ ہیرا

مدد ہو نقشبندی پیر سُلطان	برای حق کرو مشکل کو آسان
وہان سے بوالحسن خرقانی ہے میرا	ابوالقاسم ہین گرگانی پڑے پیر
ہین خواجہ بو علی وہ اہل شمشیر	ابو یوسف ہین ہمدانی بتو فقیر
مدد ہو نقشبندی پیر سلطان	برای حق کرو مشکل کو آسان
وہان سے عبد خالق غجدوانی	ہین خواجہ عارف ریوگیر ثانی
سنے ہین فغنوی محمود مانی	علی را میتنی شاہ زمانی
مدد ہو نقشبندی پیر سلطان	برای حق کرو مشکل کو آسان
ہین شماسی محی الدین بابا	ہین نورالدین امیر کلال والا
بہاء الحق والدین میرے مولا	ہوے یعقوب چرخی پھر ہویدا
مدد ہو نقشبندی پیر سلطان	برای حق کرو مشکل کو آسان
عبید اللہ احراری سے مل کر	محی الدین احراری ہین سرور
محمد یحیی احراری مقرر	پھر عبد اللہ احراری مظفر
مدد ہو نقشبندی پیر سلطان	برای حق کرو مشکل کو آسان
ہوئے ہین بوالعلاء وہ نقشبندی	لی سیدو ستان سے ارجمندی
محمد شاہ فرہادی ہے ہندی	ملی برہان کو پھر سر بلندی
مدد ہو نقشبندی پیر سُلطان	برای حق کرو مشکل کو آسان
ہین رکن الدین عاشق انسے پرنور	ابوالبرکات ان سے ہوکے معمور
ہین قمرالدین انکے خاص منظور	انھون سے عبدالرزاق اینگے مشہور
مدد ہو نقشبندی پیر سُلطان	برای حق کرو مشکل کو آسان

پھر اُن سے عاجز و مسکین و لاچار ہے اشرف بندۂ احقر گنہ گار

گناہون کو میرے کر عفو غفار تیرے ہی نام کی ہے یاد ہر بار

مدد ہو نقشبندی پیر سلطان

برای حق کرو مشکل کو آسان

قصیدہ تاریخ مطبوع

تعالیٰ شانہ کیا شکر حمد کبریائی ہے کہ نعت اسکے حبیب خاص کی دل مین سمائی ہے

وہی ہے تخم ہستی باغ امکان جس سے ہے سرسبز اسی غنچہ دہان کا وصف یہہ نغمہ سرائی ہے

ہر ایک برگ و شجر مین گل ہے خوشبو رنگ سے اسکے عجائب ابر رحمت ہے عجب باد صبائی ہے

گلاب و موتیا عرق مبارک سے ہوا پیدا صفات ظاہری کی اسکے یہہ جلوہ نمائی ہے

ملک ارواح بلبل ہین خدا ہے مدح خوان اسکا حدیث نعت اس محبوب کی خالق کو بھائی ہے

یقین نعت محمد ہے پسند خالق اکبر عجب توصیف محبوبی کی اس جوہر نے لائی ہے

خدا خود مشتری ہے نعت احمد کا دو عالم مین ہنر خود جوہری جوہر نے کیسی قدر پائی ہے

حقیقت معرفت اسکی سبھی مغز شریعت ہے یقین سمجھو نہین احمد احد مین کچھہ جدائی ہے

گذر کر قال سے تا حال اسکا تجھپہ ہو غالب عبادت ہی ریاضت ہے عمل ہی پارسائی ہے

حقیقی باغبان جہان جنت ہے وہی اسکا طفیلی جسکی دنیا مین یہہ ساری خدائی ہے

ادای شکر ذکر احمدی دل سے زبان پر لائے طبیعت کو سمجھہ مین عقل کل کے نارسائی ہے

وجود واجب و امکان بہم اس گل مین ظاہر ہے معطر ہے مشام جان صبا کی عطر سائی ہے

لکھا ہے اشرف الاشعار مولوی نے کیا چیدہ | عجب طبع خوش ترتیب اس دیوان نے پائی ہے

رہے سرسبز و تازہ گلشن دل جسکے پڑھنے سے | سحاب رحمت حق سے گھٹا کیا خوب چھائی ہے

حدیثوں آیتوں کے گل کھلے رنگین معطر سب | بہار بے خزان جنت کی خوشبو اسمین آئی ہے

ہوا دیوان مدح احمدی مطبوع جب ایسا | حضور قدس مین طبع مقدس کی رسائی ہے

کہا رضوان نے دیوان دیکھ کر تاریخ مطبوعی | بہار قول فیضان باغ مدح مصطفائی ہے

۱۲۸۵ ۱۲۸۵

تقریظ تصنیف جناب فضیلت و بلاغت اکتساب میان محمد منظور صاحب ادام اللہ الطافہم

قطعہ سال ہمایون فال دیوان نعت سید کائنات فخر موجودات شاہ سپہر زرنگار نبوت گوہر شاہوار بحر فتوت سید المرسلین و خاتم النبیین محمد مصطفی احمد مجتبی علیہ و علی الہ الف التحیۃ والثنا طبع زاد سید عالی نہاد و وجیہ میادہ بوستان علم و کمال گل سرسبد بہارستان اقبال متقنین قوانین منقول مفننین افانین معقول صاحب علم و فضل عالم و قابل بے بدل عالیجاہ فصاحت و بلاغت پناہ مولانا مفتی سید عبد الفتاح المعروف میر اشرف علی صاحب المتخلص بہ اشرف سلمہ اللہ الواہب ؛

قطعہ تاریخ

کتب وصل و فصل عالم مین | باب عصیان و اجر صد ہا ہین

لیکہ مدح مدینہ ہر عالم | جسکے باب علوم نبوی ہین

اعتقاد اور خلوص نیت سے | لکھتے ہین وہ جو اہل رتبہ ہین

میر اشرف علی حبیب شریف | یہان بے شبہ شیخ علما ہین

عربی اردو اور انگریزی | فارسی دکنی مین وہ یکتا ہین

مولوی سید اور مدرس ہین | شایق انکے امیر و امرا ... ہین

کہا دیوان انھون نے نعت میں جو | جسکے قائل بلیغ و فضلا ہین

ہی یہہ منظور کہ سال اسکے — وہ جو سرو فقرا حبا ہین

ہی یہہ دیوان نعت اس شہ کا — جو کہ انس و ملک کے آقا ہین

شہ کا دیوان خاص عام یہان — جبہ سا در پہ اسکے اعلی ہین

باب دیوان نعت اشرف حق — سال تصنیف اسکے برجا ہین

١٢٨٥

ایضاً تاریخ فارسی از فکر میان منظور

اشرف علی چو قدوهٔ ارباب فضل شد — وصفش گر از ہوس بنگارم فضول ماست

دیوان وصف جد خودش گفت آن شریف — تاریخ بزنگاشتم اجر شش حصول ماست

قط بر قلم زدیم و نوشتیم سال آن — این نسخهٔ مبارک مدح رسول ماست

تقریظ حامداً و مصلیاً و مسلماً اما بعد التماس کرتا ہی ہیچدان حاجی محمد افضل الدین عرف فقیر محمد کہ متخلص بافضل یہہ دیوان نعت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم تصنیف حضرت کاشف دقایق فروع و اصول واقف حقایق معقول و منقول مولانا و استادنا و مرشدنا مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف مولوی سید اشرف علی الواعظ ابن المرحوم سید عبد اللہ حسینی پیرزادہ گلشن آبادی کا واسطے شایقان مولود خوان کے ہندی زبان مین کئی عربی مولود کے قصایدون کے وزن پر تیار ہوا ہے اور حضرت ممدوح نے ایک نثر مولود النبی بنام الباقیات الصالحات فی بیان مولد اشرف المخلوقات بھی لکھا ہے سوائے اسکے انھون کے ہندی تالیفات بہت ہین چنانچہ اشرف القوانین صرف نحو کے بیان مین صفحہ ۱۴۵ پہلی کتاب صفحہ ۱۷۱ دوسری کتاب صفحہ ۲۵ تیسری کتاب صفحہ ۲۵۲ یہہ سب چھپکر سرکاری مدرسون مین متداول ہین تحفہ محمدیہ صفحہ ۱۶۴ تائید الحق صفحہ ۲۰۴ اظہار الحق صفحہ ۱۶ تاریخ افغانستان صفحہ ۴۹۷ یہہ بھی مطبوع ہو چکی ہین رسالہ جغرافیہ صفحہ ۱۲۵ خزانہ دانش صفحہ ۲۵۴ ترجمہ کلید دانش صفحہ ۱۱ سراج الہدایہ دولت بے زوال کے چار جلد یہہ سب چھپنے والی ہین اور فارسی کلید دانش صفحہ ۱۰۰ صد حکایت صفحہ ۳۳۸ علم نحو مطبوع ہو چکی ہین اور قوانین صغیر فارسی قوانین کبیر فارسی

اشرف الانشا دیوان قصاید فارسی چھپنے والے ہین اور یہہ دیوان نعتیہ صفحہ ۱۷۶ سولو والشریف صفحہ ۲۱ مجلد
لیلة القدر صفحہ ۳۲ ابھی تیار ہین عربی ہین معہ ترجمہ خزینة العلوم کی جلد اول صفحہ ۹۱۷ مطبوع ہو چکی اور اسکی
دو جلدین اور چھپنے والی ہین غرض اس زمانے ہین جو انکی تصانیف اور تالیفات دیکھتے ہین اور سمجھتے ہین
سوا انکی علوم و زحمت کشی کی قدردانی کرتے ہین باوجود ان تالیفات کے مسودا اور بیضہ کرنے کے ہر روز درس
تدریس وعظ توعیظ اور وظایف واشغال فتوے مسایل شرعیہ لکھنا دینی و دنیوی امورات بجا لانا کتابونکا
مطالعہ کرنا وغیرہ معمولات روزمرہ جاری ہین خدا انکی ذات مجمع فیوضات کو شاگردون اور مریدون
کے سر پر سلامت باعافیت رکھے امین اب تاریخ فارسی اس دیوان نعتیہ کی لکھی جاتی ہے

تاریخ

می کنم شکر و سپاس آن قدیم — کو نشان داده صراط مستقیم
کرد احمد را ظهور حکمتش — رحمت و رافت دران ذات رحیم
داد توفیقم بمدح آن رسول — ذکر او شد رافع درد سقیم
چون سروش فیض این منظوم نعت — دید و شادان شد چو گلشن از نسیم
پایهٔ اعزاز افزون کرد و گفت — مدح احمد گشته مقبول کریم
۱۲۸۵

قطعہ تاریخ تجلی

از شاعر خوش بیان لیاقت نشان صفا گوش تیز ہوش سید اولاد حسین ابن مولوی سید قطب الدین
المتخلص تجلی

مجموعہ ہو النعت رسول دوسرا ہیں — تعریف جو کچھ کیجیے سزا اور بجا ہے
ایک عالم ذی جاہ کی تصنیف سے ہی یہ — وہ نامی سامی شرف افزا دلا ہے
اشرف علی نام اور تخلص بھی ہے اشرف — اس نظم کا ناظم وہ فصیح الفصحا ہے

بہر

بیت اللہ ہر ایک بیت محبت سے بنی ہے — ہر مصرع کی شیرینی مین مصری کا مزا ہے
ہر لفظ ہے مملو ئے اسرار سے گویا — ہر صفحے مین ایک نور کا دریا ہی بھرا ہے
کیا آمد مضمون کی نمایش کرون تحریر — کیا فکر ہے کیا طبع ہے کیا ذہن رسا ہے
بس لایق تعظیم ہے اور قابل تحسین — تعریف مین اب فرض یہان صل علی ہے
مجموعہ وہ ہے جسکو کہ انکھون سے لگانا — ہے عشق نبی شافع کل روز جزا ہے
تاریخ کی جب فکر تجلّی کو ہوئی ہے — اس وقت یہہ الہام معًا دل کو ہوا ہے
ایک شعر مین دو چاہیے تاریخ خوش اطوار — خامے نے کہا لکھہ کہ طبیعت تو رسا ہے
ہے مخزن اشعار دل شاد سے تاریخ ۱۲۸۵ — گلدستۂ لا ثانی کا مل یہہ بنا ہے ۱۲۸۵ ہجریہ مقدسہ

ایضًا

دیوان چھپا مدح رسول دوسرا مین — وہ صل علی و فتر مدح شہ والا
تصنیف سے اس شاعر کامل کے بنا ہے — جو ہند مین الحال ہین وہ مولوی یکتا
اور نام مبارک بھی یہہ حضرت کا ہے روشن — لکھتے ہین انھین مولوی اشرف علی ہرجا
لے شرق سے تا غرب نہ دیکھا ہو کسی نے — ہر علم مین ہر فن مین نہ ثانی کوئی انکا

تاریخ سر جلوہ یزدان سے تجلّی
لکھہ صل علی و فتر مدح شہ بطحا

۱۲۸۵ ہجریہ مقدسہ
تاریخ تمام شد سبعہ

شکر و احسان خدا و منت خیر الانام — گشتہ این مطبوع دیوان حدیث ذو الاکرام
نثر و نظم آن مطابق با روایات صحیح — ذکر مولود و سنن و اعجاز و صفات و اعتصام

نعت و مدح انبیاء و اولیا هر قوم شد — تا بفهمد هر مسلمان از خواص و از عوام

بهر دفع هر بلا و رنج و غم کافی بود — ذکر محبوب الهی خوانده باشی صبح و شام

باعث عشق و محبت صیقل زنگار دل — دوستی دوستان حق حصول هر مرام

این دوائی درد و غم داد ان حکیم ذوالجلال ١٢٨٥ — حرمت روح پیمبر فضل و احسان دوام

یک زبان کن با واحد بارشش خوانی درود ١٢٨٥ — شافی مطلق شفای جان و تن بد هد مدام

مدح خیر المرسلین در دو جهان صد بار گویی — شافع دنیا و عقبی قایده دار السلام

برکت رزق مقدر دید در ذکر اینق — شافع امت صفی الله محبوب امام

گفت هاتف از پی تاریخ سال طبع آن — از سر غفران هدایت فرح و رحمت این کلام

اسم طه را بخوان اشرف ز صدق دل بگویی — یا رسول الله علیکم الصلوٰۃ والسلام

خاتمہ الحمد للہ والمنہ کہ دیوان نعت احمد مختار کتاب اشرف الاشعار اختتام ہوئی اور الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات دوسری جلد مین آغاز ہوئی شایقین مدح رسول مقبول کے لیئے تحفہ نادر بنا ہے اور مولود خوانان نعت حضرت کے واسطے مشام جان سامعین کو معطر کرنیکے لیئے گلدستۂ پر بہار ہوا ہے حق تعالی اپنے حبیب کے طفیل سے مولف و کاتب اور قاری و سامع کو دو جہان مین

اسے رحمت خاص سے سرفراز فرماوے اور دنیا مین بعافیت بعنت

ایمان سلامت رکھ کر عقبی مین محل قرب

و نجات دلواوے آمین یارب

العالمین تمت تمام شد

بار دوم مطبوع شد

لیلۃ القدر خیر من الف شہر

بتائید فضل سبحان و بتوفیق ملک المنان کتاب مستطاب فیض بھر

مجلس لیلۃ القدر



تالیف مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف سید اشرف علی گلشن آبادی

باہتمام قاضی ابراہیم صاحب پلبندری کے مطبع حیدری میں مطبوع ہوئی

سنہ ۱۲۸۹ ہجریہ

وبہ نستعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشرف المجالس

مثنوی در بیان مجلس شب قدر

خدا کو حمد ہے جملہ سزاوار — بنایا جسنے سب افلاک سیّار
ستارون سے دیا زینت سما کو — زمین کو زیب ہے انسان سے دیکھو
چراغ روز ہے قندیل خورشید — جہان مین روشنی سے روز ہے عید
لگایا مشعل مہتاب در شب — چراغان فلک سارے کواکب
کیا ہفتے مین روز جمعہ افضل — شب جمعہ کو سب راتون مین اکمل
مہینا چاند سے آغاز کر کر — بنایا تیس دن اسمین مقرّر
کیا بارا مہینے کا جو ایک سال — بزرگی دی مہ رمضان کو ہر حال
رکھا ہے اسمین پنہان لیلۃ القدر — ہلال ہوتا ہے جسکے شوق مین بدر
قدر سمجھے اگر کوئی شب قدر کی — تو ہر شب پاوے نعمت سب قدر کی
طفیل احمد مختار اس جا — دیا حق نے یہہ رمضان کا مہینا
سبب سے جسکے سب عالم بنا ہے — اسی سے عرش و کرسی کی بنا ہے
وہی مختار ہے ساری جہان کا — سے انور زمین و آسمان کا
نہ ہوتا وہ اگر عالم مین موجود — تو رہتے جسم و جان معدوم و مفقود
محمّد پیشواے انبیا ہین — محمّد رہنماے اولیا ہین

حبیب خاص مختار خدائی — نہین احمد احد مین ہیچ جدائی
فقط ایک میم کا پردہ پڑا ہی — سبھی مُلک ملک جس سے بنا ہی
وسیلہ پاس حق کے ہین محمدؐ — شفیع حشر و محبوب محمدؐ
درود ان دمبدم ہون حق کی انپر — انھون کی آل اور اصحاب سب پر
کسے طاقت لکھے توصیف ان کی — خدائی ہی سبھی تعریف انکی
ہین ارکان خانۂ دین کے مقرر — ابوبکر و عمر عثمان حیدر
بتول پاک اور حسنین پیچهان — نبی کے باغ کے گلہائے خندان
ہدایت کے چمن کے سرو شاداب — ہین انصار و مہاجر آل و اصحاب
سبھون پر ہووے نازل رحمت حق — نبی کے دین کے رہبر ہین مطلق
وسیلے سے انھون کے ہو اجابت — دعا اشرف کی اے فیاض رحمت

مناجات

خداوندا کریما کارسازا — رحیما رازقا بندہ نوازا
طفیل مصطفیٰ روشن نظر دے — دکھین انوار رحمت شب قدر کے
طفیل ماہ رمضان المبارک — دلا آنسو کی فیض تبارک
دلا ہمکو طفیل لیلۃ القدر — گلستان عدن مین جنت صدر
کرم سے اپنے کر عفو گناہان — نہ کر محشر مین ہمکو زار و گریان
غضب پر تیرے رحمت کی ہی سبقت — کرے مغفور سب احمد کی امت
ہوا اشرف بندہ مسکین بے سامان — محمد کی شفاعت سے سرافراز

سبب تالیف کتاب

مجھے ایک رات ہاتف نے جگایا — محبّت سے یہہ خوش مژدہ سُنایا
کہاں تک عمر دنیا کی طلب میں — تو کھوتا ہے پڑا عیش و طرب میں
ادا کر شکر پڑھہ تفسیر قرآن — سُنا سب مومنوں کو قدر ایمان
تجھے شب کی قدر کچھہ بھی خبر ہے — نہ سو غافل کہ یہہ شب شب قدر ہے
قدر کی قدر پھر یا دگار ہی — تو لکھہ تا پاوے قدر کا نگاری
ہوا اس مژدۂ غیبی سے ہشیار — پڑھا میں قدر کی سورۃ کو یکبار
وہ سورۃ کیا ہے ایک دریای پرا وج — بھری رحمت ہے اسمیں موج در موج
لکھا تفسیر اسکی نظم میں تب — کہ سننے سے تو سمجھے قدر ہر شب
جو تفسیریں تھیں حاضر انکو لیکر — حسینی اور عزیزی ہر جواہر
جلالین اور بیضاوی و جامع — لیا کرخی ور حمانی و لامع
لکھا پھر شب قدر کا سارا احوال — حدیثوں سے مطابق کرکے فی الحال
بھی غنیہ طالبین کو میں رکھا پاس — ملے غوث الوری سے دل کی سب آس
مفاتیح الجنان شعبی و مشکات — لکھا ہے مختصر سب سے روایات
عروس فکر کا تھا حسن تازی — کیا ہندی میں اسکی حجلہ سازی
گل و میوے سے منوّر و پر لطایف — بنایا ہندکو بستان لطایف
پڑھے اسکو سنے جو دل سے خوش ہو — خدا رکھے جہان میں شاد اسکو
تمیز نظم اور تفسیر آیات — مبین اور مفصل کی روایات
کہاں لکھنے کی ہے طاقت قلم کو — کرے منظوم ہر حکم و رقم کو
قصور ہمت و کاسد قماشی — میری ہے فکر نا واقفی سے ناشی

اگر دانا خطا کو دیوے اصلاح تو ہووے تازگی ور جسم و ارواح
نہ دیکھے خوردہ بین جز نقطۂ عیب کہ پردہ لفظ ہے ہر معنی غیب
پسند آوے کسی کو گر کوئی بات دعائے خیر سے وہ پاوے حسنات
خدا اشرف کو دے توفیق احسان ملے شب قدر کا فیض درخشان
محمد پر پڑھو صلوات ہر بار شفاعت ہو نبی کی حق کا دیدار

آغاز بیان تفسیر سورۃ القدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں آغاز نام حق سے یہہ بات کہ ہے رحمن بندوں پر وہ دن رات
مطیعوں منکروں کو دیوے روزی کرے نیکوں بدوں کی جان فروزی
رحیم ایسا کہ رحمت ہو بحشر سبھی ایمان واروں پر مقرر
نہ کافر کو ملی جنت کی نعمت وہ دوزخ میں ہے پاوے عقوبت

سورۃ القدر

لکھے ہیں راویوں نے یوں روایت کہ یہہ نازل ہوئی مکے میں سورت
و لیکن اس میں ہے تبیان اجمال سبھی اولاد اسرائیل کا حال
مدینے میں ہیان ہو قصہ اُن کا بنا منبر بھی رمضان میں ہوا تھا
ہیں اسکے تیس کلمے پانچ آیات ہیں ایک سو بارا سب اسکے حروفات
بہت تفسیر میں اسباب پہچان یہہ پہلا نازل ہونے کا سبب جان
کہ یک دن شاہ مرسل صدر اجلال بیان کرتے تھے یوں شمعون کا حال
وہ تھا اولاد اسرائیل کا مرد عبادت اور ریاضت میں بڑا فرد

ہزار اسنے مہینے کی عبادت — تھا روزہ دن کو اور شب کو ریاضت
بڑا عابد وہ تھا دنیا مین مشہور — دل اسکا نور سے رحمت کے معمور
صحابون نے سنی جب یہہ حکایت — نبی سے عرض کی اے شاہ امت
ہمارے دلمین یہہ ارمان رہے گا — ہمین کس طرح وہ درجہ ملیگا
ہماری عمر کو تہ ساٹھ ستر — ہرسکی ہے نہین امید برتر
گذرتی ہے تہائی خواب و خور مین — تہائی دوسری تن کی فکر مین
تلاش روزی و مرض و تساہل — چلی در غفلت و سستی تکاہل
عبادت کی ملے کب ہمکو فرصت — کہ پاوین درجہ اعلائے رفعت
نبی سنکر ہوئے دل گیر یہہ بات — کہ پاوے کب میری امت مقامات
کہان ایسی عبادت انسے ہووے — غم عقبی کہان تک دل سے دھووے
خدانے تب نبی کو دی تسلی — یہہ نازل سورۂ قدر ان پہ کر دی
عنایت کرکے یہہ مژدہ سنایا — عبادت کرکے یہہ شب جسنے پایا
تو الف شہر سے بہتر ہے اسکو — یہہ ایک شب کی عبادت خوب جانو
روایت دوسری ہوتی ہے مسطور — کہ جس سے جہل کی ظلمت ہو کافور
کہ ایک دن جبرئیل آئے ہین لیکر — سلام حق محمد مصطفی پر
دکھائی عمر امت کی نبی کو — کہ اکثر ساٹھ اور ستر کی تھی وہ
نبی نے دیکھ کر یہہ عمر کوتاہ — ہوئے آزردہ غم سے اور کی آہ
کہ اس کم عمر مین کیا ہو سکیگا — تلاش رزق یا سودا حشر کا
عبادت جسقدر ہو جس بشر کی — جزا اسکو ملی گی اسی قدر کی

دعا حضرت نے کی اے میرے اللہ
ہو اگلے انبیا کے اُمّتون کی
ہو کوتہ عمر سے اندک عبادت
تسلّی کے لیئے حق نے بھیجا لی
قدر ایک رات کی رمضان مین سمجھو
روایت تیسری حضرت حسن سے
امیہ کی نسل سے بعضے اشرار
مہینے ہون ہزار انکی حکومت
سب اہل بیت اور اصحاب ایکبار
اتھے حضرت بہت آزردہ خاطر
کہ اولاد امیہ ہووے غالب
ہوئی تب صبح کو القدر نازل
کہ انکی الف مہ کی سلطنت سے
رکھا ہے نام اُسکا سورۃ القدر
ہرس بھر کی عبادت ہووے ایکجا
جو امت نے عبادت سال بھر کی
ولایت برکت و رحمت تمامی
خدا سے ملتے ہین اِس شب قارئین
فرشتون اور ارواحون کو معلوم
قیامت مین عبادت سے بڑھے جاہ
بڑی عمرون کے باعث سے ترقّی
میری امت کو اِس باعث خجالت
نجات اِس امت احمد نے پائی
ہزارون ماہ سے بہتر ہے ہم کو
کہ دیکھا خواب مین یک شب نبی نے
کہ بعد حضرت کے منبر پر ہون اسوار
کرینگے ظلم دنیا مین بشدت
رہینگے اُنکے پنجے مین گرفتار
کہ اُمّت پر ہوا ایسا ظلم ظاہر
بنی ہاشم پہ ایسے ہون مصائب
کہ حضرت کو تشفی ہووے حاصل
ہے پایا بڑھکے درجہ شب قدر نے
کہ اِسمین ہے بیان لیلۃ القدر
بڑھے ہے مرتبہ سب عابدون کا
قدر نیکی کی سب کو آج ملتی
مناسب مرتبہ قدر گرامی
ثواب و فیض پیدا ہون بشر مین
اسی شب حال یکسان ہووے مفہوم

بزرگی شب قدر کی سب شبوں پر　　ہے جیسے ماہ کی تاروں کے اندر
شرف اس رات کا ہوتا ہے مرقوم　　بیان کرتا ہے راوی سبکو منظوم
ہے اوّل شام سے تا صبح صادق　　تجلائی خدا نور حقایق
اترتا ہے فلک سے مومنوں پر　　دلوں میں نیک بندوں کے ہوا نور
شرف یہہ دوسرا روح و ملایک　　بحکم حق زمین پر آوے یک یک
ملاقاتیں کریں سب عابدوں سے　　مصافحہ انکے کرتے زاہدوں سے
علامت انکے ملنے کی یہی جان　　کہ لگ جاوے عبادت میں دل و جان
بدن پر لرزہ آوے دل میں نرمی　　ہو گریان چشم اور سینے میں گرمی
جو ہوں خوف خدا سے سوئے استاد　　یقین اس جا فرشتے کی ہے امداد
خدا کے عشق کی بوئے محبت　　بجان پاوے رگ و ریشے میں لذت
شرف یہہ تیسرا قرآن نازل　　ہوا ہے لوح سے بروجہ کامل
اسی شب کو سمائے اولین پر　　ملا روح الامین کو وہ سراسر
محل عز میں اسکو رکھے ہیں　　نبی کو آیت آیت لاوے ہیں
ہوا تیئیس برسوں میں وہ اتمام　　نزول آغاز سے پھر تا بانجام
شرف چوتھا کہ خلق جملہ ملکوت　　اسی شب میں ہوئے پیدا بجبروت
شرف ہے پانچواں فردوس پیدا　　باآرایش ہوا ظاہر ہویدا
شرف چھٹا خمیر آدم کا اس شب　　ملا پایا آب سے رحمت کے ہے رب
محمد پر پڑھو صلوات ہر بار　　شفاعت سو نبی کی حق کا دیدار
روایت ہے عزیزیہ میں مسطور　　کہ جس سے قدر ہے اس شب کی مشہور

کہ تھے عثمان ابو العاص ایک دانا
تھا انکا عہد ایک مرد توانا

سفر دریا کا کرتا تھا عمر بھر
کہا اُسنے کہ ہین دیکھا ہون اکثر

ہر برس مین ایک شب شور آب دریا
ہوا کرتا ہے شیرین صاف میٹھا

کہا عثمان نے جب وہ رات آوے
مجھے تو ہوشیاری سے جتاوے

بزرگی رات مین یہہ کس سبب ہے
کہ کھارا پانی میٹھا ہو عجب ہے

جو ستائیسوین رمضان کی شب
گئی آدھی تو عثمان سے کہا تب

کہ یہہ وہ رات اور وہ وقت آیا
کہ ظاہر ہووے قدرت کا تماشا

کہا عثمان نے سچ یہہ کیا عجب ہے
کہ اس شب قدر کی دل کو طلب ہے

سنو ایمومنو یہہ رمز کی بات
خدا کے فضل سے ملتے ہین درجات

بقدر ہمت مردان ملے اجر
کبھی ذرے کو ہو خورشید کی قدر

کیا ایسا معین فضل غفار
کہ محنت ہووے کم اور اجر بسیار

رکھا مخفی کہ تا اسکی بڑھے قدر
جواہر سے ہوا پتھر کتیں فخر

ہر ایک جمعے مین یون ایک وقت آوے
کہ جو مونہہ سے دعا مانگے سو پاوے

ہے سارے سال مین پوشیدہ ایک شب
کہ ہر شب کی بڑی سمجھین قدر سب

ہے ایک سو نام مین ایک اسم اعظم
کہ ان سب نام کو پڑھتے رہین ہم

ولی کو اپنے بندون مین چھپایا
کہ سب بندون نے جس سے قدر پایا

ہے وجہ تسمیہ اس شب قدر کا
بزرگی سے ہے یا تقدیر اشیا

جواہر کے مفسر یون لکھے ہین
قضا و قدر کے معنی کئے ہین

کہ مرض و صحت و روزی و آجال
ہر برس بھر کے غم و شادی کا احوال

براۃ اسکی لکھین ور نصف شعبان | گرین تقدیر سے ظاہر برمضان
تعیین گرچہ اسکا ہووے دشوار | ولے ظاہر حدیثوں مین ہے آثار
کہ ہے رمضان کے آخر وہے مین | حساب وتر کا اکیس سے لین
جو ہے تیئس او پچیس تی پچھان | ہے ستائیس اور انتیس مین جان
انہین پانچون شبون مین ایک ہے شب | حدیثون کا یہی ہوتا ہے مطلب
ہے ابن عباس سے تخصیص یہہ بات | حروف لیلۃ القدر ہی کنایات
یہہ نو حرفون کو رگن تو تین باری | ہوستائیس یہ اسکی شماری
اسی باعث ہے ستائیسوین رات | کہ اس سورت مین پائے یہہ اشارات
روایت دوسری ہوتی ہے مذکور | کہ کل سورۃ کے کلمے تیس مشہور
ھی اسمین ہے ستائیسوان لفظ | ضمیر شب قدر کا ہے نشان لفظ
کہ ستائیس یہ اسکا عدد ہے | اسی تفسیر تک دانش کی حد ہے

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْ

خدا فرمادیا ہم نے برمضان | لکئے شب قدر مین نازل ہین قرآن
تو کیا جانے ہے اس شب کی بزرگی | کہ کیا ہے قدر ایسے شب قدر کی
کہ اس شب مین ہوائے نور چلتی | نثاری مشک کو عنبر سے ملتی
تجلّی نور وحدت کی ہو ظاہر | دلون پر عارفون کے فضل قادر
لیے خلعت ولی کو قطبیت کی | معارف کشف دل اور غوثیت کی
ہر ایک کی قدر اس شب مین ہے بڑھتی | کرامت غیب کی خوبی سے رلتی
کہ فیض ابر سے اس خاک کے گل | نکلتے ہین تر و نسر سبز سنبل

ہزارون رنگ و بو گلہائے خندان
بنی فرش زمین کان بدخشان

ہر ایک دل مین چمک اور رنگ ہی اور
نظر آوے خدائی کا جدا طور

بہارستان ہو سینہ غنچہ جان
پھلے پھولے جو ہووے فضل سبحان

لگے پھل شاخ پر امید کے تب
برس بھر کی ہو محنت پھر اس شب

خدا اب فضل سے شب قدر کی رات
عیان ہم پر کرے اور عفو زلات

گناہین بخش دے خوبی دارین
کرے سب حاضرون پر فضلون مین

نصیبون سے اگر مل جاے وہ رات
تو کفارہ ہو سب عصیان عصات

اسی باعث رکھین ہین اسکو مستور
کہ تا انسان نہ ہووے اس پہ مغرور

گناہون مین رہے وہ عمر بھر سب
عبادت ایک شب کی وہ کرے تب

بنے بے خوف کھووے اپنا ایمان
عبادت سے ہو بے ایمان کو کیا مان

رجا و خوف مین رہتا ہی ایمان
نہ ہو بے خوف ہرگز یہہ یقین جان

لکھے غنیہ مین یون محبوب سبحان
غیاث الخلق پر حق شاہ جیلان

علامتون مین اس شب کے مقرر
بیان حضرت نے فرمایا ہی یون کر

کہ ہی شب قدر رمضان مین یقینی
نشانی اسکی سن اے اہل دینی

ہوا اس رات کی ہو معتدل خوب
برابر سردی و گرمی ہو مرغوب

نہ گرمی اور نہ سردی ہو زیادت
ہو حیوانون مین آسایش نہایت

دویم یہہ ہی نشان اس شب کی ممتاز
سنے ہرگز نہ کوئی کتے کی آواز

یہہ ہی تاثیر اس شب کی نمودار
رہین خاموش سب سگہای بازار

سیویم وقت فجر جس وقت خورشید
افق پر ہو طلوع صبح امید

شمال طشت ہووے زرد بے نور
رہے تیزی سے اور گرمی سے وہ دور

علامتیں ہوئیں ایسی جس میں ظاہر
وہی شب قدر ہے با شان ظاہر

الٰہی از طفیل سورۃ القدر
طفیل روح و بہر لیلۃ القدر

طفیل انبیاء و اولیا کے
طفیل صالحان و اصفیا کے

طفیل عابدین لیلۃ القدر
طفیل زاہدین لیلۃ القدر

ہمارے سب جماعت کے گناہاں
عفو کر بخشدے خلاق سبحان

محمد پر پڑھو صلوات ہر بار
شفاعت ہو نبی کی حق کا دیدار

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ

وہ ہے شب قدر افضل اور بہتر
ہزار ایسے مہینوں سے ہے بہتر

کہ جسمیں شب قدر ہووے نہ ظاہر
کہ اسکے فہم سے ہے درک قاصر

اگرچہ ہر شب و ہر روز دیکھو
تجلی نور مطلق کی ہے سمجھو

هُوَ فِي شَأْنٍ كُلَّ يَوْمٍ ظاهر
تجلی شب قدر کی سب سے نادر

ہے لفظ الف آخر اسم تعداد
عرب میں اس سے برتر کب ہے اعداد

مراد اس سے کہ سب راتوں سے افضل
تجلی شب قدر کی ہے مکمل

اگر اس رات کو بندہ عبادت
کرے معبود کی پاوے سعادت

کیا بے انتہا اسنے ہے طاعت
بجز حق کوئی نہ جانے اسکی عزت

یہہ شان فضل و رحمت رات میں ہے
کہ آب زندگی ظلمات میں ہے

ہوئی شب پردہ دار عشق بازی
ہوئی شب عاشقوں کی کارسازی

ہے شب معشوق و عاشق بیچ غمخوار
ملا عاشق سے دیوے اسکا دلدار

عبادت رات کی پاک از ریا ہے
سوا حق کے نہ کوئی واقف ہوا ہے

سیاہی رنگ نور وات کا ہے
وہی پوشاک دیکھو رات کا ہے

برات و قدر اور معراج حضرت
وصال عاشق و معشوق وحدت

وصل ہوتا ہے جان در خواب مدہوش
جہاں کے سو نہ یہ شب رکھتی ہے سرپوش

روایت ہے دیا احمد کو قادر
برس میں پانچ راتیں سب میں نادر

ہے پہلی رات اِنشَقَّ القَمَر کی
عجب ہے لیل اعجاز و ظفر کی

بزرگی مصطفیٰ کی آسمان پر
ہوئی ظاہر سبھی خلقت کے اندر

دویم ہے لیلۃ الایجاب دعوت
دعا جنون کے حق میں ہوئی اجابت

کہ لائے ہیں بہت جنات ایمان
کسی مرسل کو یہ رتبہ نہ تھا جان

سیوم ہے لیلۃ الحکم و قضا یا
کہ ہے وہ شب برات جملہ اشیا

کہ اسمیں ہوں مقرر سارے احکام
قدر کی شب میں پھر پاوین سرانجام

چہارم لیلۃ القربت ہے سمجھو
ہوئی معراج اسمیں مصطفیٰ کو

مکان قوسین کا او فی وہاں تھا
محب محبوب تھا اور لامکان تھا

ہے پنجم لیلۃ القدر ایسی برتر
ہزار سال سے خوبی میں بہتر

ملے گر عمر میں وہ رات ایکبار
تو بیڑا دو جہاں میں ہووےگا پار

تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَۃُ وَالرُّوحُ فِیْھَا

اترتے ہیں فرشتے آسمان سے
بھی ارواح ہیں مطہر ساتھ انکے

زمین پر آکے سب شہروں میں پھرتے
جو ہو بیدار اسکو جا کے ملتے

کرتا احمد کی امت بیچ پیدا
فضیلت اور رحمت ہو ہویدا

ملے لذت عبادت کی بدل یوں
سماوی اور ارضی کیفیت جب
سحاب غیب کا فیضان جاری
قبول فیض سے نقص ہووے کامل
رسیدہ ہووے میوہ اُس ہوا سے
ہوی بھی بعید جمعیت سے دل مین
کہ جتنی ہو جماعت بیشتر واں
دعا مین سب جماعت ہاتھ اُٹھاوے
اسی باعث دعا سب کی ہو مقبول
ملیں سو خاص و عام آگے ایک جا پر
مفسر اور سبھی ارباب اخبار
کہا بعضوں نے وہ روح الامین ہے
کہ ہمراہ ملایک وہ بھی آوے ہے
گذر اُنکا جو عبّادوں مین ہووے
نشانی اُسکے ملنے کی مقرر
بہت رقت دلوں مین ہووے پیدا
ملک اعظم ہے بعضوں نے لکھا ہے
کہے ہے روح ایک قسم فرشتہ
ہے صورت مین وہ جیسا شکل انسان

یہہ برکت سے ہو غفلت دلکی سب دُور
بہم یکجا ہو معجونِ مرکب
شہا و تین کرے گو ہر نہاری
ہر ایک مومن ہوا اس رحمت مین شامل
اگر ہے خام بھی پختہ ہو جاوے
جماعت کی نماز و نہین بھی دیکھین
ثواب اُتنا بڑھے با فضل و احسان
اُمید مغفرت سب کی بر آوے
خدا کے فضل سے مطلب ہو موصول
جماعت کی سبب قوت ہو اکثر
کئے ہین روح کے معنی مین گفتار
جیسے اس شب کو یون سبز زمین ہے
لقا رحمت کا نیکوں کو دکھاوے
تو آنسو سے انھوں کے دلکو دھووے
کہ ہو استادہ ہوں سارے بدن پر
ہو نور ایمان کا رُخ پر ہویدا
زمین و آسمان سے بھی بڑا ہے
کہ نور قدس سے وہ ہے سرشتہ
ہے سیرت مین ملک وہ صاحب شان

کہے ہے روح جان نوع آدم
کہے روح اللہ ہے عیسی وہ خوش دم

کہے ہے روح وہ جبریل اطہر
کہے ہے روح وہ جانِ پیمبر

کہے ہے روح امر رب حقیقت
حیات و فیض کا عین بصیرت

لکھا تفسیر رحمانی میں افضل
کہ معنی روح کے ہیں عقل اوّل

کہ جس سے معرفت ہو رب کی حاصل
پہنچائے فیض حقّانی ہو کامل

غرض اشخاص روحانی مقرّر
فرشتے اور جبریل انہیں مل کر

زمین پر روح انسانی کی خاطر
کہ جس میں جز فرشتے کی ہے نادر

وے آتے ہیں کہ تا فیضان بڑھاویں
ملا ایک جوہر ایک انسان بناویں

جو ہوویں سب کی خاصیت پہ شامل
ہو بعض انسان فرشتوں سے بھی افضل

فرشتوں اور ارواحوں کا فیضان
بناتا ہے سبھی اجسام کو جان

ملے گر ایک جا اربع عناصر
مزاج اسمیں ہو پنجم چیز ظاہر

خدا نے جب کیا انسان کو پیدا
فرشتے کا دیا ایک اسکو حصّا

وہ ہے شوق و عبادت معرفت نور
محبّت اور غمخواری میں مجبور

دویم حصّہ دیا حیوان کا اسکو
کہ شہوت کھانے پینے کی اسے ہو

سیوم حصّہ دیا از نفس شیطان
غضب اور سرکشی کا وہ ہے سامان

فریب و نخوت و غصّہ تکبّر
ہمیشہ مغز میں انسان کے ہے پر

دیا پھر عقل و دور اندیش اور علم
مروت صبر و تقوی خوف اور حلم

کرے تا طبع کو ہموار ایسی
اطاعت میں فرشتوں کی ہو جیسی

تو وہ انسان فرشتوں سے ہے بہتر
محبّت سے خدا کے دل منوّر

طبیعت گر پھنسی دنیائے دون مین — رہا غفلت سے شہوت کے جنون مین
بنا پھر نفس شیطان کا وہ بندہ — ہوا تب بیضۂ دل اُسکا گندہ
وہ حیوانون سے پھر بدتر ہوا ہے — سزاے نار دوزخ کا بنا ہے
اگر سب خصلتون کو رکھ کے قایم — رہا ثابت شریعت پر وہ دایم
کیا دنیا مین رہکر دین واری — وہ ہے انسان سزای فضل باری
جھکے گر کھانے پینے مین جو انسان — تو غافل ہو بنے بدتر ز حیوان
ملایک کے خصایل بھول جاوے — عبادت مین کہان لذّت وہ پاوے
رہے فکر معیشت مین وہ غلطان — نہ رکھے ایک ذرا پرواے ایمان
وہ نفسانی کی خواہش مین شب و روز — نہ دل مین ہو کبھی عرفان کا سوز
اگر اسلام کی عادت بموجب — رکھے روزہ تو ہو مجبور دل تب
اگر نیت ہی ثابت پاک اخلاص — تو پاوے شب قدر کی نعمتین خاص
ملے لذّت عبادت کی اُسے خوب — بدل ہو معرفت پھر اُسکو مرغوب
ملا یک نور عرفان اُسکے دل مین — بھرین اور رغبت طاعت بڑھاوین
صفت انسان کی ہو پھر اسمین پیدا — نجات اُخروی کا ہووے شیدا
معاف ہون سال بھر کے تب گناہ ان — بنے صالح طفیل ماہ رمضان
اسی باعث ہوئی شب قدر افروز — کہ روحانی اثر آئے زمین پر
یہان کے نیک بندون سے ملے جا — نمازین مسجدون مین پڑھکے اخفا
جو بندہ جاگتا اسوقت ہووے — عبادت بیچ شوق دل سے روو ے
حرام ہو آتش دوزخ کی اُسپر — گنہ ہون عمر بھر کے عفو یکسر

عجایب

عجائب رحمت وبرکات اُس رات
زمین پر ہوویں ظاہر قوی کرامات

ترقی ہو نظر کی دُور بینی
ہو پیدا معرفت دل میں یقینی

مزاج انسان کا باجان اطہر
فرشتے کی طرح جاوے فلک پر

ترقی پاوے دل میں نورِ ایمان
اندھیری رات میں خورشید تابان

خواص روح باکیف فرشتہ
بنور حق ہو انسان میں سرشتہ

ہو خلعت سے ولایت کے سرافراز
مقام قرب میں پھر ہووے ممتاز

ہمیشہ سیر روحانی میں واصل
ہر ایک شب شب قدر ہو اسکو حاصل

طفیل نیکوان عاصی کو بخشے
عجب کیا حق تعالی کے ادب سے

محمد پر پڑھو صلوٰۃ ہر بار
شفاعت ہو نبی کی حق کا دیدار

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ

بحکم حق اترتے ہیں زمیں پر
ملائک ساتھ ارواحوں کو لیکر

سبب اس سیر حق کا یوں ہے مشہور
نجات امت احمد ہے منظور

یہ فیض عام میں ہر کوئی ہو شامل
نجات آخرت کرتا ہے حاصل

مُرید و پیر کے فیضان باطن
ہیں بے محنت اسی شب بیچ موقن

سبھوں کے پیر و مرشد ہیں محمد
طفیل اُنکے ہے رحمت فیض ممتد

طریقت کا مزہ اس شب کے اندر
ہر ایک عاصی کو بھی ملتا ہے اکثر

کرم کے خوان پر جب ہووے دعوت
وسیلے کے طفیلی جاوے اُمت

جو اذن عام شب کو ہووے مشہور
کریمی کی صفت سے خوان معمور

کھلا دروازہ بھی ہووے فجر تک
کوئی مانع نہیں پھر آسمان پہ بیشک

ہر ایک بھوکا چلا جاوے وہان ہے ۔ کرے دل سیر نعمت سے سراسر
ہر ایک نعمت سے جو کچھ اسکو بھاوے ۔ اسی مالک کے یہان سے خوب کھاوے
بہ گھر بیٹھے کھلاتا نعمتین خاص ۔ سبھی مقصد دلاتا ہے باخلاص
ہوا منظور اسکو ہر فیضان ۔ کہ ناقص کو کرے کامل باحسان
نہ ہووے تا کوئی نعمت سے محروم ۔ بنایا شب قدر اور فیض معلوم
ہے غنیہ مین روایت ایک اظہار ۔ فرشتے شب قدر مین آوین بسیار
رہین جبرئیل بھی ان سب کے ہمراہ ۔ ملایک فوج فوج اور روح ناہو شاہ
علم لاوین برابر اپنے وے چار ۔ معطر نور رحمت سے گہربار
پھر ہر سے کھولدین از غرب تا شرق ۔ سبھی ہون نور غفران مین مغرق
کرین استادہ کعبے پر بعظمت ۔ مدینے مین دویم با فیض و رحمت
لگاوین قبۂ احمد کے اوپر ۔ کہ ہو خوشبو ہوا اس سے سراسر
سیوم بیت المقدس پر لگاوین ۔ چہارم طور سینا پر چڑھاوین
کہین تب جبرئیل اسوقت للکار ۔ فرشتون سے کہ اے افواج غفار
پھرو دنیا مین در ہر شہر و دیار ۔ ہر مسجد مکان و راہ و بازار
فجر تک سب زمین کی سیر کرنا ۔ ہر ایک مومن سے لطف و خیر کرنا
کرو تم امت احمد کی خاطر ۔ بہ تسبیح و بہ تقدیس و بذاکر
باستغفار و تہلیل و مناجات ۔ مسلمانون سے ملنا ہر لا و حاجات
خصوصاً باطنی فیض مسلسل ۔ جو قادریہ مین ہے باتصال فیض
علای چشتیہ کا فیض و انوار ۔ ہے چودہ خانوادون مین نمودار

بھرو دلمین مسلمانون کے جاکر ‏ ‏ نہ ہو امتین کوئی محروم و مضطر
فرشتے حکم کے تابع ہو آوین ‏ ‏ سبھون کے گھرمین وہ برکات لاوین
بھرین ہرایک کے دلکے گھرمین انوار ‏ ‏ بفیض خاص روحانی فرح بار
سبھی قریات و شہرون مین وے جاوین ‏ ‏ ہرایک گھرمین مسلمان کے سماوین
ولیکن ہو خمر خنزیر یا کلب ‏ ‏ جنب ناپاک ہووے یا سیہ قلب
نہ جاوین اسکے گھرمین وہ ملایک ‏ ‏ کہ ان اشیا سے ہو موجود اگر ایک
رہے محروم وہ برکت سے اس رات ‏ ‏ نہین ملتے قدر کے اسکو درجات
فجر تک بانٹتے پھرتے ہین رحمت ‏ ‏ ہو برکت رزق و عمر و مال و صحت
فجر ہونے مدینے بیچ جاوین ‏ ‏ علم چارون جگہہ سے لے اٹھاوین
چڑھین افلاک پر باشان اطہر ‏ ‏ جو پہنچین آسمان اولین پر
کہے دربان تب اول فلک کا ‏ ‏ کہان سے آئے ہو سب ملکے اس جا
کہین جبریل یہہ ہے لیلۃ القدر ‏ ‏ محل امت احمد ہوا صدر
کہے پھر وہ فرشتہ ان سے خوش ہو ‏ ‏ حقیقت امت احمد کی بولو
دیا کیا حق نے انکو قدر و درجات ‏ ‏ دیا کیا کیا فضیلت اور کرامات
کہین جبریل با تفصیل اجمال ‏ ‏ سبھی نیکون کا اس امت کے احوال
کیا رحمت خدا نے صالحونکو ‏ ‏ شفاعت سے ہے بخشا طالحونکو
یہہ سنکر سب فرشتے خوش بخوش ہو ‏ ‏ کرین تسبیح اور تہلیل حق کو
خوشی کا جوش ہووے ہر ملک مین ‏ ‏ پڑے تب غلغلہ ساتون فلک مین
رسول اللہ کی امت ہے مغفور ‏ ‏ انھون پر ہے خدا کا لطف موفور

کہ ہو تی دوست کی سب بات مرغوب
کہ ہے محبوب کی امت بھی محبوب

وہان سے آسمان دویمی پر
اسی تکرار سے پھر گفت گو کر

چلے جب آسمان ہفتمین کو
کرین شکر اس مکان کو اور مکین کو

مقام سدرہ پر پہنچے ہین یک بار
ہوئی تسبیح کی اس جائے تکرار

سنے جنت کے سب حوران و غلمان
کہ کیا شب قدر اور امت کی کیا شان

کرین تسبیح کا سب مل کے آواز
کہ یہہ امت ہو جنت سے سرافراز

یہہ سنکر عرش اعظم کو ہو پر جوش
کھلین آواز سے پھر اسکے سب گوش

کرے آواز سے تسبیح و تہلیل
بیان محبوب حق کی قدر و تجلیل

خدا دانا ہے اور بینا ہے سب کا
کرے آواز پھر قدرت سے لب کا

کیا تو کس سبب اے عرش اعظم
یہہ خوش آواز با فرح مکرم

کہے تب عرش ہے دانا ہی غفار
کہ تو نے امت محبوب مختار

یہہ کل شب قدر کو اپنے کرم سے
گنہ بخشا سبھون کے تو رحم سے

سنے مجھے ہوئی اس خبر سے شادمانی
کیا ہین شکر سن یہہ مہربانی

کہے حق سچ ہوئی رحمت ہماری
کہ بخشا ہم نے سبکو ایک باری

نہین موقوف بخشایش لطاعت
فقط یہان عاجزی پر ہے عنایت

عوض کب ہے عبادت کا یہہ فیضان
یہان ذرہ بنے خورشید تابان

دیا ہے جان جسم و عقل و ایمان
لیا اسکے عوض مین کیا ز انسان

یہہ اسرار خدا ہے بند لب کر
تزلزل ہون قدم اس جا پاکر

محمد پر پڑھو صلوات ہر بار
شفاعت ہو نبی کی حق کا دیدار

سلام هی حتی مطلع الفجر

سلامت ہی وہ شب از شر شیطان — طلوع صبح تک ہی امن و امان
رہین شیطان مقید رات بہر سب — کہ تا بندے نہ بہکین از رہ رب
روایت ہی ہمیشہ شام کے وقت — شیاطین سیر کرتے ہین بشدت
بہت بندون کو باصد حیلہ و زور — گراتے ہین ہلاکت مین بدستور
عمل مین نیک کے شبہات ڈالین — ثواب خیر کا درجہ گھٹاوین
نشا وسواس کی سینے مین بہرتے — ہر ایک خطرے سے فاسد دل کو کرتے
تہائی رات تک رہتا ہی یہہ شور — تہائی دوسری مین خواب کا زور
تہائی آخری شب کی ہی لایق — تہجد اور عبادت کے موافق
ہوئے مغرب عشا نزدیک دو فرض — کہ شیطان کی گھٹتے سب قوت غرض
ادا جسنے کیا یہہ فرض کامل — نجات اسکو ہوئی پھر شیطان سے حاصل
غرض شب قدر کو حکم خدا سے — فرشتے آتے ہین روئے ہوا سے
پکڑتے ہین شیاطینون کو ایکجا — مقید کرتے ہین در قعر دریا
کہ ان بندون کو نیکی اور دعا مین — نہ ہو کوئی ضرر اسم مدعا مین
مفاتیح الجنان مین یون لکھا ہی — کہ اس شب قدر کا درجہ بڑا ہی
پڑھو توبہ و استغفار و اذکار — خصوصا عفو کی ادعیہ وبس بار
معاف ہووین گنہ ساری عمر کے — مشایخ نے لکھا تحقیق کرکے
پڑھے سو رکعتین اس شب کے اندر — ثواب شب قدر پاوے وہ اکثر
ہر ایک رکعت مین وہ الحمد پڑھکر — کرے ضم سورۃ القدر ای برادر

پڑھے سہ بار اخلاص اور رکوع
بدین ترتیب ہر رکعت مقرر

روایت دوسری این بار ار رکعت
کہ بعد الحمد کے القدر سورت

پڑھے سہ بار اور وہ بار اخلاص
ہر ایک رکعت کی یہہ ترتیب ہی خاص

برنج و شیر یا حجزات شکر
طعام مستحب اس شب کے اندر

جو ایک خیرات اس شب میں کریگا
اُسے ستر مراتب اجر ہوگا

ہوئی ہی ختم مجلس اجر پُر خوب
مسلمانون کے دل کو ہووے مرغوب

الٰہی از طفیل لیلۃ القدر
طفیل مصطفیٰ فردوس کے صدر

عفو کر راقم و قاری کے عصیان
سبھی حضار مجلس کے گناہان

جو کوئی حاضر ہی سنتا ہی مُسلمان
سبھون کو بخش دیوے رزاق رحمان

گناہین بخش تو رحمان خدا ہی
یہی اشرف کے دل کا مُدّعا ہی

ہوئی ہی ختم یہہ مجلس یہان پر
ہی پندروین مہ رمضان کی خوشتر

ہی بارہ سو اُناسی سال ہجرت
بھی ہی روز جمعہ باشان رحمت

محمد پر پڑھو صلوات ہر بار
شفاعت ہو نبی کی حق کا دیدار

الوداع رمضان المبارک تمام شد مجلس لیلۃ القدر •

اُسکی رخصت کا یہان سامان ہی
اُسکی فرقت سے یہہ دل حیران ہی

جسمین ہی نازل ہوا قرآن ہی
ماہ رحمت یہہ مہ رمضان ہی

الوداع اے ماہ رمضان الوداع
تیس دن کا تھا تو مہمان الوداع

کیا مُبارک ماہ رمضان شریف
ہو تلاوت جسمین قرآن شریف

صاحب برہان مہمان شریف
صبر و طاعت مین لگا جان شریف

الوداع ہی آج اس مخدوم کی — جسکے آنے کی نہایت دھوم تھی

کیا خوشی تھی جسکے آنے کی یہان — شاد و خرّم سب ہوئے تھے مومنان
مسجدین آراستہ دل شادمان — شہر رمضان الذی تھا برزبان

دل لگا کر جلد رخصت کر گئے — داغ فرقت دل پہ کیا کیا دہر گئے

وہ روان اور وہ دوان تھے اسکے دن — اور وہ پیران ہوئے پیرو بال بن
صبر و ہمّت ہو گئے ہین سر بتہن — جسکی تھی شاکر زبان دل مومنین

کیا محبّت کرکے یہہ ہجران دکھائے — کب سینگے ہم کہ پھر رمضان آئے

روزہ دارون کو پریشان کر چلے — سینہ بریان چشم گریان کر چلے
مسجدون کی زیب و یران کر چلے — مغفرت کا خوب سامان کر چلے

روز محشر سمت جنت کے بلاؤ — چہرہ تم حضرت سلامت پھر دکھاؤ

باب ریّان ایک جنت کا ہی در — جو رکھے روزہ اسی کا ہی وہ گھر
سب فرشتے وہان کے ہین رشک قمر — یون کہین اے صایم والا گہر

روزہ رکھو جلد آؤ اس جگہے — انتظاری ہین تمہارے ہم کھڑے

روزہ دارون کا گذر محشر مین ہو — جو ہو کل ماہ رمضان کا ہی سو
صایمون کو دیکھ کر پہچانے وو — جنکے مونہہ کی بھاپ ہووے مشک بو

امت احمد کے روزہ دار آؤ — در کھلا جنت کا ہی تشریف لاؤ

روزہ ہی صابون عصیان بیگمان — جیسا دھوبی میل سب چھانٹے یہان
صاف جامہ پاک تن کروے وہان — ہووے خوشبو سے معطر جسم جان

ہی کلید خلد یہہ ہشیار ہو — رحمت حق خاص روزہ دار کو

کیا لکھون اوصاف رمضان کا بیان — ہیں حدیثین سات سو اسمین عیان
سب پہ ہی اظہار اسکی عز و شان — آیت خلاق ارض و آسمان

کب ملیگا ماہ رمضان کا ہمین	انتظاری سال بھر کرتے رہین
دس ہیں اول کے سبھی رحمت کی شان	مغفرت کے دس ہیں اوسط درمیان
آخری دس عتق آتش سے پچھان	پاوین آزادی سقر سے عاصیان
قدر پہچانی نہین رمضان کی	ہم نے کچھہ خاطر نہ کی مہمان کی
یا الٰہی حرمت خیر الانام	حرمت تسبیح تراویح وصیام
از طفیل روزہ داران نیکنام	وز طفیل شب قدر رحمت مدام
بخشش ہم کو دے مراد دل تمام	خیریت سے پھر دکھا ماہ صیام
واہ رمضان المبارک آئے تھے	دن تمھارے گنتے گنتے ہو گئے
خوب ایمان کا مزہ بتلا دئے	صائمون سے دل لگائے اور چلے
رحمت حق مومنون پر لائے تھے	سب گناہون کو یہہ دھوتے تھے
آپ کے تشریف لانے کی خوشی	ہم مسلمانون کو ہوتی ہے بڑی
مرحبا پڑھتے ہر ایک جا ہر کوئی	ہم سے کچھہ خدمت وے نا ہو سکی
سچ لکھا ہے عالمون نے یہہ مثال	ہو وے نعمت کی قدر بعد از زوال
قدر کی شب آج ہے گر قدر ہے	ہر ستارہ آج روشن بدر ہے
جس نے جاگا اس نے پایا صدر ہے	بے عمل کہنا بھی گویا غدر ہے
دے طفیل ماہ رمضان ای خدا	شب قدر کے قدر کی ہم کو جزا
یا الٰہی حرمت صوم و صلوات	حرمت رمضان تراویح و زکوٰۃ
حرمت شب قدر و قرآن ذی صفات	سامعین و حاضرین کو دے نجات
دو جہان مین بخشوا شفیع کے کرم	در رحمت انعام جنات النعیم

CALL No. { ۸۹۱۵۴۳۱ / ۲۸۱ د } ACC. No. ۵۶۳۲۵

AUTHOR اشرف، سید عبدالفتاح الحسینی

TITLE دیوان اشرف الاشعار ـ ۱۲۸۹م

SECTION

THE BOOK MUST BE CHECKED ... OF ISSUE

۲۸۱ د

۵۶۳۲۵ ۸۹۱۵۴۳۱

اشرف، سید عبدالفتاح الحسینی

دیوان اشرف الاشعار ـ ۱۲۸۹م

Date	No	Date	No

MAULANA AZAD LIBRARY

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.

URDU ...

2- A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue

S. ... ...
Binder M. A. Library
A. M. U., Aligarh